اِنَّ اَولیاءَ اللہِ لاخوفٌ علیہم ولا ہم یحزنون

تاج قطبی

یعنی

سوانح عمری

حضرت باباجان شاہ تاج الدین صاحب قدس سرہٗ معہ حالات

حضرت امّاں جان مریم بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا و قصائد در شان ہر دو بزرگواران

والا شان

مصنفہ جناب منشی شیخ قطب الدین صاحب قطبی تحصیل کاٹول ضلع ناگپور

باہتمام بشیر الدین خان در مطبع شمسی آگرہ طبع گردید

علی بخش پریسمین (غلام محی الدین خان شاگرد نارنگ رقم نوشت اکبرآبادی)

التماس

خریدو صاحب یہ تحفہ صائب جو عقدہ مشکل کا کھولدیگا
تمہاری قیمت سے بڑھکے دارین مین بلاشک یہ مول دیگا

تنبیہہ

بلا اجازت مصنفی کے طبع کرائے جو یہ کتاب
وہ ہوگا مجرم گناہ کا تب سزا ملے گی اُسے شتاب

اعلان

یہ کتاب حسب قانون مندرجۂ ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء رجسٹر گورنمنٹ کردی گئی۔ اور حقوق تصنیف محفوظ رکھے گئے۔ کوئی صاحب بلا اجازت مصنف کے اس کتاب کو بخط اُردو یا ہندی یا گجراتی طبع نہ کرین و جرم نہ خریدین۔

هُوَالْمُسْتَعَانُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَ مُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِهِ الْکِرَامِ وَ اَصْحَابِهِ الْعِظَامِ
وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ
وَ سَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِكَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

حمد و ثنا

اے خدا تو پاک ہی بیشک خدائی کا خدا ‏— جان و روحِ عالمین ہی نام پر تیرے فدا
تیرے احسانات کا مخلوق پر در ہے کھُلا ‏— شکریہ اُسکا بھلا انسان کیا لاوے بجا
حضرت احمدؐ نبی کو تو نے ہی پیدا کیا ‏— مرتبہ سب سے سوا اُن کو کیا تو نے عطا
انبیاؑ کا پیشوا ہے اولیا کا رہنما ‏— کُل خدائی کا بنایا اُنکو شاہِ دوسرا
رحمتین کر اُنپہ نازل اے خدا با انبیاؑ ‏— اور اُن کی آل پر اصحاب پر بہتر سدا
اُمتِ احمد مین جتنے اتقیا ہین اولیاؑ ‏— غرق کر دریاءِ رحمت مین مدام اُن کو خدا
اُنکی اُمت پر ہمیشہ بھیج رحمت کبریا ‏— بخش کر اُمت کو ساری دے اُنھین جنت مین جا
مجھہ حقیر بندگان کو پاس اپنے لے بلا ‏— اُمتِ احمد مین داخل کر برائے مصطفیٰ
کر زبان قطبی کی گویا ہو رواں جون بادپا ‏— وصف مین تیری بیاری تاج الدین کے اے خدا

دیباچہ

بہزار جان و ایمان شکریہ اُس خالق کون و مکان کا انسان ضعیف البنیان کو ادا کرنا چاہیئے کہ جس نے ہیثردہ ہزار عالم کو معدومیت سے وجود ہستی مین لاکر بشر خاکی اثر کو بطفیل و بصدقہ نورِ پاک محمدی المعروف بہ نور لم یزلی مرتبہ خلافت ربانی سے سشرف و ممتاز فرماکر ملقب بہ اشرف المخلوقات فرمایا اور جملہ موجودات از عرش معلیٰ تا تحتی السریٰ کو بہ تحت حکم انسانی محکوم بنایا۔ اے ناظرین پر تمکین خصوصاً اُمتِ مکرمت آن سرور کائنات مفتخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیمات کو جمیع امتانِ ماسلف و گذشتگانِ ماسبق سے مفخر و معزز فرماکر مورد رحمت و مغفرت فرمایا لہذا ہم اُمتیون کو تمام اُمتانِ گذشتہ سے زاید شکریہ بارگاہِ رب الارباب مین ادا کرنا چاہیئے بقول حضرت شیخ سعدیؒ "نفس جز شکر خدا برمیار" صاحبو۔ اُس رب العزت کے بےحد و پایان افضال و اکرام و احسانات ہم امتان محمدی پر مبذول ہین۔

قطعہ

اگر ذراتِ عالم ملکے شاکر ہون خدا کے	نہو ذرہ ادا احسان سے رب العلی کے
ای قطبی شکر حق ہی روح خالص بندگی کی	ہے بےشکری عبادت مثل آدم بے سروپا کی

چنانچہ ہم اُمتیون کو ایسے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی امُت مین ہونیکا شرف عنایت فرما کر اپنے محبوب برحق کی ہدایت و رہنمائی سے بہرہ دلایا اور اُن ہی کے توسط سے اُن کی امُت مین اولیا اصفیا و اتقیا کو مبعوث فرمایا اور ہمکو عطا کیگئی ہدایت کی نگہبانی و محافظت کی عنان اُن کے ہاتھ مین دیکر جہان امت محمدی کی سلطنت کی کارگذاری اُن کے وسائل سے روان فرمایا۔ الحمد ولله والمنة سامعین۔ زمانۂ اشرف الانبیا سرورِ کائینات سے آجتک یہی دستور العمل قادرِ مطلق نے اپنی قدرت مین روان رکہا ہے اور تا روز حشر حسب خبر خیر البشر رکھے گا کہ امُت مرحومہ مین اسوقت تک بڑے بڑے اولوالعزم و جلیل القدر اولیا دین کو اِس صفحۂ ہستی پر لاکر بہر عنوان محافظت دین پاک محمدی فرمائیگا۔

آپ نے ملاحظۂ تواریخ سے غالباً دیکہا ہوگا کہ کُل فتوحات دین محمدی خواہ دینی یا دُنیاوی بذریعہ اولیاء کرام و اصفیاء عظام ہوتی رہی ہین اور اعانت اُن ہی بزرگواروں سے بہم پہونچتی رہی ہیں۔

لہذا اولیاء موصوف ہر طبقہ و خطہ کے مشہور جہان ہوتے رہے ہین اور باوجودیکہ اُنہون نے چند موقعون پر اپنے اظہار کو مخفی کرانا چاہا مگر مشیت ایزدی کے دائرہ حکومت سے باہر نہ ہوسکے یعنے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُن کو دُنیا مین بھی سربلندی و سرفرازی بذریعہ شہرت عنایت فرمائی کیونکر کہ ایسے اُسکے خالص و مخلص دوستون کو اون کے حقوق سے وہ خالقِ برحق ہر دو جہان مین محروم

نہین رکھنا چاہتا ہے شعر مصنف

جو گوہر اس جہان مین بیش قیمت بے بہا ہووے نہین ممکن کہ اُس کا جوہر اصلی چھُپا ہووے

علاوہ جو اولیا رخود کو نظر مخلوق سے مخفی رکھنا چاہتے ہین اُن کی یہ منشا نہین ہی کہ مخلوق کے انتظامی کارپردازی سے خود کو دست بردار رکھین۔ نہین نہین بلکہ شب وروز حسب مراتب احکام قدرت مخلوق کے امن وامان دینی ودنیاوی کے کارگذاری مین سرگرم رہا کرتے ہین۔

بنابران ایسے ناظرین ہر اہل اللہ ومقبول بارگاہ صمدی کے حالات وقتاً فوقتاً قلمبند ہوتے رہے ہین تاکہ آئندگان کی رہنمائی کے لئے کارآمد ومفید مطلب ہون۔ لہذا این فدوی دعاگو احقر العباد فقیر شیخ محمد قطب الدین عفی عنہ ناگپوری المتخلص بہ قطبی ساکن حال قصبہ کاٹول ضلع ناگپور بہ ممالک متوسطہ نے حسب ارادہ خود وایماء مبارک آن حضور پُرنور زبدۃ اولیا وعمدۃ الاصفیا رہنما ء سالکان و پیشواے عارفان مولانا بالفضل اولانا ومرشدنا حضرت بابا جان جناب شاہ تاج الدین صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کے حالات حیات الموسوم بہ سوانحعمری آن شیخ المشایخ سلطان العارفین معہ احوال جنابہ ساجدہ حضرت امان جان مریم بی صاحبہ قدس سرہ حسب لیاقت خود تحریر کرکے صفحہ قرطاس کو نقشۂ مضمون ونگارین گوناگون سے منقوش کرتا ہون اور اس ہدیہ ناچیز کو آنجناب والا

انتساب کی خدمت فیض درجبت مین اور آپ ناظران وقابلان والاشان کے ملاحظہ مین گذار کر مستدعی دعاءِ خیر کا ہونا چاہتا ہون۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف کا مصداق بنکر التماس کرتا ہون کہ بدوران مطالع اس احقر سے جو غلطیان و ناشائستہ خرابیان وقوع مین اگر نظر باریک بصر مین گذرین گی تو امید کہ خطاپوشی کو کام فرما وینگے۔

اگر سرزد ہو مجھہ سے کوئی نازیبا خطا	قطعہ	قوی امید ہے مجھکو کہ وہ ہووے عطا
ہی ستاری خطاپوشی ای قطبی شان حق		وہی عادی ہین اسکے جو ہین صوفی باصفا

چونکہ نسبت درویشانہ امان صاحبہ کی حضور عالی سے بہت زیادہ قربت کا تعلق رکھنے کی وجہ سے حضور ہی کے ضمن مین صاحبہ موصوفہ کا بھی ذکر بطور اختصار کرنا لازم ہوا اور کیا گیا۔

اے ناظرین مین نے یہ سوانح عمری بعد مشاہدہ و معائنہ آن ذات ستودہ صفات تا مدت مدید حالات بزرگان موصوف الصدر اب لکھی ہے۔ نہ کسی کتاب سے مضامین اخذ کئے نہ کسی کے دید و شنید کو مدنظر رکھکر حالات لکھے ہین بلکہ بچشم خود جو کچھہ دیکھے ہین وہی سچے حالات تحریر کئے ہین ہان کرامات کے باب مین چند کلمات دیگر معتمد شخصون سے جو سُنے تھے ویسے درج کئے کیونکہ اگر اُن کو درج نہ کرتا تو وہ باب بہت محدود و مختصر ہوجاتا اور خط اصلی مکسر ہوجاتا وجہ آنکہ بزرگون کے احوال مین مقدمہ کشف و کرامات کتاب کی جان و لُبّ لباب ہے اور قدر کتاب اُسی پر مبنی ہے۔ علاوہ ولادتُ عالم طفلی

کے حالات بہی معتمد صاحبون سے دریافت کرکے لکہے ہیں۔

ولادت باسعادت آن اہلِ ولایت قدس سرہٗ و جنابہ امّان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

تو اے قطبی سَنِ ولادت باباتاج الدین بگو	شد تولد باسعادت باباتاج الدین بگو
سالِ ہجری بود بافضالِ حق در وقتِ آن	یکہزار و دو صد و ہشتاد یک کم تو بدان

بقول جناب عبدالرحمن صاحب جو حضور عالی کے حقیقی ماموں ہین اور جنہون نے حضور کی تاریخِ ولادت کو تحریر کر رکہا ہے۔ فرماتے ہین کہ حضور ۱۲۷۹ھ مین بتاریخ عیسوی ۲۷۔ ماہ جنوری ۱۸۶۱ء بروز دوشنبہ بسعادت سعید بمقام کامٹہی تولد ہوئے اُسوقت آپ کے قلب مبارک مین روح پاک مطلق ساکت تہی بلکہ حاضرین کو شک ہوا کہ آیا آپ زندہ ہین یا نہین اس وجہ سے آپ کی پیشانی مبارک پر کسی چیز کو آگ مین ڈالکر ائس کے نشان دئے اور چالون پر بہی دئے گئے۔ جو تا ہنوز حضور فیض گنجور کے جسم اطہر پر موجود ہین بعد آپ نے آنکہہ کہولی اور چیخنے کی آواز نکالی اسیطرح حضور کے والدہ ماجدہ کی بہی حالت بوقتِ ولادت ہوئی تہی اور مستورات نے بغرض علاج آپ کو گہوڑہ پر ڈال دیا تہا۔ اسلئے آپ کا عرف نام مبارک گہوڑن بی رکہا گیا ورنہ

نام اصلی مریم بی تھا۔ ناظرین اس مقام پر ایک نکتہ اسرار میرے خیال مین غالب
ہو رہا ہے وہ یہ کہ جن ارواح کو حق سبحانہ تعالیٰ نے روز ازل سے اپنا عاشق و فریفتہ
بنایا ہے اُن کے عالم ارواح کو چھوڑ کر اس دُنیاء فرار گاہ مین آنے کے لئے مطلق
رضامندی نہین ہے مگر مشیت رب العزت کے احکام کی تعمیل کی غرض سے
ان کو آنا ہی ہوتا ہے اور بعد آنے کے حسب انقضاء عمر دنیاء نقلی مقام سے
قطع نظر کر کے ازلی و اصلی اپنی کارگذاریون مین مصروف رہ کر ملک جاودانی کی
مراجعت کے وقت کے منتظر بیادِ الٰہی رہتے ہین۔

آپ کے والدین بزرگوار کے مختصر حالات کی سماعت سے یہ پایا جاتا
ہے کہ ہر دو صاحبان نے نہایت سادگی کے ساتھ دُنیا کی زندگی کو طے کیا ہے
علاوہ حالات خاندان سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدامت سے آپ کے مادری و
پدری سلسلہ مین بزرگان خدا پرست و راغب دین متین ہو گذرے ہین اور اچھے
اچھے صاحبان حال و قال تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام کو مغفرت نصیب کرے۔
اور فردوس برین مین مقامات عطا فرماوے آمین یا رب العالمین۔ صداقت قلب
سے یہ رمز عائد ہوتا ہے کہ آپ کے خاندان کی روش سعید کے صلہ مین اللہ حق
سبحانہ تعالیٰ نے ایسے برگزیدہ بزرگوار اور دُر شہوار کو اُس خاندان مین پیدا کیا۔

جنابہ امان صاحبہ مجھہ کمترین مصنف سے بہ لحاظ تعداد عمر دنیوی تخمیناً پانچ
سال سے کم ہین اسوقت عمر فدوی کی چالیس سال کی ہوگی۔ جنابہ امان صاحبہ

بمقام کجلیسر واقع بصوبہ برار جہان والد صاحب مرحوم حالتِ ملازمت مین تشریف فرما تھے وہان تولد ہوئین۔ آپ کی تاریخ ولادت فدوی کو معلوم نہ رہنے کی وجہ سے درجِ مضمون نہ کر سکا۔ امّان صاحبہ کی والدین شریفین کی نسبت بھی وہی مضمون ہے جیسا کہ حضور کے والدین موصوف کی نسبت ہے۔ امّان صاحبہ کے والدین بھی نہایت خداترس اور عجز پسند تھے۔ بلکہ والد ماجد صاحب مرحوم گویا ایک ولی صفت بزرگ تھے جن صاحبون نے اُن کو دیکھا ہے وہ اس کی پوری داد دین گے۔ مین نے عالمِ طفلی مین ہر رات دیکھا ہے کہ میرے والد موصوف مغفور ہر آخری ثلث حصۂ شب مین بیدار بیادو ذکر پاک پروردگار رہتے تھے اور بارہا آنکھون سے اشک روان دیکھے ہین۔ علم عرفان و تصوف سے آپ کو نہایت مذاق و دلچسپی حاصل تھے۔ آپ تنہائی مین اکثر ذاکر رہا کرتے تھے۔ فقرا و درویشون کے نہایت شفیق و رفیق رہتے۔ آپ کی ملت اکثر اہلِ فقر سے رہتی۔ آپ قریب پچپین سال کی عمر مین بمقام قصبۂ قلم بعلاقہ برار بر مکان جناب فضیلت مآب قاضی حکیم الدین صاحب مرحوم و مغفور وفات پائی۔ جناب قاضی صاحب مرحوم نہایت سخی بلکہ حاتمِ دوران و قدردان اہلِ علم و ہنرمندان تھے علاوہ خود بھی نہایت عابد و تقویٰ شعار تھے۔ اُنکے فرزندان قاضی جلال الدین صاحب و قاضی معین الدین صاحب جو ہنوز موجود ہین اور حضورِ عالی و امّان صاحبہ کے معتقد ہین اُن کے تعلیم کے لئے والد صاحب کو قاضی صاحب مرحوم نے عرصۂ اٹھارہ سال تک

اپنے مکان پر رکھا تھا اور والد صاحب سے الفتِ قلبی کا رشتہ رکھتے تھے میرے والد صاحب مرحوم قاضی صاحب مرحوم کے عالم حیات مین وفات پائی۔ قاضی صاحب مرحوم ہی نے وجناب عموی نظیر الدین عرف بالامیان صاحب مرحوم نے میرے مرحوم پدر کی تجہیز و تکفین کی تھی اور بد قسمتی سے فدوی وہان موجود نہ تھا مگر مجھکو وفات کے قبل دو یا تین ماہ سے دو چار خطوط والد صاحب نے ایسے روانہ کئے کہ جن مین یہ صاف درج تھا کہ ہم بہت جلد دُنیا سے کوچ کرنیوالے ہین تم فوراً ہمارے دیدار کے لئے آؤ۔ مین بوجہ نہ ملنے رخصت کے دیدار سے محروم رہا جسکا غم ہنوز مجھ سے جدا نہوا اور تا لبِ گور نہ ہوگا غرضیکہ والد صاحب کی رحلت کے حالات قاضی صاحب وعمویصاحب مرحومین و تمام ساکنانِ قصبہ یون روایت کرتے تھے کہ جیسی اولیاؤن کی وفات ہوتی ہے ویسی ہی والد صاحب کی ہوئی تھی۔ حاصل مطلب آنکہ اکثر مان باپ کی خوش عقیدت مندی و انکسار پسندی کے صلہ مین اللہ و رب العالمین اُن کو اولادِ سعید عنایت فرمایا کرتا ہے

حلیہ مبارک آن حضور فیض گنجور ادام اللہ اجلالہٗ و جنابہ اماں صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ کا قد مبارک اونچا مثل سرو بلند۔ رنگ گندمی قدرے سیاہی مائل۔ نقشہ

رخ و باند ہا کہڑا۔ گردن مثل صراحی دراز۔ پیشانی فراخ اور حالتِ جلال وجمال مین یکسان کشادہ بغیر شکن کے رہتی ہے۔ مزاج انور مین زیادہ تر خوش مزاجی مائل بہ تسخر تھے۔ گفتار نہایت سادگی کے ساتھ دل کو خوش کرنے والے الفاظ مین رفتار نہایت تیز بطرز سپاہیانہ و مردانہ۔ بارہا یہ دیکھا گیا کہ آپ اگر پانچ سو یا اِس سے زاید آدمیون کے مجمع مین تشریف فرما ہین تو بھی آپ کا سر مبارک بغیر دستار یا کلاہ کے تمام سے بلند نظر آئے گا حالانکہ اُس مجمع مین بڑے بڑے قدآور و بلند قامت کے لوگ کیون نہون۔ حالانکہ آپ کا قامت بروش رعنائی ہے مگر بہت زیادہ بلند نہین ہے۔ یہی آپ کی سرداری کی بہت بڑی مستند علامت و دلیل ہے۔

ایک وقت مین حضور کی خدمت شریف مین حاضر تھا دیکھا کہ ایک شخص جو علمِ قیافہ شناسی سے ماہر تھا حضور کے بیرواہنے کی حالت مین آپ کے پیرون کے تلوے اور ہاتھون کے پنجے و ہتیلیان اُس نے دیکھین اور بہت دیر تک ساکت ہوکر دریا رغور مین غوطہ زن رہا بعد مین نے اُس سے دریافت کیا کہ تم نے کیا دیکھا اور اس قدر غور کیا اُسنے جواب دیا کہ حضور کو درویشی کا اللہ تعالیٰ کی جناب سے ایک بہت بڑا حصہ حاصل ہے جس کا حد وپایان نہین کہ مین بیان کرسکون۔ شعر مصنف

ازل ہی سے جنھون نے لیکے آیا حصۂ وحدت

بھلا اُن کو ملے کیونکر نہ خاص اللہ کی قربت

جنابہ قبلہ امّان صاحبہ کا قد مبارک میانہ ہے بلکہ قدرے پست کہنا چاہیئے۔ رنگ گندمی پختہ ہے۔ رخ کے اعضا معمولی طریق سے نہ بڑے نہ چھوٹے بلکہ بدرجۂ اوسط افضل ہین۔ فدوی کے چہرہ سے امّان صاحبہ کا چہرہ مبارک زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

حسب و نسب آنجناب والا انتساب قدس سرہٗ و امّان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ خاندان کے صدیقی شیخ ہین۔ آپ کے والد ماجد کا نامِ نامی حضرت محمد بدر الدین صاحب تھا جو محکمۂ فوج مین بعہدۂ صوبہ داری بہادری ممتاز تھے آپ کے بزرگوار مدراس کے قرب وجوار کے باشندے تھے اور بوجہ سلسلہ ملازمت فوج کامٹھی مین وارد ہوئے اور حوادث روزگار کے انقلاب نے آپ کے بزرگواروں کو کامٹھی ہی مین متوطن کردیا جیسا کہ بہت سے خاندان اہل مدراس کے دہان ہنوز ساکن ہین۔ آپ کی والدۂ ماجدہ وساجدہ گھوڑن بی عرف مریم بی صاحبہ جو جناب شیخ میران صاحب صوبہ دار میجر مرحوم پلٹن نمبر ۳۲ مدراس مین تھے آپ اُن کی صاحبزادی تہین۔ آپ

کے خاص حقیقی ماموں جناب عبدالرحمٰن صاحب ہین جو عرصہ قریب چار
سال سے ہمراہ حضور پُر نور بمقام واکی شریف وارد ہین اور شب و روز حضور عالی
کیخدمت فیض درجبت مین مصروف و خبر گیر رہ کر دربار فیض بار مین سکونت
پذیر ہین۔ حضور عالی کے خاندان مین اور ایک بزرگوار گذرے ہین جنکا نام نامی
حضرت فخر الدین رحؒ پیر تہا وہ صاحب پلکنڈہ کے رہنے والے تھے۔ حضور
عالی اپنے والدین شریفین کی تنہا تہے کوئی برادر یا ہمشیرہ حقیقی آپ کے نہین
ہے مگر حقیقی خالہ زاد ہمشیرہ حضرت امیر بی صاحبہ ہین اور بمقام درگ اپنے
فرزند دلبند میان عبدالجبار کے پاس تشریف رکھتی ہین۔ جنابہ کلثوم بی صاحبہ
آپ کے رشتہ مین نانی ہین اور جناب دولت بیگم صاحبہ آپ کی مومانی اور
جناب عبدالرحمٰن صاحب کی منکوحہ ہین۔ حجن بائی رابعہ بی صاحبہ جناب
ماموں صاحب کے رشتہ مین ہین اور عرصہ دراز سے حضور و امان صاحبہ کے
خدمتگذاری میں مصروف ہین۔ مستورات مین تمام سے بڑھکر خدمتگذاری
حضور کی انہون نے ہی کی ہے اور ہنوز مستعدی کے ساتہہ کر رہی ہین۔
علی ہذالقیاس جنابہ امان صاحبہ بھی خاندان صدیقی شیخ سے ہین
آن صاحبہ موصوفہ کے والد بزرگوار حضرت عزیز الدین رحؒ عرف الہی بخش
مرحوم جو مجہہ مصنف کے بھی والد ماجد تہے فرماتے تہے کہ ہم صدیقی شیخ ہین۔
واہ سبحان اللہ۔ عجیب معاملہ ہے۔ گو کہ گردش گردون ہزار طرح سے ہر کس و

ناکس مین تفرقہ اندازی کیا کرتی ہے ویسے جنس کو جنس ہی سے قربت ہوجایا کرتی ہے۔ بقول

کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ یعنے بابا صاحب قدس سرہٗ کے الطاف امّان صاحب کے اوپر جس قدر مبذول ہین اور جو نسبت و تعلق اُنکو اُن سے باہم ارتباط کا حاصل ہے وہ اظہر من الشمس ہے اُس سے جنسیت کا تعلق مفہوم ہوسکتا ہے جنابہ امان صاحبہ کی والدہ ماجدہ حضرت عائشہ بی صاحبہ ہین جو اسوقت موجود بعالم حیات ہین۔ آپ کے تین حقیقی بہائی ہین۔ ایک تو مین فدوی تمام سے بلکہ امان صاحبہ سے عمر مین بڑا ہون اور دو بہائی ایک برادر غلام محی الدین جو اندنون ضلع بالاگہاٹ محکمہ پولس مین بعہدہ سب انسپکٹری وارد ہین اور دوسرے بہائی قدیرالدین جو بمقام قصبہ نرکھیڑ محکمہ پولس ہی مین مددگار محرر ہین۔ اور صاحبہ موصوفہ کو ایک چھوٹی ہمشیرہ بنام بسم اللہ بی جو کامٹھی مین عزیزم سید عبدالرحمٰن صاحب سے منسوب ہے۔ علاوہ ازین دیگر بہت سے اہل قرابت ہین جن مین خاص ناگپور کے قاضی شرع شریف جناب قاضی قمرالدین عرف بہولا میان صاحب ہین جو امّان صاحبہ کے حقیقی پہوپا ہین یہ صاحب و اُن کی بی بی بنام قطب بی صاحبہ یعنے امّان صاحبہ کی پہوپی یہ ہردو حضور عالی و امّان صاحبہ کے معتقد ہین۔ اسوجہ سے انکا بہی ذکر اِس مقام پر کیا گیا۔

عادات وخصلات بہ پیرایۂ اخلاق ہردو بزرگواران

حضور والا جاہ کے خرقۂ عادات اخلاقِ نامتناہی۔ اخلاص پسندیدہ۔ رحیم المزاجی
غربا پروری۔ ہمدردی مخلوق۔ حاجت روائی۔ ومشکلکشائی وہر قسم کے سلوکی
طریقون کا ذکر وبیان کرنے مین میری زبان عاجز بیان قاصر ومعذور ہی
حالانکہ آپ کا ظاہر الباس مجذوبیت کا ہے ویسے باطن
مین آپ نے لباس سلوک فاخرہ زیب تن کیا ہے۔ حالانکہ آپ مخلوق
سے مطلق مستغنی ہین مگر انتہا درجہ کی شب وروز مخلوق پر شفقت رکھتے ہین
اور از خود بُلا بُلا کر ہر قسم کی نعمتون سے عموماً خلق اللہ وخصوصاً اُمت رسول اللہ
کو سرفراز کرتے ہین۔ آپ ظاہرہ جذب وجلال برائے نام کرتے ہین اور عنایت
گناہ گارون ونیک کارون پر برابر رکھتے ہین بلکہ بے نوا وعاجزون پر زیادہ
شفقت رکھتے ہین۔ یہ ایک بہت بڑا طرفہ ہے کہ آپ کے جلال مین بھی رحمت
ہے اور رحمت وجمال مین بھی شفقت ہے۔ عجیب معاملہ ہے زیادہ تر یہ دیکھا گیا
ہے کہ بزرگون کے جلال سے نقصان ہوا ہے۔ مگر آپ کے جلال وخفگی سے
کبھی نقصان نہوا۔ عجیب وغریب آپ کی رحمانی صفت ہے۔ آپ کو ریاضت
کرنے کی ضرورت نہین ہے۔ مگر مخلوق کے فوائد کی غرض سے آپ بڑی بڑی
تکالیف کے بوجھ سہتے ہین۔ اب اس باب کو اختصار مین لا کر مین قصر کلام کرتا

ہون اور عاجزانہ عذر پیش کرتا ہون کیونکر کہ کجا میری زبان وکجا حضور کی شان۔

جنابہ قبلہ امان صاحبہ کے اخلاق بہی حضور کے اخلاق سے متصل ہین اور صفت رحمانی آپ کی اعلیٰ درجہ کی روز افزون ترقی پر ہے خصوصاً اس صفت کی وجہ سے حضور کے ساتھ آپ کی بہت بڑی مناسبت ہے اور حضور اسیوجہ سے آپ زیادہ شفیق ہین اور اپنا کُل کارخانہ وعقدہ کشائی کا خزانہ آپ کے سپرد کئے ہوئے ہین اور اپنے سے امان صاحبہ کی جدائی گوارہ نہین فرماتے ہین۔ امان صاحبہ کے اخلاق پسندیدہ کی منزل بہی حضور کے در پئے قربت روان ہے قطعہ

جدا گر اہلِ دل ہون اپنی صورت اور شباہت مین	وہ ہرگز نہونگے مختلف وہ خرقِ عادتین
خدا کی شان بیچون ہر اے قطبی اسکی صنعت مین	کہ ہر ذرہ ہے گویا اُسکے وحدت کی شہادتین

زمانۂ عالمِ طفولیت و ایام تعلیم ہر دو بزرگواران

حضور عالی ایام طفلی ہی مین یتیم الطرفین ہوگئے۔ آپ کے ایک سال کی عمر مین آپ کے والد صاحب مرحوم ومغفور رحلت فرما ہوئے اور نو سال کی عمر مین والدہ ماجدہ فوت ہوگئین۔ آپ کا زمانہ طفلی کا جنابہ نانی صاحبہ کی سرپرستی سے گذرا آپ جسوقت چھ سال کی عمر مین پہونچے تب مدرسہ مین تعلیم کے لئے بہیجے گئے۔
ایک روز کا واقعہ ہے کہ جناب حضرت عبداللہ شاہ صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز

جنکا مزار شریف کامٹھی مین ہے آپ اُس مدرسہ مین یک بیک جلوہ افروز ہوئے اور مدرس کو طلب فرماکر یون ارشاد فرمایا کہ فلان لڑکے کو یعنی حضور بابا صاحب کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ اُس لڑکے کو پڑہانے کی کوئی حاجت نہین ہے۔ وہ خود پہلے ہی سے تعلیم یافتہ ہے گویا حضور کے آئندگان حالات کی نسبت آپ نے پیشین گوئی فرمائی تھی۔

آپ فقط چھہ سال کی عمر سے پندرہ سال کی عمر تک تعلیم علوم دینی و دُنیوی یعنے ناظرہ قرآن مجید۔ اردو۔ فارسی و قدرے انگریزی کی تحصیل مین مشغول رہے بعد اٹھارہ سال کی عمر مین آپ ناگپور کی آٹھوین مدراسی پلٹن مین ملازم ہوئے بعد آپ کی کمان ناگپور سے ساگر تبدیل ہوئی تب آپ وہان چندروز مقیم رہے۔ وہین پر ایک بزرگ حضرت داؤد صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ کسی ویرانہ مین تشریف فرما تھے حضور عالی روزانہ آنحضرت موصوف کی خدمت مین جایا کرتے اور حضرت کی خدمت بجالاتے جس کی نسبت حضرت ماموں عبدالرحمٰن صاحب کے خسر مرزا ظہور بیگ صاحب فرماتے ہین کہ حضور بلاناغہ آن بزرگوار کی خدمت کے لئے تشریف لیجایا کرتے تھے خیر جملہ ملازمت آپ نے تین سال تک کے بعد آپ ملازمت سے دست بردار ہو گئے اور عشق الٰہی کے اس قدر کشتہ ہو گئے کہ حالت بیخودی و ازخودرفتگی آپ پر طاری ہو گئی اور اُنہین ایام مین آپ کا عقد زیر تجویز تھا مگر چونکہ یہ حالت پیدا ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گیا۔ جس وقت یہ کیفیت آنجناب

کی اظہار مین آئی تب اقارب واحباب نے اس حالت کو تعرف نہ کرسکا اور گمان واثق ہوا کہ مرض جنون دنیوی مین حضور موصوف مبتلا ہو گئے بدین لحاظ بذریعہ اطبا و حکما دنیوی کئی معالجے کئے گئے مگر صورت افاقہ کیونکر ظہور مین آسکتی ہے۔ اشعار

جنون عشق دینی سے جو ہو جاوے مریض اے دل
علاجِ دینوی سے کب اُسے ہووے شفا حاصل
جمال کبریائی کا ہوا شیدا جو اسے قطبی
نہ ہو تشخیص سے دُنیا کی اُس کو فائدہ کامل

بقول حضرت امیر خسرو صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از سرِ بالینِ من برخیز اے نادان طبیب		دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

بمطابقت شاعر صاحب بہ تخلص قاضی

مرض کب جاتا ہے میرا دوا سے ان طبیبو نکے		ہمارے درد کی دارو محمد مصطفیٰ جانے

خیر بعد جنابہ ساجدہ ثانی صاحبہ مرحومہ نے ساگر سے آپ کو کامٹھی لے آئین۔ اور اپنی محافظت مین رکھکر بہت کچھہ فرضی مرض سے رستگاری حاصل کرانے کے لئے بذریعہ معالجات دینوی تدارک کئے مگر کچھہ کارآمد و مفید مطلب نہ ہو سکے۔ بدرجہ اخیر آپ مجبور ہو کر رحلت فرما ہوئین۔ اُس زمانہ مین جناب ماموں صاحب عبدالرحمٰن جو حضور کی خدمت فیض درجت مین موجود ہین بحالت ملازمت

محکمہ جنگل بمقام چاندا وارد تھے۔ حضور موصوف بعد ساگر سے آنے کے چار سال تک کامٹھی ہی مین رونق افروز رہے مگر جنابہ نانی صاحبہ کی رحلت کے بعد کوئی سرپرست قربت کا وہان نہ تھا اس وجہ سے حضور حالت بے نوائی مین رہتے تھے اور ظاہرہ کوئی آپ کا پرسان حال نہ تھا۔ اسوجہ سے آپ نے بڑے بڑے صدمات غم و تکالیفِ الم چار سال تک اُٹھائے۔ اشعار مصنف

رکھا کرتی ہین جب صادق قدم عشق خدائی مین اُٹھاتی کوہِ غربت سر پہ اپنے عاشقانِ حق ہے	اُٹھاتی ہین ہر ایک صورتکے صدمے بینوائی مین بہل جاتی ہین ہر دم دلربا کی دلربائی مین

بعد چار سال کے حضور کے ماموں صاحب موصوف نے آپ کو اپنے مقام ملازمت پر بمقام چاندا اپنے ہمراہ لیگئے وہان بھی ہر قسم کی تدبیرین کی گئین مگر کچھ بھی کارگر نہ ہوئین۔ حضور نے وہان تین ماہ قیام فرمایا مگر صحرانوردی اختیار کی۔ شب و روز جنگل مین بسیرا کیا کرتے تھے۔ شعر مصنف

ہے ویرانہ مین آبادی اور آبادی مین ویرانہ
اُسے جو ہو گیا ہے شمع لم یزلی کا پروانہ

من بعد جناب ماموں صاحب نے حضور کو کامٹھی پہونچا دیا۔ اور اپنی ملازمت پر مامور رہے۔ پھر آپ اُسی حالتِ شیدائی و فریفتگی مین عرصہ دو سال تک کامٹھی مین رونق افروز رہے۔ اُن ایام کے اختتام کے قریب مین آپ کے کشف و کرامات کا آغازِ اظہار جاری ہوا جس کا تذکرہ بالتفصیل کشف و کرامات کے

باب مین تحریر کیا گیا ہے۔ آپ نے ملازمت سے مستعفی ہونے کے بعد آغاز اظہار کرامات تک ریاضت شاقہ بتحصیل منزل مقصود کی ہے اور ہنوز کرتے ہین اُس کا بیان ریاضت وعبادت کے باب مین مندرج ہے۔ کشف وکرامات کا اظہار ہونے کے قبل کاٹھی مین آپ نالون مین وپلون کے نیچے گذر کیا کرتے اور شہر کے لڑکے آپ کو نہایت تنگ کرتے اور پتھرون کو حضور پُر نور کی طرف پھینکتے حتیٰ کے پتھرون کا انبار ہو جاتا حضور اُن پتھرون کو جا بجا جمع کرتے مگر لڑکون کو کچھ نہ کہتے۔ لڑکے پاگل جانکر حضور سے یہ حرکات ناشائستہ کیا کرتے۔ حضور کا عالم طفلی سے حال وقال مائل وشاغل عشق الٰہی رہا کرتے اور نماز وتلاوت قرآن مجید مین اکثر آپ مصروف رہا کرتے تھے۔ آپ کے مزاج مین دُنیا سے پہلے ہی سے بیزاری بسی ہوئی تھی کیونکہ آپ کو بہت بڑی نعمت عظمیٰ سے بہرہ ملنے والا تھا اور روز ازل ہی سے آپ سرشار جام وحدت سے تھے مگر نشا رفتہ رفتہ تیز ہونیوالا تھا

جناب امان صاحب قدس سرہا نے عالم طفلی مین قدرے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی تھی بعد سن بلوغ تک جناب والد ماجد صاحب مرحوم نے آپ کو کئی وظایف واوراد درود شریف کے حفظ کرائے اور آپ صوم صلوٰۃ وارکان اسلام پر عامل ہوئین۔ اُسوقت سے تا زمانۂ بیعت جسکا ذکر باب بیعت مین کیا جاوے گا صوم صلوٰۃ کے پابند رہین۔ آپ کو اوراد وظایف کا نہایت شوق وعبادت کا ذوق تھا بجز نماز و وظایف دیگر امورات مین آپ کا بہت کم وقت ضایع ہوتا

تہا۔ شب وروز مصروف عبادت رہا کرتی تہین اُن اوراد و وظائف کی برکت نے آپ کا میلان طلب حق کی طرف راغب کیا اور ویسے وسائل ظہور مین آکر درپیش ہوئے۔ آپ کی نسبت بہی ایک درویش صفاکیش بزرگوار نے بطرز پیشین گوئی فرمایا تہا جس وقت برادر غلام محی الدین کامٹہی مین ملازمت کی حالت مین وارد تہے اُن دنون جنابہ امّان صاحبہ اُن کے پاس تشریف رکہتی تہین مگر شب و روز طلب ہدایت کی کشتہ رہتی تہین ایسی حالت مین وہ بزرگوار کامٹہی مین رونق افروز ہوئے اور کئی صاحبون نے آپ کے کمالات کو دیکہا اور معتقد ہوگئے۔ چنانچہ خان بہادر محمد غوث صاحب کے فرزند دلبند میان عبدالعزیز صاحب مرحوم اور دیگر اصحاب آپ کے نہایت معتقد تہے۔ اُنہین دنون مین برادر غلام محی الدین بہی اُن بزرگوار کے نہایت معتقد ہوگئے اور حضرت کو اپنے گہر لائے اور حضرت نے کئی ایام تک قیام فرمایا۔ تب ایک روز حضرت نے امّان صاحبہ کے یعنے میری والدہ ماجدہ کی پیشانی کی طرف دیکہکر فرمایا کہ تمہاری قسمت مین دو لعل ہین اُنہین سے جنابہ امّان صاحبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ ایک ہے۔ جنابہ امّان صاحبہ کو اُن کی تلقین حاصل ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ حضور مولانا تاج الدین صاحب قدس سرہ کی خدمت فیض درجت مین جاکر فیض باطن حاصل کرو وہان ہی سے تمہارا تعلق ہے۔ اور نعمت مرحمت ہوگی۔

حالات بیعت و تلقین دینی

اے ناظرین پُرتمکین حضور عالی کی صفت مجذوبانہ و قلندرانہ رہنے کی وجہ سے
آپ کا تذکرۂ سلسلۂ بیعت وسیع پیمانہ پر مفصلاً بیان کرنے کے لئے ایک بہت
بڑا اہم سخت ہے گویا غیر ممکن کو ممکن کرنے سے بہی زیادہ تر مشکل ہے۔ خیر یہ عقدہ
بہ یمن جنابہ امّان صاحبہ مکرمہ قدرے حل ہوا حضور نے ایک عرصۂ دراز کے قبل
امّان صاحبہ کے استفسار پر اتنا ہی فرمایا تہا کہ مین جیسا تمہارے لئے ہون ویسے
ہی میرے بہی حضرت ہین اتنا فرماکر آپ ساکت ہو گئے۔ اِن دنون پہر امّان
صاحبہ نے استفسار فرمایا تب آپ نے ایک روز قبل فرمایا تہا کہ بتلاونگا۔ پہر
دوسرے روز عرض کی گئی تب آپ نے فرمایا کہ کیا جلدی ہے بتلاوینگے خیر
پہر بعد ایک دن کے حسب زیادہ اصراراً معروضہ پیش کیا گیا کیونکہ فدوی کو یہ ذکر
جو مقدم سے بڑہ کر مقدم ہے درج کتاب کرنا تہا تب آپ نے فرمایا کہ میرے
پیرومرشد حضرت داوُد رحمۃ اللہ علیہ ہین۔ پہر سلسلہ دریافت کیا گیا۔ آپ نے
فرمایا کہ کیا بق بق لگائے ہو ہمارا سلسلۂ طریق چشتیہ ہے۔ بعدہٗ ہم ہر دو یعنی
امّان صاحبہ و مین خاموش ہو گئے اور حضور کا ذکر سلسلہ بیعت مندرج کیا گیا۔

جنابہ امّان صاحبہ حسب ارشاد آن بزرگ جنکا ذکر مندرجہ بالا کیا گیا پاگل خانہ

واسطے دیدار فیض آثار باباجان حضرت تاج الدین صاحب قدس سرہٗ تشریف
لے گئین۔ اور شرف قدمبوسی حاصل کی جسوقت آپ کو حضور نے دیکھا یک بیک
فرمایا کہ مین تم کو بارہ سال سے جانتا ہون یہ فرما کر ایک پتھر سے اماّن صاحبہ کے
ہاتھ کی چوڑیان حضور نے پھوڑدین۔ اور چشم فیض کو اُن کی طرف واکیا۔ اسیطرح
سے آپ بارہا حضور کے اقدام بوسی کے لئے پاگل خانہ تشریف لیجایا کرتی تھین
بعد ایک سال کے حضور کو راجہ رگھوجی راؤ صاحب بہادر رئیس ناگپور نے
سرکار فیض آثار دولتِ برطانیہ کو درخواست دیکر حضور کی دوہزار کی ضمانت و
حفاظت کی ذمہ داری حسب قانون پاگل خانہ اپنے ذمہ لیکر حضور فیض گنجور کو پاگلخانہ
سے اپنے محلات واقع شکر درہ مین لائے مگر محلات شاہی مین اوقات
بسری کرنا خلاف اصول طریق درویشی رہنے کی وجہ سے آپ بعد چند ایام کے
وہان سے صحرا و دشت نوردی کے خیال سے بمقام واکی نکل آئے حالانکہ
راجہ صاحب موصوف کے خوش عقیدتمندی سے حضورِ عالی بہت راضی تھے
اور ہنوز خوش ہین بلکہ دن بدن اُن کی خدمتگذاریون کو حضور نظرِ قبولیت سے دیکھتے
ہین اور راجہ صاحب موصوف کو فیوضات سے سرفراز فرماتے ہین۔ واکی کے
مالگذار صاحب کاشی ناتھ پٹیل جو انتقال کر گئے وہ اور اُن کے بڑے فرزند
بنجاب راؤ حضور عالی کے پہلے ہی سے معتقد تھے انہون نے بھی حضور کے
واکی آنے کے بعد خدمت کرنا شروع کیا اور ہر طرح کا خیال رکھا۔ بعد اماّن صاحبہ

وہان جاکر قصبہ پاٹن ساؤنگی مین قریب ایک سال کے قیام فرما رہین ہر روز آپ باباصاحب کی خدمت مین جاکر فیض باطن سے بہرہ اندوزی کرتین بعد ایک سال کے حضور نے آپ کو محض جنگل بلکہ خوفناک مقام مین قیام کرنے کے لئے حکم دیا۔ ریاضت آپ کی پہلے ہی سے جاری تھی مگر وہان اُن کو حضور نے بڑی ریاضت کرنے کا حکم دیا۔ جس ریاضت کا ذکر حضور کے باب ریاضت مین بطور اختصار درج ہے۔ بعد انقضار مدت نعمتِ دین سے امان صاحب کو حضور نے سرفراز فرماکر اپنی قربت مین رکھا۔

حالات ادخال واخراج حضور فیض گنجور قدس سرہٗ

درواز پاگل خانہ

حضور عالی جب کامٹھی مین اخیر مین چار سال تک تھے وہان سے کشف و کرامات کا اظہار ہونا شروع ہوا اور مخلوق نے حاجت روائی کیلئے ستانا شروع کیا تب آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل آئے کہ کل ہم پاگلخانہ چلے جاوین گے بعد دوسرے روز آپ جہان میم لوگ ٹینس کھیل رہی تہین وہان برہنہ جاکر استادہ ہوگئے تب میم لوگون نے کنٹونمنٹ پولس کو اطلاع دی پھر

بحکم جناب کمشنر ڈپٹی کمشنر صاحب و ضلع مجسٹریٹ صاحب حضور پُر نور
پاگل خانہ روانہ کئے گئے اور وہان آپ عرصہ اٹھارہ سال تک رکھے گئے وہان بھی
آپ کی ریاضت ویسی ہی جاری تھی اور حالات کرامات روز بروز رونق پذیر تھے
آپ کی موجودگی کے زمانہ کے زیادہ حصہ مین ڈاکٹر جناب عبدالمجید خانصاحب مرحوم
پاگل خانہ پر متعین تھے اور ان صاحب نے آپ کا بہت بڑا خیالِ خدمت رکھا
بلکہ کبھی آپ سے غافل نہ رہے اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کے فرزند ارجمند جناب
عبدالعزیز خان صاحب ایم۔اے۔ بعلم انگریزی و پنڈت بعلم سنسکرت اور
جوانِ دنون بعہدہ اوری اینٹل ٹرانسلیٹری بمقام ناگپور رونق افروز ہین اور اُن کے
چھوٹے بھائی عبدالرحیم صاحب اِن ہر دو صاحبون نے حضور کی بہت خدمت
کی اور آجتک ہمیشہ حضور کے دیدار فیض آثار کے لئے آیا کرتے ہین اور خیال دلی
رکھتے ہین۔ پاگل خانہ مین بھی مخلوق روز بروز آپ کی قدمبوسی و دیدار کیلئے جایا کرتی
تھی جب وہان زیادہ ہجوم ہونا شروع ہوا تب سرکار دولت مدار نے وقتِ
ملاقات مقرر کیا اور چند روز فیس بھی قرار دی گئی مگر لوگ جایا ہی کرتے تھے اور روز
بروز لوگون کی آمد و رفت بڑھتی رہی جب تخمیناً ۱۹۰۷ء مین جناب راجہ رگھوجی راؤ
صاحب بہادر نے آپ کے پاگل خانہ سے علیحدہ کرنے کیلئے درخواست کی
جسکا ذکر اوپر آچکا ہے تب آپ راجہ صاحب موصوف کے ذمے کر دئے گئے
اُسوقت جناب ڈاکٹر رو صاحب جو سول سرجن و مہتمم پاگل خانہ کے تھے انہون نے

وخان بہادر محمد ولایت اللہ خان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب و دیگر حکام ضلع نے آپ کے اہل ولایت ہونے کی تصدیق کی ہے اور بہت پسندیدہ اوصاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مین جب ضلع کے دفتر مین تھا تب بچشم خود وہی کاغذات دیکھے ہین جن مین ڈاکٹر صاحب موصوف الصدر حضور کے بہت اوصاف بیان کر کے تحریر فرماتے ہین کہ حضور بیشک بہت بڑے ولی کامل ہین اور ہندوستان کے دور و دراز کے حصون سے مخلوق آپ کے دیدار کے لئے آتی ہے اور اُن کو آپ سے فیض پہونچتا ہے۔

تذکرۂ عقیدتمندی سر انٹونی میکڈونل سابق چیف کمشنر صاحب بہادر ممالک متوسطہ ناگپور و جناب راجہ رگھوجی راو صاحب بہادر رئیس ناگپور و کرنل رو صاحب سابق سول سرجن ضلع ناگپور و جناب شیخ موتی صاحب سابق سٹی سپرنٹنڈنٹ پولس ناگپور و جناب ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب مرحوم سابق انچارج افسر

پاگل خانہ و جناب حبیب الرحمن صاحب سابق پوسٹ ماسٹر و دیگر روسا نامی ذیشان

سُنا گیا ہے کہ سر انٹونی میکڈونل صاحب سابق چیف کمشنر بہادر ممالک متوسط بھی حضور عالی کے معتقد تھے مگر صاحب موصوف کے عقید تمندی کی کیفیت بالتفصیل معلوم نہ رہنے کی وجہ سے فدوی درج مضمون نہ کر سکا۔

جناب شری منت مہاراج راجہ رگھوجی راؤ صاحب بہادر رئیس ناگپور اُس خاندان راجگان سے ہین اور اُن کے جانشین ہین جن کے عنانِ حکومت مین ملک گونڈوانہ ایک بہت بڑی وسعت و طولانی کے ساتھہ محکوم تھا۔ اِنکے آبا و اجداد اِس ملک ناگپور کے از صوبہ برار تا سرحد ملکِ بنگالہ حکمران و فرمانروا تھے۔ جب یہ ریاست سلطنتِ انگریزی مین شامل کردی گئی تب اِنکے بزرگوارون کو یعنی راجہ دہی راج شری منت مہاراج راجہ جانوجی راؤ صاحب بہادر جو کیلاس باسی ہین اُن کو پولٹیکل پنشن بہ ماہوار اِٹھارہ ہزار سرکار دولت مدار برطانیہ یعنی برٹش گورنمنٹ کی جانب سے دیگئی اور اُن کے تاحین وحیات وہ پنشن ملتی رہی۔ اُن کے بعد جناب راجہ صاحب بہادر مذکور الصدر کو حسب قانون پولٹیکل پنشن پانچہزار اور اُن کے چھوٹے بھائی راجہ لچھمن راؤ صاحب بہادر کو

ایک ہزار روپیہ پنشن سرکار برطانیہ کی جانب سے دیگئی جو تاہنوز برابر مل رہی ہے علاوہ اِس کے راجہ صاحب کو جاگیر و کل مواضعات کی آمدنی سالانہ تخمیناً دو لاکھ یا قدرسے زاید ہے - خیر جناب راجہ رگھوجی راؤ صاحب بہادر نے حضور عالی کے اوصاف و کشف و کرامات کا شہرہ سُن کر پاگل خانہ جا کر شرف قدمبوسی حاصل کیا اور معتقد ہو گئے اُسی جذبہ حُسن اعتقادی نے اُن کو حضور عالی کے پاگل خانہ سے علیحدگی حاصل کرانے کے لئے مجبور کیا اور آپ نے حضور عالیجاہ کو وہان سے علیحدہ کر کے اپنے دولت خانہ پر باادب و تعظیم لیگئے اور عرصۂ تخمیناً ایک ماہ تک اِس قرینہ سے راجہ صاحب موصوف نے رکھا کہ ذرا خاطر عاطر کو ملال و تکلیف نہو - آپ حضور کو جب بگّی وغیرہ مین سوار کرتے تب بگّی کے پیچھے برہنہ پا بعد تعظیم و تکریم فاصلون تک چلے جاتے اور جب حضور سے سواری کے لئے ارشاد ہوتا تب روبرو بگّی مین بطور خادم بیٹھتے - ناظرین یہ مقام نہایت غور طلب ہے کہ آپ اہل ہنود اور حضور عالی اہلِ اسلام باوجودیکہ آپ راجہ اور صاحبِ حیثیت مگر کس قدر آداب اولیاء اللہ سے واقف ہو کر عامل رہے اور ہین کہ شاید آپ کا نظیر ملنا محال ہوگا آپ نے جب دیکھا کہ حضور محلات و باغات کا رہنا پسند نہین کرتے ہین اور جنگل کی بود و باش اختیار کرنا چاہتے ہین تب اُن کی یعنی حضور عالی کی مرضئ مبارک پر چھوڑ دیا اور آپ جدہر جاوین اُدہر جانے کے لئے روک نہ کی مگر اعتقاد و تعشق کا تیر جو دل مین لگا تھا اُسکو نہ نکالا

بلکہ فراق وہجر گوارا نہوا۔ آپ نے جو ابتدا سے حضور عالی کی نازبرداری کا بوجھ اپنے سر پر اُٹھایا تھا وہ نہ اُتارا اور ہنوز آپ ہمیشہ حضور کے و اماّن صاحبہ ہر دو بزرگواران کے خبر گیر و پرسان حال رہکر کسی خاص خدمت کو اپنے حصہ مین رکھا کرتے ہین جس کی جزا اللہ و تعالیٰ اُن کو دن بدن زیادہ دے گا۔ آمین یارب العالمین۔

عرصۂ قریب دو سال سے اپنی جانب سے آپنے دو چپراسی حضور و اماّن صاحبہ کی خدمت کے لئے رکھا ہے اور اُن کو تنخواہ اپنے خزانہ سے ہرماہ برابر روانہ کرتے ہین علاوہ حضور کے مطبخ و لنگرخانہ پر بھی قدرے خیال رکھتے ہین چپراسیون مین دو چپراسی محمد یعقوب و شیخ داود ہین وے ہر دونون نے اپنی ملازمت بہت نیک نیتی و جفاکشی سے کی و کرتے ہین اور ہمیشہ حضور کے زیر سایہ موجود و مستعد رہتے ہین۔ شیخ داود کی جگہہ دوسرا چپراسی بنام شیخ علی رکھا گیا وہ چپراسی بہت جفاکش و باوفا نظر آتا ہے۔ اور شب و روز اپنی خدمت پر مستعد رہتا ہے۔ یہ چپراسی راجہ صاحب کے ملازمون مین سے ہین لہذا اِن کا ذکر راجہ صاحب موصوف کے تذکرہ مین تحریر کیا گیا۔

جناب ڈاکٹر کرنل رو صاحب بہادر سابق سول سرجن ضلع ناگپور بھی حضور کے معتقد تھے اُن کی عقیدت مندی کا اظہار اُن کے رپورٹ سے واضح ہوتا ہے جو رپورٹ بوقت علیحدگی حضور از پاگل خانہ کیگئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یعنے نائب مہتمم عبدالمجید خان صاحب مرحوم

حضور عالی کے بہت بڑے معتقد تھے۔ آپ کے اعتقاد کے لئے حضور کے دو کرشمے بہت بڑے باعث ہوئے۔ ایک تو ڈاکٹر صاحب مرحوم ریل کے انجن کے صدمے سے بچے وہ ایک اور دوسرا یہ کہ ایک پاگل پاگل خانہ سے فرار ہوکر حضور کی برکت سے واپس ازخود آگیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے زمانہ موجودگی مین حضور عالی کی بہت بڑی خدمتین کین جو اُن کو عاقبت مین نہایت مفید وکارآمد ہون گی۔

جناب شیخ موتی صاحب سابق سٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ پولس شہر ناگپور حضور کے بڑے معتقدون مین سے ہین اور آپ جب ناگپور مین تھے۔ تب آپ ہر ہفتہ مین حضور کے دیدار فیض آثار کے لئے پاگل خانہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور عقیدتمندی کے آداب بجالاتے تھے۔

جناب حبیب الرحمن صاحب سابق پوسٹ ماسٹر حضور کے نہایت قدیم معتقد ہین اور آپ نے بھی حضور کی بہت سی خدمت گذاریان کی ہین۔ مین نے پاگل خانہ مین بارہا اپنی نظر سے دیکھا ہے کہ حضور کی خدمت مین صاحب موصوف گھنٹون دست بستہ کھڑے رہتے اور ذرہ بھی حدادب سے قدم باہر نہ رکھتے اور روزانہ اپنے مکان سے حضور عالی کے لئے طعام بلواتے یا خود لاتے۔

علاوہ ازین اور بہت سے رؤسا و امرا بھی حضور عالی کے معتقد ہین جو خاص ناگپور مین اور دیگر اضلاع مین سکونت پذیر ہین جن کے تفصیل کی بوجہ اختصار

ضرورت نہین ہے۔ ۵

تجلی جس جگہہ قطبی ہو بیت اللہ کا		شمار اُس جا بہلا کیونکر ہو خلق اللہ کا

معتقدین و مریدین

حضور عالی کے معتقد مرید بہت سے ہین اور دور و دراز رہتے ہین اور گاہے گاہے بحکم حضور دیدار کے لئے آتے ہین اور پہر اپنے مقام پر واپس ہو جاتے ہین۔ موجودہ جو اصحاب ہین یعنی واکی شریف مین رہتے ہین اُنمین سے تین صاحب مقدم ہین جو بمقام واکی شریف حاضر و موجود ہین۔ ایک آکولہ والے صاحب جناب قاسم شاہ صاحب دوسرے ناگپور والے صاحب جناب جلال الدین صاحب و تیسرے افغانی صاحب جناب قادر محی الدین صاحب جنکا نام پہلے خدا رحم خان صاحب تہا اُن کے نام کو حضور نے تبدیل کر کے قادر محی الدین رکہا اِن تمام صاحبون کو حضور عالی نے جامۂ درویشی سے سرفراز فرمایا اور بدولت حضور بابا جان صاحب اپنے منزل مقصود پر پہونچ جاوینگے۔ آمین۔ یارب العالمین مین ایک وقت پاگل خانہ مین حضور کی خدمت مین حاضر تہا دیکہا کہ ایک درویش موجود تہے اُن سے مین نے دریافت کیا کہ آپ کس جگہہ کے باشندے ہین اُنہون نے فرمایا کہ مین ملک بنگالہ مین رہتا ہون اور حضور کا مرید ہون قبل بارہ سال

کے مین آیا تہا اور اب حضور نے طلب فرمایا ہے اسلیئے حاضر ہوا علیٰ ہذالقیاس اور بہی ایسے واقعات مین نے بچشم خود دیکھے ہین۔

ذکر خدام و خدمتگذاران حضور و اماّن صاحبہ

حضور عالی کے خدام بہت سے ہین چندروز رہتے ہین اور پہر چلے جاتے ہین مگر جو ہمیشہ رہتے ہین اُن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ایک شخص منشی محمد حسین صاحب مرحوم جو حیدرآباد دکن کے باشندے تھے اُنکو لوگ تحصیلدار کہا کرتے تھے مین جسوقت یہ سوانح عمری تحریر کر رہا تہا اُسوقت وہ صاحب زندہ تھے ابہی قریب تین ماہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ رحلت کر گئے اللہ تعالیٰ اُن کو مغفرت نصیب کرے آمین۔ ایک وقت مین نے اُن سے دریافت کیا تھا کہ آپ حیدرآباد مین کس عہدہ پر ممتاز تہے وہ کہتے تہے کہ مین اعلیٰ حضرت بندگان اعلیٰ حضور نظام ذوالاحتشام کے صرفِ خاص کے محکمہ مین بعہدۂ نائب تحصیلداری ملازم تھا مین باشتیاقِ سیاحت اجمیر شریف و شمالی ہندوستان مین چند متبرک مقامات پر روانہ ہوگیا تھا بعد واپسی مین بمقام بہوساول شب کو حضور نے مجھکو خواب مین اپنے دیدار فیض آثار سے مشرف فرمایا اور اپنا پتہ دیکر مجھ کو طلب کیا کہ بعد مین ناگپور آیا۔ اور اُسی روز بجانب واگی روانہ ہوگیا جب وہ اکی

پہونچکر حضور کو دیکھا تو اُسی لباس و حلیہ مین پایا جیسا خواب مین دیکھا تھا۔

ان صاحب کی ملازمت وغیرہ کے متعلق اگر کوئی مغالطہ ہو تو۔ دروغ بگردنِ راوی۔ کی ضرب المثل کی روسے مین بری ہون۔

نہایت سعید خادمون مین سے بابو رنگ راؤ جو راجہ گوکل داس صاحب کے منیب ہین اور ماسٹر نراین پرشاد یہ ہر دو خادم دلی خدمت گذاری کرتے ہین اور حضور کے اِن دونون کے حالات پر بہت الطاف مبذول ہین۔ اِن مین بابو رنگ راؤ حضور کی قدمبوسی کے شرف سے عرصۂ چودہ سال سے مشرف ہین علاوہ شیخ جمن نامی شخص جبلپور کے باشندون مین سے ہے اور عرصۂ تین سال سے حضور کا خدمتگذار ہے اور شب و روز دونون بزرگون کی خدمات مین مصروف رہتا ہے۔

نہایت قدیم خادم بنام گیادین جس کو حضور موصوف دین محمد کے نام سے آواز دیا کرتے ہین اور ہنوز بمقام واکی موجود ہے۔ اِس خادم نے پاگل خانہ مین ہی حضور سے نیاز قدمبوسی حاصل کیا تھا۔ اُسوقت حضور نے فرمایا کہ ہم بھی بعد چھ ماہ کے تیرے گاؤن کو آوین گے۔ دین محمد کہتا ہے کہ برابر چھ ماہ کے بعد حضور پاگلخانہ سے علیحدہ ہو کر واکی شریف تشریف آور ہوئے یہ خادم بڑا وفادار و جفاکش ہے بڑی بڑی سختیون و محنتون کے کام اپنے ذمے لیکر کیا کرتا ہے اور اپنی زندگی کو حضور پر فدا کر رہا ہے۔

تیسرا خادم شیخ کالو جو موضع پاٹن ساونگی کے نداف کا لڑکا ہے یہ پٹیل کا ملازم تھا اور زیر خدمت حضور بابا صاحب دیا گیا تھا۔ بہت دنون تک ملازم رہا بعد چھوڑ دیا اب بھی ہر ہفتہ مین آ کر خود آن کر حضور کی خدمت مین رہا کرتا ہے اِس جگہہ پر پٹیل نے رآمو نام کا ایک کُنبی کا لڑکا رکھا ہے۔ وہ شب و روز حضور کی خدمت مین حاضر رہتا ہے اور ایماندار و غریب ہے۔

حضور کے اور تین خدام بنام سیّد و میان۔ پٹواری اور ایک لڑکا نامی سعادت ہین۔ یہ خدام جان و دل سے حضور کی خدمت کیا کرتے ہین۔

حضور کا حجام بنام جے رام واکی مین رہتا ہے اُس نے از ابتدار تشریف آوری حضور کے حجامت کی خدمت اپنے ذمہ رکھی ہے۔ متواتر تین تین روز حضور کے ہمراہ گھومتا رہتا ہے بعض اوقات حضور اُس کو مارتے بھی ہین مگر تمام صدمے سہکر حضور کی حجامت کرتا ہے یہ بھی حضور کا معتقد و پیارا حجام ہے۔

ایک عورت بنام سُندر ہے جو ناگپور مین رہتی ہے اور ہر ہفتہ مین حضور کے شرف دیدار سے مشرف ہوا کرتی ہے اور حضور کے خادمون مین سے ہے۔

مکرمی حسین خان جنکو حضور چاند میان کے نام سے آواز دیا کرتے ہین وہ بھی بدرجۂ غایت حضورؒ کے معتقد ہین اور حضور و امان صاحبہ سے اِنکے حال پر افضال ہین۔

قوالنی امراؤجان و قوال عبدالعزیز و طوائفون مین سے گرجی و سونی یہ تمام اچھے گانیوالے ہین اور مہینون باباصاحب کے دربار مین حاضر رہ کر روزانہ صبح و شام مجرا دیتے ہین اور قوالی کے لطف سے حاضرین کو خوش و محفوظ کرتے ہین۔

ایک شخص بنام بوچیا بابو ساکن سیتابلڈی و اُن کی اہلیہ بنام سونی یہ ہر دو حضورِ عالی و امان صاحبہ کے بہت بڑے معتقد ہین اور اپنے اساس البیت کے ساتھ حضور کے دربار گوہر بار مین بار بار رہتے ہین اور مخیر مزاج ہین۔ زایرین کے آرام کے لئے انہون نے مکانات بھی بنوائے و چاہ کھدوائے حضور و امان صاحبہ کی ان دونون پر وکاٹول کے ایک شخص بنام سردار پٹیل و اُن کی بی بی بیابائی ان ہر دو پر بہت بڑی عنایت ہے۔ اور ایک شخص بنام گردھر ہر دو بزرگوار و چھوٹے میان فریدالدین کا نہایت معتقد ہے۔

چونکہ یہ لوگ ہمیشہ یکسان معتقد ہین اور سال مین صدہا بار واکی شریف آیا کرتے ہین اور دونون خدمتگذاری کرتے ہین اسلئے ان کو بھی مین نے خادمون مین شمار کیا ہے۔

مقامات حاجات واقع بمقام واکی عرف چھوٹا ناگپور

حضور عالی بمقام واکی جو ناگپور (ممالک متوسطہ) کے قرب مین واقع ہے وہان

رونق افروز ہین اور آپ کے کاشانۂ مبارک کی قربت مین جو آبادی ہوئی ہے اُسکا
نام حضور نے چھوٹا ناگپور بخشا ہے۔ علاوہ ازین حضور چند مقامات کی نسبت نام
رکھدئے ہین یعنے حضور کے کاشانہ کے مغرب مین دو فرلانگ کے فاصلہ
پر اسپتال یعنے شفاخانہ قرار دئے ہین۔ اکثر مہلک مریضون کو اکثر اوقات وہان
حاضر باشی کے لئے ارشاد فرمایا کرتے ہین۔ کاشانہ کے مغرب ہی کی سمت
مین متصل ایک آم کا درخت ہے اُس کو حضور نے اسکول و مدرسہ کے لقب
سے ارشاد کیا ہے۔ کوئی حاجت مند حضور کے دربار مین ایسے آتے ہین
جو طلب علم آموزی و امتحان کامیابی کے طالب ہوتے ہین تب آپ
اُن کو وہان حاضری کے واسطے ارشاد فرماتے ہین اور حسب ارشاد وے اپنے
مقاصد کو پاتے ہین۔ ایک مقام عدالت قرار دیا ہے وہان اُن لوگون کو ارشاد
فرماتے ہین جو فیصلۂ مفید کے خواہان ہوتے ہین۔ جو لوگ ذکر و عبادت کی
ترقی کی غرض سے حضور کے پاس جاتے ہین اُن کو آپ اپنی مسجد مین نماز کا
ارشاد فرماتے ہین۔ یہ مسجد حضور کے کاشانہ کے احاطہ کے اندر واقع ہے۔
علاوہ ایک میدان بجانب شمال وہین واقع ہے اُسکو حضور نے مقام پریڈ
یعنے فوج کی قواعد آموزی کی جگہہ قرار دی ہے اکثر وہان حضور جایا کرتے
ہین اور فرماتے ہین کہ قواعد سیکھو۔ اے ناظرین اس جملہ سے یہ مراد ہے کہ جس
قدر افسر فوج اپنے ماتحت سپاہیون کو جنگ کے کارآمد قواعد کی تعلیم دیا کرتا

ہے اُسی مطابقت پر حضور بھی جنگ مفسد وجوہات مین جو انسان کو تحصیل
مطالب ومقاصد دارین مین پیش آتے ہین کارآمد ومفید مطلب ہونے کے
لئے ارشاد کیا کرتے ہین۔ مخلوق کو اُس مقام پر لیجاکر حضور اُن کے مقاصد کا جو
قلعہ ہے اُسکو سر کرادیتے ہین۔ بزرگان دین کے نکات وحرکات اسرار ورمز
سے خالی نہین ہوا کرتے ہین۔ بعض لوگ یہ سمجھین گے کہ فقیرون کو پرےڈ وغیرہ
سے کیا تعلق ہے۔ یہ کلام مہمل ہے مگر ایسا سمجھنا اُن کی غلطی ہے۔ بزرگون کا
فعل پہچاننا یہ بھی بہت بڑے مادہ کا فعل ہے کیونکہ ان صاحبون کی نسبت
حق سبحانہٗ تعالیٰ سے ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ اللہ ورب العزت کے نکاتِ قدرت
کو یک بیک کوئی تفہیم وقیاس نہین کرسکتا ہے۔ اِسی قدر اُسکے والو نکے
بھی افعال قیاس دُنیوی مین محیط نہین ہوسکتے ہین۔ جیسا کہ حضرت جناب شیخ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

نہ در کنہ بیچون سبحان رسید		توان در بلاغت بہ سبحان رسید

قول مصنف

غیر ممکن ہونا حاوی نکتۂ رحمان پر		ہر بشر ہوویگا حاوی نکتۂ انسان پر

اسیطرح ایک مثال رمزدانی کے متعلق مین یہ پیش کرتا ہون کہ ایک وقت
ایک مولوی حضور کے دیدار کے لئے گئے مولوی صاحب نے دلمین کہا کہ
بزرگ تو اعلیٰ پایہ کے ہین مگر ستر عورت وپاسِ شریعت پر عامل نہین ہین معاً

اس خیال کے حضور نے اپنا پیرہن نکالڈالا اور فرمایا کہ یہ لے اپنی شریعت ہمکو نہین چاہیئے۔ ناظرین اس سے یہ مراد نہین ہے کہ حضور شریعت سے بیزار ہین نہین بلکہ یہ مراد ہے کہ ظاہر داری کی ستر عورت و شریعت نہین چاہتے ہین باطن مین اگر ستر عورت نہین ہے اور ظاہر اگر لیجاوے تو کیا کام دیگی بلکہ ریاکاری و بال جان ہوتی ہے۔

الطاف و اکرام حضور فیض گنجور بجانب مصنف و خاندان مصنف

اشعار مصنف

بیان ہون کسطرح الطاف تاج الدین بابا کے	ادا ہون کس وضع اوصاف تاج الدین بابا کے
زبان میری ہان میرا بجالاوین شکر کیونکر	ہوی ممنون کل اشراف تاج الدین بابا کے

اس ناچیز حقیر فقیر پر و بلکہ کل خاندان پر حضور عالی کی اسقدر احسانات مبذول ہین جنکا شکریہ تا روزِ حشر مجھ سے و میرے خاندان کے ہر فرد سے ادا نہ ہو سکے گا۔ آپ نے ہر امر مین بہر ساعت امداد دینی و دنیوی پہونچائی ہے جسکا بیان مفصل درج مضمون کرنا امر دشوار ہے تاہم بطور اختصار بیان کرتا

ہون۔جس جس موقع پر آپ نے مجھہ پر وقت سخت دیکھا بغیر طلب امداد بھی مشکل کو آسان فرمائی۔

پہلے تو جنابہ آمان صاحبہ کی نسبت بھی اے ناظرین کس قدر حضور نے اُن کے حال پر نظرِ خاص ڈالکر کس نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا جو اقتدارِ انسانی سے بالکل ہی باہر ہے علاوہ مین خود عرصہ تخمیناً دو سال کے قبل ایک نہایت مرض مہلک مین مبتلا ہو گیا تھا اور امیدِ زیست مطلق مفقود ہو گئی تھی بلکہ یہ کہنا بھی اس مقام پر جایز ہوگا کہ میری اس عالمِ حیات سے راہی ہونے مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا تھا مگر حضور کے انفاس نفیس کی برکات کی وجہ سے البتہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے میرے حالِ زار پر رحم فرمایا اور مین نے دوبارہ زندگی پائی اسی طرح عرصہ قریب پانچ ماہ کے قبل میرا بڑا فرزند برخوردار عزیزالدین جس کی عمر گیارہ سال کی ہوگی دجلۂ کنہان مین جو اس دریا مین بڑی دجلہ سمجھی جاتی ہے اس مین بحالتِ طغیانی غرق ہو کر اور قریب دو سو گز کے بہ کر پھر حضور کی نظرِ کرم سے زندہ نکالا گیا جو نہایت عجیب و غریب سانحہ ہے یہ ہر دو واقعات چونکہ محض بابِ کشف و کرامات سے وابستہ ہین لہذا مفصل کیفیت اسباب مین مندرج ہے یہان بیان کرنا مناسب نہ جانا۔

بدین عنوان برادر غلام محی الدین جو اسوقت عہدہ سب انسپکٹری پر ممتاز ہین بدولت فیض حضور ادنیٰ عہدہ سے بہت قلیل عرصہ مین اور نہایت

کم ملازمت و عمر مین اِس اعلیٰ عہدہ پر سر بلند کئے گئے اِس امر کا باعث خاص حضور کی دعا کا فیض ہے۔

یہان تک حضور فیض گنجور کو مجہہ احقر کا پاس خاطر مدِ نظر تہا اور ہے اور اپنے الطاف مجہہ پر نازل فرمائے کہ اِس کی تقریر و تحریر کرنا زبان و خامہ ہر دو کو محال ہے۔ باوجودیکہ حضور کی حالت مجذوبانہ و قلندرانہ ہونے کے اور امورات دنیوی سے متنفر رہنے کے مین اپنے چہوٹے بہائی قدیر الدین کے عقد کی رسم و جلسہ مین مین نے حضور و امان صاحبہ کی تشریف آوری و شرکت کیلئے حضور سے عرض پرداز ہوا حضور نے اُسی دم قبول فرمایا۔ جب مین نے عرض کی کہ حضور کس وقت تشریف لے چلین گے آپ نے فرمایا کہ تم جسوقت لیچلو ضرور چلین گے۔ صاحبو۔ اگر بادشاہِ دُنیا بہی اِس امر مین حضور سے متقاضی ہوتا تو شاید ہی حضور قبول فرماتے۔ خیر برابر وقت مقررہ پر حضور از خود تیار ہو کر بوقت شب مقامِ شادی مین جو دس میل کے فاصلہ پر واقع تہا جلوہ افروز ہوئے اور نکاح خوانی کے ادا ہونے تک آپ مطلق ساکت رہے اور وقتِ دعا کے آپ نے آنکہہ کہولکر آسمان کی طرف دیکہا اور وہان سے اُسی دم روانہ ہوگئے وہان جو لطف آیا ہے اور جن حاضرین نے وہ جلسہ دیکہا ہے وے شاہد ہین اور وے پوری داد دین گے کہ اُس مقام پر کیسے کیسے اسرار و رازدن کا مشاہدہ و نظارہ ہوا بلکہ ایسا حظ کسی موقعہ پر حاصل نہوا ہوگا۔

ایک اور واقعہ وحادثہ حضور کے الطاف وعنایات کا ظہور مین آیا وہ
یہ ہے کہ میرا فرزند دلبند میان فریدالدین جس کی عمر پونے دو سال کی ہے اپنی
والدہ کے ہمراہ جب اُس کی والدہ حضور کے دیدار فیض آثار کیلئے گئی تہین
حاضر تہا بچہ پیشِ نظر حضور کہیل رہا تہا آپ نے بچہ کی جانب دیکہا اور فرمایا کہ
کیا اچہا بچہ ہے واہ وا بہت اچہا بچہ ہے۔ شربت لاؤ اِس کو پلاوین گے
حاضرین شکر اور پانی لائے اور شربت بناکر پیش کیا گیا حضور نے فرمایا کہ میوہ
کشمش بادام لاؤ اِس مین ڈالین گے بعد میوہ ڈالکر پیش کیا گیا تب حضور
عالی نے وہ شربت بچہ کو پلایا اور بعد آپ نے اپنے دست مبارک اوس
پس ماندہ شربت سے دہو کر آپ نے بہی پیا اور باقی تبرکاً حاضرین نے پانی
مین ڈالکر پیا۔ بعد بچہ اپنی والدہ کے ہمراہ مکان آیا تب سے بچہ کی حالت دگرگون
ہے۔ عجیب عجیب حرکات ظہور مین آتی ہین بلکہ دیکہنے سے یہی معلوم ہوتا ہی
کہ برخوردار موصوف بجنسہ حضور کے مانند حس وحرکت شب و روز کیا کرتا ہے
اور آنکہین مخمور رہتی ہین کسی چیز کی طرف طبیعت راغب نہین رہتی ہے
اپنے ہی شغل مین خرم نظر آتا ہے اِسکے قبل ڈیڑہ سال کے حضور نے اپنا
پیراہن بہی فرزند موصوف کو اپنے جسم مبارک سے اُتار کر عطا فرمایا تہا۔

اشعار مصنف

نشاء وحدت کی مے کا ہی عجب پائندِ حدت کا	مٹا دیتا ہی سینہ سے اثر دُنیا کی رغبت کا

قلندر حب پلاتے ہین کسیکو جام وحدت کا ۔۔۔ پلادیتی ہین رشتہ بس اُسیدم حقسے قربت کا
بنالیتی ہین اپنا سا نشا دیکر کے الفت کا ۔۔۔ رنگا دیتی ہین جامہ فقر کی بیرنگی رنگت کا
مزا ہی جام مین اُنکے بظاہر ایک شربت کا ۔۔۔ ولے باطن مین ہی وہ کوثر و زمزم کی لذتکا
نہین دیتی ہین ہردم ہر کسیکو دست بیعت کا ۔۔۔ اگر دیتی ہین دلواتے ہین حقسے خرقہ وصلت کا
عجائب شان ہی انکی فعل ہی ایک حیرتکا ۔۔۔ دکہا سکتے ہین ہردم مین تماشہ حقکی قدرتکا
اگر رشتہ ملی قطبی کسیکو اُن کی ملت کا ۔۔۔ اُترتا اُسپہ ہردم ہی خدا سے خوان نعمت کا

علاوہ ازین حضور عالیجاہ نے چھوٹے میان کو اور کئی بزرگی کے القاب سے بعد مین یاد فرمایا اور اشارے کئے کہ اُس سے آئندہ کے احوال کا اظہار ہوتا ہے۔

غرضیکہ حضور عالی کی برکات انفاس سے مین نے و میرے خاندان و خویش و اقارب نے ہر قسم کے دینی و دنیوی فیوضات و فتوحات حاصل کئے اور حضور سے عنایت ہوئے کہ جسکا کچھہ پایان نہین ہے مین نے اپنی ذات خاص کی نسبت یہ دیکہا ہے کہ حضور کا مجھہ کو دینی فیض جس کی شرح کرنے سے میری زبان عاجز ہے زیادہ عطا ہوتا رہا ہے۔

علیٰ ہذالقیاس جنابہ امّان صاحبہ نے بہی الطاف و اشفاق مجھپر و میری متعلقین خویش و اقارب پر حضور ہی کے طرز و روش پر جاری رکہے ہین اور آپ کا چترِ رحمت ہمیشہ ہم تمام پر سایہ فگن رہتا ہے۔

اشعار مصنف

ادا ہو شکریہ احسان کا کیونکر بزرگون کے	رکہا ہمکو انہون نے زیر سایہ اپنے قدمونکے
خدایا انپہ نازل کر تو رحمت قرب دے انکو	بڑہادے انکے پایہ مرتبون کے اور درجونکے

حالات ریاضات و عبادات
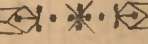
حضور عالی پاگل خانہ سے واکی تشریف لائے جسکو زمانہ قریب پانچ سال کا گذرتا ہے تب سے حضور موصوف کے ریاضات کا معاملہ روز بروز مین نے زیادہ ترقی پر ہی دیکھا۔ میرے مرشد و رہنما بزرگوار حضرت مولانا و ابو الفضل اولانا حضرت مولوی محمد صدیق صاحب قدس سرہٗ نے اپنے پیشوا حضرت پیشوا عارفان و رہنما سالکان و واصلان حضور صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو بمقام ناندورہ شریف واقع برار جلوہ افروز بعالم حیات تہے اُن سے خبر پائی تہی اور فرماتے تہے کہ ایک آفتاب عالمتاب پاگل خانہ مین تابان و درخشان ہے اور مجہہ سے فرمایا تہا بلکہ آپ نے وصیت کی کہ تم اُس شہنشاہ عالم پناہ کی قدمبوسی کے لئے کبہی کبہی جایا کرو۔ حسب الارشاد فیض بنیاد کمترین عرصہ تخمیناً چودہ یا پندرہ سال کا منقضی ہوتا ہے کہ کمترین اُس زمانہ سے تا ہنوز حضور کی حالت و کیفیت دیکھتا ہے کہ آپ کی ریاضت و عبادت اُس زمانہ

سے تاایندم یکسان جاری ہے کوئی لمحہ رات یا دن مین سے آپ کا بجز یادِ الٰہی وریاضت ناتمناہی خالی نہین ہے۔ مین کئی شبون کو حضور کے کاشانۂ مبارک مین قیام پاکر نگران رہا کہ آپ شب کو کس طرح استراحت فرمایا کرتے ہین معلوم ہوا کہ آپ مطلق آرام نہین فرماتے و لذت خواب سے بیزار و متنفر رہکر بیدار رہا کرتے ہین بعض اوقات یہ حالت دیکھکر رقت سے عرصۂ دراز تک اپنے مقام پر مین گریان رہا اور جسم مین لرزہ و رعشہ پیدا ہوگیا اور بارگاہِ حق سبحانہ تعالیٰ مین عرض کی کہ یارب الارباب اپنے عاشقون سے کس قدر تو ریاضت شاقہ لیتا ہے اور ایک دم بھی اُن کی روح اپنے منصب سے غافل ہوکر آرام وچین کی خواہان تا لبِ گور نہین ہوتی ہے۔ اے ناظرین جن صاحبون نے حضور کے حالاتِ ریاضت دیکھا ہوگا وے میری تحریر کو تسلیم کرینگے مین نے دیکھا ہے کہ نہایت گرم ریت و خاک دہول مین بھی حضور نے اپنے پیرون کو عرصہ تک قصداً ڈالکر رکھا اور نہایت سرما مین شب کو تنہائی مین مینے خود دیکھا ہے کہ آپ اندہیرے مین پلنگ کے تلے نہایت سرد ریت مین لیٹے ہوئے ہین۔ یہ تمام حضور کے حالات پوشیدہ نہین بلکہ اظہر من الشمس ہین۔ اے ناظرین۔ ایک روز مین نے حضور کو خارون مین اور خس و خاشاک مین بے تحاشہ اس بلاکی ریاضت کرتے دیکھا ہے کہ اگر کیسا ہی تندرست اور متحمل شخص ایک روز اُس قسم کی محنت کرتا تو غالباً ایک عرصۂ دراز تک

بیمار ہوجاتا مگر ہمارے حضور شب کو خانقاہ کو واپس ہوئے۔ شب کو مین نے
دیکھا کہ ایام سرما مین سخت سردی پڑی ہوئی تہی اور آپ شب بہر زمین پر سر
بسجود ہوکر کئی بار سوتے اور کئی بار بیٹھتے اور کئی بار ٹہلتے اسی بیقراری سے
آپ نے رات سطے کی اور علی الصباح پہر صحرا کی طرف روانہ ہوکر جس طرح پہلے
دن مصروف تھے ویسے ہی مشغول رہے۔ جسوقت شب کو آپ سر بسجود
لیٹے تہے خادمون نے بارہا بستر پر چلنے کے لئے تقاضا کیا مگر آپ نے
قبول نہین فرمایا۔ اور وے بچھانے واوڑہنے کیلئے کچھ بستر لاتے تو آپ اُس
کو بیرون سے پہینکتے کبھی آگ مین لیجاکر ڈالتے۔ خادم بچاتے تب خادمون
کو تنبیہاً جہڑکتے اور بہرحال قبول نہ فرماتے۔ الحاصل اِس بلا کی ریاضت آپ
کی تخمیناً عرصۂ تیس سال سے جاری ہے۔ جس مین ایک دن یا رات بہی وقفہ
وافاقہ نہین ہے۔ کہانے کی نسبت بہی مین نے بغور بارہا دیکھا ہے کہ کبھی
آپ سیر ہوکر نہین کہاتے اور نہ کوئی چیز آپ نے لذیذ جانکر دہان مبارک
مین رکہا اگر کہا بہی تو نفس کو اُسکی لذت سے بری کر کے رکہا کچھ کہایا کچھ
نہ کہایا کبھی ایک لقمہ کبھی دو۔ دن بہر مین ظاہرہ بڑی آرزو ظاہر کر کے ایک چیز
باربار طلب فرمائی اور جب وہ سامنے آئی تو آپ نے ہٹا دیا پہر طلب کی پہر
ہٹائی غرضیکہ اخیر تک آپ نے نہ کہائی اور کہانا بہی چاہا تو زبان پر کئی لحون
رکہہ کر زیر حلق نہ جانے دی پہر نکال ڈالی پہر اُس مقام سے نکل گئے بعد

لوگون نے جب یہ کیفیت دیکھی تب عرض کرنا شروع کیا کہ بآباجان کچھہ توکھائیے۔ تب اُن کو یہ کہکر بہلاتے رہے کہ وہان کھاوین گے وہان گئے تب پہر فرمایا کہ رہنے دو بابا۔ ہم وہان کھاوین گے۔ غرضیکہ اسی قدر نفس کی سرزنش وکسر نفسی آپ کی دیکھی گئی کہ قبضۂ اقتدارِ انسانی سے مطلقاً بیرون ہے اور محض غیر ممکن ہے۔ آپ کی نفس کشی کا کوئی حساب نہین ہردم آپ کا نفس سے مجاہدہ جاری رہتا ہے۔ اس مقام پر کوئی صاحب یہ خیال فرماوین کہ جو درویش اعلیٰ مقام پر داخل ہوگئے ہون اُنکو نفس کے مجاہدہ سے کیا تعلق ہے یہ تو مبتدیون کے لئے ہے۔ اس اعتراض کی نسبت میرا یہ جواب ہے کہ کاملین دمِ واپسین تک جس عادت کے عادی ہوتے ہین اُس سے باز نہین آتے اِن کا ظاہرہ نفس سے مجاہدہ ایک اسرار کا گنجینہ ہوا کرتا ہے۔ خداے علیم اُن کے راز و نیاز جانتا ہے نہ معلوم کس کس رمز ریاضت سے اپنی منزلون کو ترقی دیتے ہین اور خلق اللہ کی ہدایت تلقین و فیض رسانی کرتے ہین۔ چشم بینا حضور کے احوالات ریاضت جب بغور دیکھتی ہے تب روح سے صداے مرحبا از خود نکلتی ہے اور دلِ انسان تصدیق دیتا ہے کہ یہ بزرگ پورا عاملِ احکامِ ربِ جلیل و فرمانِ رسولِ جمیل کا ہے اور اکثر اوقات یہ دیکھا گیا کہ آپ ہواے نفس سے پاک رہکر ہواے رضاے معشوق حقیقی کی طرف جولان رہے ہین اور جو جو حرکات وسکنات حضور کی ذات اطہر

سے اظہار مین آئے وے خالی از عبادت وحکمت نہ تہے۔ جنکا ذکر کنایتاً مینے اپنے تمام قصاید مین جو اِس نسخہ کے پیچہے مندرج ہین اُن مین قدرے کیا ہے اور خصوصاً دو فارسی قصاید مین درج ہے اگر ناظرین بغور مطالعہ فرماوین گے تو اِس مضمون کا عنوان اُن مین بخوبی پاوین گے۔ مین نے بغور دیکہا کہ ظاہرہ آپ جذب کی صفت مین روان ہین مگر باطن مین پورے پورے منزلِ سلوک مین دوان ہین۔ ناظرین۔ میری التماس یہ ہے کہ ایک وقت آپ تمام قصاید کا بغور مطالعہ فرماوین اور میرے کلام نثر کو کلامِ نظم سے وزن کرلین تو انشاء اللہ تعالیٰ ہموزن پاوین گے جن صاحبون کا عقیدہ میری عبارت کی تصدیق ندے وے بچشم خود اس حالت کو حضور کی قربت مین جاکر حرف بحرف دیکہہ لین۔ واللہ جو صحیح معاملہ تہا وہ مین نے مبالغہ سے پاک رکہکر تحریر کیا ہے بلکہ حضور کی حالت میری تحریر سے بدرجہا بڑہی ہوئی دیکہین گے۔ بقول۔ عیان راچہ بیان۔

مصرع۔ حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را۔ چشم بینائی و عدل نوشیروان پر منحصر ہے۔ میرا کام فقط کہنا تہا۔ مانئے یا نہ مانئیے۔ وما علینا الا البلاغ۔ اشعار

ای قاصد کام تیرا لیکے پہونچانا ہی رقعہ کو	غرض کیا ہی تجہے تصدیق سی مضمونکی کہدی
جسی ہو غرض وہ جاکر دلالت پیش کردیوی	مگر قاصد نی قطبی خطرسانی کردیا پوری

صاحبو۔ مین نے حضور مین جو حالتِ ریاضت دیکھی ہے اسکے معائنہ سی میرے قلب و روح نے مجھ کو اس بات کی تعلیم دی کہ حضور بابا جان حضرت تاج الدین صاحب ادام اللہ اجلالہ، بدرجہا ملائکہ سے باب ریاضت مین بیشتر قدم رکھے ہوئے ہین کیونکہ ملائکہ خواہشات نفسانی و لذات شیطانی سے مبرّہ و منزہ ہین اور اُنکے پاس منزل عبادت و ریاضت طے کرنا کوئی امر محال نہین ہے مگر انسان ضعیف البنیان باوجود ہر روک و ہر قسم کی خواہش سے ملبوث ہونے کے مراحل و منازل شریعت۔ طریقت حقیقت و معرفت طے کرتا ہے اور مقامِ قربِ الٰہی مین باریاب ہوتا ہے اور شرف ملائکہ پر لیجاتا ہے اِس لحاظ سے بزرگان دین کی ریاضت و عبادت ملائکہ سے بیش قیمت قرار دی گئی ہے۔

الحاصل جو درویش بزرگوار ہین اُنکے لئے حضورِ پُرنور کی ذات ستودہ صفات آئینہ عرفان و سبق علمِ تصوف و درویشی ہین۔

کمترین نے چند حالات حضور خواجہ خواجگان و برادر درویشان حضرت خواجہ اویس رضہ قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سوانح عمری حضور سردار عاشقان و سالار واصلان حضرت مولانا شیخ منصور صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیکھے ہین۔ یہ بزرگوار عشق کی منزل مین پورے و یکتائے روزگار گذرے ہین اور اپنے عصر مین ثانی نہین رکھتے تھے اُن بزرگوارون کے جو خرقۂ عادات و حالات جذب

پڑہے ہین اور روش طرز حرکات سکنات بہ منزلِ عشق مطالعہ کئے ہین اُن ہی کے جنس کا حضور بابا تاج الدین صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز مین جزبا یا ہے۔ اِس باب ریاضت مین چند اوراق تو کجا مگر کتابین بہی رقم کیجا دین تو پوری کیفیت درج کرنے سے خامہ عاجز ہے واندراج مضمون بعید ہے۔ لہذا مختصر احوال کے بعد اختتام کو سلام کرکے دوسری طرف روانہ ہوتا ہون اِس قلیل مضمون سے ذی علم واہل بصیرت بہت مطلب کا انکشاف کرسکتے ہین۔ بقول۔ العاقل فی اشارۃ قطعہ فارسی

عاقل اندر یک اشارہ فہم مطلب میکند	جاہل اندر رازہا محرم و دانا کے شود
تا بتو داری ای قطبی تا لکے در این بیان	این معمّا شرح کردن عقل انسان را خورد

جنابہ امان صاحبہ کا حضور عالی کی قدمبوسی سے مشرف ہونے کے چند روز پہلے ہی سے نفس کشی کا درس روز بروز ترقی پر جاری تہا اور ریاضت کا پلہ بہاری ہو رہا تہا۔ آپ دو سال تک بڑے بڑے کوہِ غم وستم ہر سمت سے سرِ تسلیم پر جہیلتی رہین بعد حضور عالی نے آپ کو تنہائی مین جنگل خوفناک مین قیام کرنے کا حکم دیا تب آپ اُس آقا کے حکم کی تعمیل مین سرمو گریز نہ کرکے اُسی دم اُس مقام مین ساکن ہوگئین۔ ایک جہاڑی جو درندون کے رہنے کی جگہہ تہی وہان مقیم ہوگئین اور زمین پر سربسجود ہوکر قریب ایک ہفتہ کے بے خورد خواب پڑی رہین۔ اُن کو بجز حضور کے کسی نے بہی دیکہا نہ تہا

اور نہ ایک ہفتہ کے اندر کسی سے بہی ملاقات ہوئی تہی حالانکہ ہر چند لوگون نے
انکی تالاشش کی مگر گمان ہوا کہ کہین چلی گئین یا کسی درندہ نے کام تمام کردیا
اس حالتِ خوفناک و دردانگیز مین آپ نے ایک ہفتہ طے کیا تہا کہ حضور
صاحب رحمت نے ترحم فرماکر ایک اجنبی شخص جسکا نام لچھمن واکوڑیا تہا
اُس کو اُسکا نام لیکر آواز دی اور فرمایا کہ مائیصاحبہ تیرے کہیت کی طرف کے
جنگل مین ہین تو اُن کو کہانا لیجاکر کہلادے اور خدمت کیا کر اللہ تعالیٰ تجہکو
اجر دے گا۔ معاً اِس فرمان کے وہ شخص گہر گیا اور طعام پکواکر اپنے کہیت
کی سمت مین امآن صاحبہ کی تلاش کرنا شروع کی۔ وہ خود مجہ سے بیان
کرتا تہا کہ مین نے بہت دیر کے بعد امآن صاحبہ کو ایک خوفناک جہڑی مین
چادر اوڑہکر لیٹے ہوئے پایا۔ آواز دی تو نہ بولین جسوقت یہ کہا کہ بابا صاحب
نے آپ کے لئے کہانا روانہ فرمایا ہے تب ایکدم چادر نکالکر میری طرف
امآن صاحبہ نے دیکہا اور اوٹھکر بیٹہہ گئین۔ اور بڑی تعظیم سے کہانا قبول فرمایا
مین نے اُسوقت اُنکی حالت دیکہی اور اِس قدر زیادہ نقاہت اُن کے
جسم مین سرایت کرگئی تہی کہ جسکا حد و حساب نہین فقط روح برائے نام
اُن کے جسم مین تہی۔ آنکہین بہت گہری ہوگئی تہین۔ خیر مین نے کہانا دیا
اُنہون نے بمشکل تہوڑا تناول فرمایا اور پانی طلب کیا مین نے ایک چشمہ کا
پانی لاکر دیا جسکو پی لیا۔ مجہکو اُسوقت امآن صاحبہ پر نہایت ترس آیا اور رو دیا

اور عرض کی کہ مین آپ کے لئے قریب مین ایک آم کا درخت ہے اُس کے
نیچے صاف جگہہ تیار کر دیتا ہون آپ وہان قیام فرمایئے یہ مقام بہت خوفناک
ہے نہایت منت وسماجت کرنے کے بعد آپ نے بمشکل تمام قبول فرمایا
وہان سے وہ درخت تہوڑے فاصلہ پر تہا مگر دہشت ناک جگہہ سے متصل تہا
ادہر امان صاحبہ ایک ہفتہ بے آب وخورش تہین اُتنے ہی عرصہ تک
حضور نے اکل وشرب مطلق چہوڑ دیا تہا لوگ حیران وسرگردان تہے کہ
حضور کیون نہین کہاتے ہین جب امان صاحبہ کو حضور نے کہانا روانہ کیا تب
آپ نے قدرے کہانا شروع کیا امان صاحبہ کو حضور نے اُس مقام لق و
دق جنگل مین قریب ایک سال کے رکہا اور اُن سے ریاضت کی منزل طے
کرائی اور امان صاحبہ فرماتی ہین کہ میری برسون کی ریاضت کو حضور نے ازراہ
شفقت دنون مین طے کرایا کیونکر کہ مین عورت ذات اور ضعیف الجسہ تہی اِس
لئے حضور نے میرے حال پر خاص توجہ رحمت رکہی اور بہت سا حصہ میری
ریاضت کا اپنے ذمہ لیکر اور آپ نے میرے لئے ریاضت کر کے اُس کو
طے کرادیا اور مجہکو وہان سے اُٹھنے کا حکم دیدیا۔ اور مجہہ پر باب ولایت کہولدیا۔
علاوہ اپنی قربت مین رہنے کے لئے مجہکو ارشاد فرمایا۔ اُس زمانہ سے امان صاحبہ
حضور ہی کے خانقاہ مین تشریف رکہتی ہین اور حضور ولایت مآب اسقدر
امان صاحبہ پر ہمیشہ اپنے افضال واکرام مبذول فرمایا کرتے ہین کہ جس کا

حدو حساب نہین اور اُن کے مراتب کو دن بدن ترقی پہونچ رہے ہین۔ مینے بارہا دیکھا ہے کہ کوئی درویش و بزرگ آپ کی خدمت شریف مین براے دیدا فیض آثار حاضر ہوئے اور امان صاحبہ سے نہ ملے تو خود حضور اُن سے ہرگز نہ ملے تا وقتیکہ وہ صاحب پہلے امان صاحبہ سے نہ ملے۔ اور اُن سے ملنے کا حکم حضور تنبیہ کے ساتھ دیتے ہین۔ کسی شخص کے کہنے کو حضور منظور نہین فرماتے مگر امان صاحبہ کے معروضہ کو بہر حال کسی حالت مین ہون قبول فرماتے ہین۔ حضور کی آپ کے حال پر اِس قدر غایت محبت ہے کہ حضور فیض گنجور اپنی والدۂ مکرمہ حضرت گھوڑن بی عرف مریم بی صاحبہ کے نام سے امان صاحبہ کو آواز دیا کرتے ہین اور بارہا مین نے خود دیکھا ہے کہ ظاہرا حضور نے فرمایا کہ وہ تو میری مان ہے۔ الحاصل حضور کی انتہا درجہ کی شفقت امان صاحبہ کے حال پر وارد ہے۔ زمانۂ ریاضت مین حضور نے امان صاحبہ کا نام بھائی عبدالرحیم رکھا تھا۔ اب بھی گاہے گاہے اُس نام سے آواز دیا کرتے ہین۔ حاصل مطلب امان صاحبہ موصوفہ حضور عالی کے قدم بقدم قطع منازل مین مصروف و مشغول ہین۔ اللہ تعالیٰ اُن بزرگون پر زیادہ بزیادہ رحمت نازل فرماوے آمین ثم آمین یارب العالمین

اشتغال بیاد الٰہی و افتعال ذکر و فکر بعبادات

رب ذو الجلالی ہر دو بزرگوار

ناظرین یہ مقدمہ نہایت دقیق و سبق ادق ہے کہ احاطۂ بیان اہل زبان
سے مطلقاً بیرون ہے۔ جو کچھہ کہ کمترین نے بہ صحبتِ بابرکت آن اہلِ ولایت
کنایتاً و اشارتاً پایا ہے وہ یہ ہی ہے کہ حضورِ عالی کا کوئی دم بلکہ حصۂ دم
خالی از یادِ الہی نہین ہے۔ طریق نہایت پوشیدہ و خفی سے زیادہ خفی ہر
کہ روحِ لطیف کے ساتھ ذکر جاری رہتا ہے کہ جسکی شرح ممکن نہین۔
البتہ اربابِ حال قدرے تفہیم کرتے ہین غرضیکہ آپ یعنی حضور باباجان حضرت
شاہ تاج الدینؒ صاحب اربابِ حال قال مین سے اہل اللہ و خاصانِ
خدا مین خاص چیدہ و قربت الہی مین باتقرب پسندیدہ ہین۔ آپ کو محویت و
استغراق بذاتِ حق جل شانہ و تعشق بہ محبوب حق عزّ اسمہٗ بدرجہ کمال حاصل
ہے۔ مین نے دیکھا ہے کہ دن بھر مین صدہا بار آپ مشاہدہ و مراقبہ مین مشغول
رہتے ہین۔ الحاصل آپ کی ذات اقدس بہ بزم عرفان اکمل الکملا و افضل
الفضلا ہے اتنا ہی تحریر کرکے اکتفا کرتا ہون۔

جنابہ امان صاحبہ بھی اُسی دم میدان عرفان کی ہوا سے نشو و نما پائے ہین
جسمین حضور جلوہ افروز ہین اور اُسی طریقِ ذکر و فکر کے عامل ہین جو بطریق حضور

مناسبت کلّی رکھتا ہے۔

بابِ کشف و کرامات ہر دو بزرگواران والاشان

کنارہ پر تو اُس دریائے بے پایان کی پہونچا ہیَ
تیراکب جو حلہ قطبی کہ پیراکی کرے اِسمین
کہ جسمین یک جہان حیرتکا غوطہ کہا کی ڈوبا ہیَ
تو کر دی پیش تحفہ عذر کا جو کچہہ کہ لایا ہے

صاحبو و محبو۔ یہ آخری باب ہے اِس کے آخری دروازہ تک اگر برق بنکر بہی مین دیکہنا چاہون تو میری کیا بلکہ ذات بشری کے قبضۂ اقتدار سے بعید ہے تاہم تہوڑی منزل تک جاکر مرکب قلم کو جو اِس میدان مین جولانی سے لنگ کہا رہا ہے پس پا کرون اور قدرے سیر کر کے سامعین و ناظرین کو خاتمے کے لذت سے محظوظ کرون۔ اولاً تو امر مشکل ہے کہ مین ہر وقت و ہر ساعت حضور عالی کے ہمراہ رکاب کیونکر رہ سکتا ہون جن ساعات مین بے شمار کرامتین ظہور مین آئی ہون گی۔ اِس لئے اُنکا ذکر کرنے سے مین عاجز ہون۔ دوسرے حضور عالی کی آئندہ ظہور مین آنے والی کرامتین بہی آجکل روز کیونکر تسطیر ہو سکتی ہین اسلئے یہ باب مطلقاً نا مکمل رہنا چاہتا ہے جو وقتاً فوقتاً آئندہ تتمون کے ساتھ شائع ہوتا رہے گا اور عزیز ناظرین اُن تتمون کو باسلسلہ اِس باب کے اخیر مضمون کے بعد چسپان کرتے رہین گے۔

کرامات

ناظرین۔ مین نے چند کرامتین ایسی بھی درج کی ہین جنکے وقوع مین آنے کیلئے ایک عرصہ گذرا اور عرصہٗ بعید کے قبل مین نے سنی تھین مگر جن جن لوگون سے سنی تھین اُن کے نام فراموش کرگیا معتبر شخصون سے سنی گئی تھین مگر اُن کے نام درج مقام نہ کرسکا جن کے نام یاد ہین وے درج کئے ہین۔ اگر فروعاتِ مضمون مین کوئی فرق ملے تو مطلب و اصلیت مین کوئی فرق نہین آسکتا ہے اس اصول کو مدِ نظر رکھکر نکتہ چینی نہ فرماوین۔ کیونکہ ایک معاملہ کئی اشخاص ایک ہی وقت مین اپنی خاص نظرون سے دیکھتے ہین مگر بوقت شہادت مختلف عبارتون و پیرایون مین بیان کیا کرتے ہین یہ قاعدہ کلیہ ہے مگر اہلِ انصاف مدعا ربیان کو دیکھتے ہین اور مقدمہ کا تصفیہ کرتی ہین

پہلی کرامت جسوقت حضور عالی کاٹھی مین پاگل خانہ جانے کے لئے پیشتر عرصہ چار سال تک تشریف فرما تھے اُس مدت کے اخیر مین ایک روز کا واقعہ ہے اور یہ پہلا کرشمہ ولایت ہے کہ ایک شب کو آپ ایک زرگر کے مکان مین داخل ہوئے اور اُس سے آپ نے ارشاد کیا کہ فوراً سامان سے مکان کو خالی کرا اور نکل جا۔ تب اُس شخص نے سوچا کہ یہ بزرگ معلوم ہوتے

ہین اور نہ معلوم اگر مین نے انکے حکم کی تعمیل نہ کی تو شاید کوئی آفت مجھ پر وارد ہوگی۔ اِس خیال سے اُس نے سامان نکال لیا اور مکان کے لوگون کو باہر کردیا تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ اُس مکان کو آگ لگ گئی اور مکان جلگیا۔

دوسری کرامت

اِس واقعہ کے بعد ایک روز آپ کامٹھی مین حضرت سید صاحب کے مزار کے قریب ٹہل رہے تھے کہ ایک، مارواڑی پر کسی نے نالش کی تھی اُس کی پیروی کے لئے کچہری جارہا تھا اور پریشان حال تھا۔ آپ اُس کو دیکھکر قہقہہ مار کر ہنسے اور فرمایا کہ نالش تو خارج ہوگئی۔ اُس کو یہ خیال ہوا کہ کچہری جاکر دیکھنا چاہیئے جاکر دیکھا تو فی الواقعی نالش خارج ہوگئی وہ مارواڑی صدق دل سے شیرنی لے کر پیش نظر کرنے کی غرض سے حضوری مین حاضر ہوا۔ حضور موصوف نے حکم دیا کہ ہمکو کیا دیتا ہے بچون کو تقسیم کردے اُس نے فی الفور حسب الحکم تقسیم کردی

تیسری کرامت

ایک روز حضور ایک شخص کے دروازہ پر جاکر سائل ہوئے کہ کھانا دے۔ مکین نے جواب دیا کہ کھانا نہین ہے حضور نے فرمایا کہ کیا بہانہ کرتا ہے ارے کھانا تو صندوق مین رکھا ہے۔ لاکر دے۔ اُس شخص نے جاکر صندوق مین دیکھا تو دراصل کھانا وہان موجود تھا۔ بس او سیدم کھانا لاکر حضور کو دیا۔

اِس قسم سے کئی واقعات کرامات کامٹھی مین اظہار مین آئے بعد وہان

سے جب آپ پاگل خانہ تشریف آور ہوئے وہان بہی بہت سے واقعات
ظہور مین آتے رہے جنکا ذکر مندرجہ ذیل ہے۔

چوتھی کرامت ایک روز ایک پاگل، پاگل خانہ سے از خود جب باہر کام پر
ہمراہ دیگر پاگلون کے گیا تب برقنداز کی نگاہ سے چُھپکر فرار ہوگیا اور اپنی سکونت
کے مقام کی طرف روانہ ہوگیا۔ پاگل خانہ مین بوقت گنتی شام کو نظر نہ آیا تب
تلاش کی گئی نہ ملا۔ ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب مرحوم بہت پریشان ہوئے
اور ملازمون پر خفا ہو رہے تہے اِس اثنا ءمین حضور موصوف از خود تشریف لاکر
فرمانے لگے کہ کیون گہبراتے ہو وہ خود کل چلا آوے گا۔ خیر دوسرے دن وہی
پاگل از خود آن کر پہاٹک پر موجود ہوگیا۔ چپراسی و ملازمان پاگل خانہ نے اُس
کو دیکھکر اندر لے لیا اور ڈاکٹر صاحب کو خبر دی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے آنکر
دیکھا تو وہی پاگل ہے اُس سے دریافت کیا کہ تو کہان گیا تہا اُس نے اپنی
زبان مین جواب دیا کہ مین اپنے گاؤن کو گیا تہا پہر سوال کیا گیا تو کہان گیا تہا
اُس نے وہی جواب دیا پہر دریافت کیا گیا کہ تو آیا کیسے اُس نے جواب
دیا کہ تاج الدین بہائی مجہکو جنگل مین ملے اور مجہکو دو طمانچے مار کر کہا کہ چل
پاگل خانہ کہان جاتا ہے اور مجہکو کہینچکر لائے اسلیئے مین آگیا۔

پانچوین کرامت ایک وقت جناب ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب مرحوم نے بمبئی
کی تقریب مین جانے کا قصد کیا اور اجازت طلبی کی غرض سے باباجان حضو

تاج الدینؒ صاحب قدس سرہٗ کی خدمت مین حاضر ہوئے تب آپ نے
فرمایا کہ مت جاؤ راستہ تمہارے لئے خوفناک ہے جب زیادہ اصرار کیا گیا تو
آپ نے جھاڑ کی پتی توڑ کر دی اور فرمایا کہ اسکو ساتھ رکھکر جاؤ تب ڈاکٹر صاحب
مرحوم بمبئی گئے۔ اثنار راہ مین بمقام بھوساول ایسا خطرناک واقعہ پیش ہوا
کہ جس سے بجز الطاف انفاس حضور الموسوم بہ افضال الٰہی دوسرا کوئی
ذریعہ جانبری کے لئے نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب کسی ضرورت کی وجہ سے اسٹیشن
بھوساول پر اتر گئے اور لائن کے اوپر سے جا رہے تھے کہ یک بیک انجن
گاڑی کا آپ کے قریب آن پہونچا اور آپ اس کی دہشت سے زمین پر
متصل لائن گر گئے۔ انجن کھڑا ہو گیا حالانکہ انجن پوری رفتار پر تھا۔ بعد ملازمین
ریل اُتر کر ڈاکٹر صاحب کو لائن سے اوٹھالیا اور کہا کہ انجن بغیر روکے کیسے
رُک گیا۔ کیا آپ عامل ہین۔ ڈاکٹر صاحب نے حضور کی ممانعت روانگی کا
اور درخت کے پتہ کا تذکرہ ان لوگون سے کہہ سُنایا۔ وے لوگ حضور کے
صدق دل سے معتقد ہو گئے اور عیسائی و گبر وغیرہ تمام زیارت کے لئے پاگلخانہ
آئے۔

چھٹی کرامت ایک روز پاگل خانہ مین ماہواری حکامون کی کمیٹی منعقد ہوئی
تھی اسوقت سول سرجن صاحب کے بازو مین ایک خالی کرسی (چوکی)
رکھی ہوئی تھی اس کو حضور نے دیکھکر ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب کو فرمایا کہ

تم کیون کھڑے ہو اس پر بیٹھہ جاؤ تم بہی وہان بیٹھہ سکتے ہو۔ اسطرح آپ نے مکرر سکرر فرمایا۔ جب جلسہ برخاست ہوا تب ڈپٹی سرجن جنرل صاحب بہادر نے ڈاکٹر صاحب کو قریب بلاکر از خود کہا کہ ہم تمکو اسسٹنٹ سرجن مقرر کرنا چاہتے ہین ناظرین۔ سول سرجن صاحب کے بازو کی نشست گویا اُس عہدہ کی نیابت سے مراد ہے آپ نے اُسی لیئے وہان بیٹہنے کا بار بار بہ تکرار ارشاد کیا تھا۔

ساتوین کرامت ایک روز ایک شخص جس کی لڑکی نہایت بیمار بلکہ قریب مرگ تہی اُس کو متعلقین کے سپرد کرکے حضور کی خدمت مین حاضر ہوا اور دعاء شفا کی خواستگاری کی۔ حضور نے بعد سماعت گذارش سکوت فرمایا اور تہوڑے عرصہ تک آنکہین بند کرکے استغراق فرمایا بعد آنکہین کہولین اور ہنسکر فرمایا کہ جا بابا لڑکی تو اچھی ہوگئی وہ شخص نہایت خوش ہوا اور اضطرابی سے گھر گیا دیکہا تو بچی اچھی ہے بلکہ کچہہ کہانا کہا رہی ہے مکان کے لوگون سے دریافت کیا کہ بچی کی حالت صحتیاب یک بیک کیونکر ہوئی۔ مکان والون نے کہا کہ کچہہ عرصہ ہوا کہ ایک سائل دروازہ پر آکر موجود ہوئے اور سوال کیا۔ اُن کو جب خیرات دیگئی اُنہون نے ہماری غمزدہ حالت دیکہکر ہم سے از خود استفسار فرمایا کہ تمہارے گھر کیا صدمہ ہے ہمنے کہا کہ صاحب کیا کہین ہماری بچی کوئی دم مین رحلت کرنا چاہتی ہے اُنہون نے کہا چلو ہم دیکہین گے۔ بعد ہم نے اُن کو دکہلایا وہ تہوڑے عرصہ تک بیمار کے قریب کہڑے رہے اور بعد فرمایا کہ اچھی ہو جاویگی

غم نہ کرو اور یہ کہکر چلے گئے۔ اُنکے جانے کے بعد تھوڑے عرصہ مین بچی ہوش مین آئی اور کھانا طلب کیا۔ ہم کھانا کھلا رہے ہین۔

آٹھوین کرامت اسی طرح میرے ایک دوست محمد اسحاق کچھی کاٹول بتلاتے ہین کہ کوئی کچھی جسکا باپ بمبئی مین بیمار تھا حضور کے پاس براے طلب دعاء خیر گیا۔ حضور نے قہقہہ مارکر ہنس دیا۔ اور فرمایا کہ تیرے باپ تو اچھا ہے وہ خوش ہوگیا۔ اور اُسی دم بمبئی تار دیکر طالب خبر ہوا کہ اس دم والد کی طبیعت کیسی ہے جواب آیا کہ اچھی ہے کوئی فکر نہ کرو۔

نوین کرامت اب مجھہ پر جو واقعات گذرے ہین وے سُنئے۔ ایک وقت مین ایک شخص سے ملنا چاہتا تھا تب مین نے دلمین نیت کی کہ اگر حضور اُس سے ملاقات کروادین تو بہتر ہوگا کہ اس خیال سے مین پاگل خانہ گیا اور حضور کی حاضری مین مصروف رہا وہان میرے عنایت فرما جناب منشی عبدالہدیٰ صاحب منصف بھی حضور کیخدمت مین مشغول تھے بعد قریب ظہر کے عبدالہدیٰ صاحب کو حضور نے مکان جانے کا حکم دیا۔ عبدالہدیٰ صاحب کی صاحبزادی نہایت علیل تھی کہ جس کی زندگی کی اُمید مفقود دیکھکر حضور کے پاس واسطے حصول دعاء شفا منصف صاحب موصوف آئے ہوئے تھے حضور نے فرمایا کہ جا لڑکی تو اچھی ہوگئی اور کچھہ بطور تعویذ مرحمت بھی فرمایا۔ عبدالہدیٰ صاحب مکان پر واپس گئے اور دیکھا کہ بچی کی اچھی حالت ہے بعد بچی صحتیاب

ہو گئی۔ خیر بعد مجہہ کو حضور روکتے رہے اور مکان جانیکا حکم نہ دیا۔ قریب عصر مجھکو آپ نے چند مکانات کی آڑ مین جو شفاخانہ سے فاصلہ پر تہے لے گئے اور مجھکو حضور نے حکم دیا کہ پیر داب تہوڑے عرصہ کے بعد آپ از خود اُٹھکر بیٹھہ گے اور آپ نے فرمایا کہ وہ آیا ہے تو جا۔ مین اُسوقت اپنے مطلب سے غافل تہا اِسوجہ سے مین نہین سمجہا بعد آپ پہر لیٹ گئے تہوڑا عرصہ نہین گذرا تہا کہ آپ اُٹھ بیٹھے اور آپ نے فرمایا کہ جا میان کیا بیٹھا ہے وہ تو آگیا تب مین چونکا اور خیال کیا کہ اب حکم قطعی بہ تنبیہ ہے اسکی تعمیل ضرور کرنا چاہیئے گو بابا صاحب نے کوئی خاص سمت نہین بتلائی تہی مگر قیاساً شفاخانہ کی طرف جانے کا قصد کیا اور جاکر دیکہا کہ وہ شخص وہان موجود ہے۔ اُس نے مجہہ سے دریافت کیا کہ تم یہان کیسے آئے مین نے بیان کیا کہ مین بابا صاحب کی قدمبوسی کے لئے آیا ہون تب اُس نے بہی اپنا قدمبوسی کا اشتیاق ظاہر کیا اور میرے ہمراہ ہوکر بابا صاحب کی قدمبوسی کا شرف نیاز حاصل کیا۔

دسوین کرامت ایک روز مین نے کامٹہی سے قصد کیا کہ مین پاگل خانہ مین جاکر حضور سے اپنے فرزند فخر الدین جو عرصہ چار ماہ سے سخت علیل تہا اُس کے حصولِ شفا کے لئے دعا کا مستدعی ہو جاؤن اِس ارادہ سے مکان سے روانہ ہوا اور پاگل خانہ قریب بارہ بجے داخل ہوا حضور عالی سے نیاز حاصل ہوتے ہی آپ نے فرمایا کہ کس لئے دعا کرین وہ تو دنیا سے رحلت کر گیا

اور وے الفاظ حضور کی زبان فیض ترجمان سے نکل آئے جو گذشتہ شب کو میرے دلمین پیدا ہوے تھے مین بہ حیرت انگشت بدندان ہوگیا کہ یہ الفاظ مین نے دل مین رکھے تھے وے حضور نے یک بیک کہدیئے بعد حضور نے مجھکو تلقین صبر فرمایا۔ مین وہان سے جب لوٹا راستہ مین ایک شخص کو پایا جو مجھکو خبر دینے کے لئے آرہا تھا اُس نے بچہ کی گیارہ بجے انتقال پانے کی خبر سُنائی مین نے مکان جاکر میت کی تجہیز و تکفین کی۔

گیارہوین کرامت

منشی اصغر علیصاحب ناگپوری جو سوئنگ مشین کمپنی کے ملازم ہین وہ بیان کرتے تھے کہ مین نے جناب دیدار بخش صاحب جو محکمہ پوسٹ آفس ناگپور مین پوسٹ ماسٹر تھے اُن کی زبانی سُنا ہے کہ بابو رام سنگھ کوئی سرکاری ملازم تھے اُنپر کوئی جُرم سرکاری عاید ہوا اور مقدمہ کیا گیا۔ جب ملزم مذکور ہر علاج و تدبیر سے مایوس ہوا۔ تب حضور کی خدمت فیض درجت مین جاکر عرض کیا اور بہت گریہ وزاری کرنا شروع کی۔ آپ نے فرمایا کہ چلا جا کیا ہوتا ہے بری ہوجاویگا اِن کلمات کے سُنتے ہی وہ شخص خوش ہوکر اپنے مقام پر واپس چلا گیا۔ بعد بتاریخ مقررہ عدالت مین حاضر ہوا۔ اس کی طلبی ہوئی روبرو حاضر ہوا۔ فریق مخالف کی طرف سے پیروکار بھی حاضر ہوا۔ تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ ایک اجنبی بیرسٹر عدالت مین آئے اور عدالت سے ظاہر کیا کہ مین بیرسٹر ہون اور فلان شہر مین رہتا ہون دور و دراز کے شہر کا نام آپ نے بتلایا اور

کہاکہ رام سنگھ کی جانب سے مقدمہ کی پیروی کرونگا۔ بعد کارروائی شروع ہوئی بوقت بحث کسی دفعہ قانون پر اعتراض بیرسٹر صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا جس کو حل کرنے مین یا جس کی تردید مین عدالت ومخالف فریق عاجز ہوگئے اور معذرت کرکے بیرسٹر صاحب کی بحث واعتراض معقول گردانے۔ جب مخالف فریق کی بحث مہمل و ماضی کردی گئی تب بیرسٹر صاحب نے عدالت سے اس امر کو پیش کیا کہ کارروائی گذشتہ تمام بے ضابطہ تھی اور روئداد مقدمہ سے ملزم مطلق بری ہے لہذا آج ہی ملزم کیون نہ بری کیا جاوے۔ عدالت نے قبول کیا اور ملزم کی بریت اسیوقت سنادی گئی اور مقدمہ خارج کیا گیا بعد بیرسٹر صاحب عدالت سے روانہ ہوئے اُنکے پیچھے رام سنگھہ بھی آہستہ آہستہ چلا۔ تھوڑے فاصلہ کے بعد رام سنگھہ نے بیرسٹر صاحب کے روبرو آنکر عرض کی کہ حضور میرے مقدمہ مین بجز میری طلبی کے کیونکر تشریف لائے میرے قیاس مین یہ نکتہ نہین آتا ہے۔ بیرسٹر صاحب نے فرمایا کہ تجھے کیا ضرورت ہے۔ آم کہاتا ہے یا اُس کے پیڑ گنتا ہے۔ جس سے تو نے مقدمہ مین استمداد طلب کی ہوگی اُسی نے مجھکو پیروی کے لئے بھیجا ہے۔ تو اپنے گھر جا ہم اپنے گھر جاتے ہین یہ کہکر روانہ ہوگئے۔

بارہوین کرامت | منشی اصغر علیصاحب سے یہ بھی کیفیت معلوم ہوئی کہ کوئی پولس ہیڈ کانسٹبل حضور کا نہایت معتقد تھا اور اکثر اوقات حضور کے پاس ویدا

کیلئے جایا کرتا تہا۔ ایک وقت اُسکے افسر نے اُسکو اِس باب مین تنگ کیا اور
کہا کہ اب کی بار ضرور ہم تمہارا رپورٹ کرینگے بہلا دیکہین تاج الدینؒ صاحب کیسے
تمہین بچاتے ہین۔ اُس نے جوابدیا کہ مین توضرور جاؤن گا آپ بخوشی رپورٹ
کرین۔ بعدہ وہ حضور کے پاس گیا۔ اِسکے جاتے ہی یک بیک حضور نے فرمایا
کہ بیشک تاج الدین بچالین گے۔ فکر نکر بابا۔ کیا ہوتا ہے ابتو ترقی ملے گی یہ
جملے جب اُس شخص نے سُنے اور اُسکی طبیعت زیادہ خوش ہوگئی۔ شان ایزدی
واپسی جب اپنے مقام ملازمت پر پہونچا خبر پائی کہ افسر کا تبادلہ ہوگیا اور یہی
شخص قایم مقام اُس عہدہ پر رکہا گیا اور وہین متعین ہوا۔

تیرہوین کرامت۔ میرے رفیقون مین سے ایک معتمد و متقی رفیق بنام عبدالرحمٰن
ساکن اُمرتڑ ذکر کرتے تہے کہ ایک بزرگ شخص بیت اللہ شریف کو حج کے لئے
گئے تب اُنہون نے حضور کو جبل عرفات پر دیکہا اور از روئے فراست معلوم
کرلیا کہ یہ صاحب کوئی بسا بزرگ ہین بعد ملاقات اُنہون نے بابا صاحب
کا نام و مقام سکونت دریافت کیا حضور نے فرمایا کہ مین ناگپور کے پاگل جہوپڑی
مین رہتا ہون اور نام تاج الدینؒ ہے اتنا فرما کر آپ وہان سے چلدئے اور پہر
اُن کو نہ ملے۔ وہ صاحب جب حرمین شریفین کی زیارت سے فارغ ہوئے
اور اپنے وطن ہندوستان کی مراجعت کا قصد کیا تب اونہون نے دلمین مصمم
ارادہ کیا کہ پہلے ناگپور جاکر جو بزرگ جبل عرفات پر ملے تہے اُنکا دیدار حاصل کرکے

بعد وطن جاؤن گا۔ اِس خیال سے ناگپور آئے اور پاگل جھوپڑی کی اُنھون نے
تالاش کی لوگون نے کہا کہ پاگل جھوپڑی تو نہین ہے البتہ پاگل خانہ ہے
اور وہان وہ بزرگ جن کی تم تفحص کر رہے ہو ہین۔ اسطرح بعد دریافت پتہ
پاگل خانہ آئے حضور نے قبل ایک گھنٹہ کے اِن صاحب کے آمد کی خبر پاگلخانہ
کے موجود لوگون کو دیدی تھی خیر یہ صاحب پہونچے تب حضور نہایت شفقت و
تپاک سے اِن سے ملے اور بہت عرصہ تک مابین تعلق ملاقات و سلسلۂ
گفتگو جاری رہا اِن صاحب کو اثنائے گفتگو مین یک بیک دلی اشتیاق اِس امر
کا پیدا ہوا کہ بزرگ تو بیشک صاحب منزل ہین مگر انکا ظاہرہ کوئی حصہ کشف و
کرامات کا دیکھنا چاہیئے۔ معاً اس خیال کے حضور تھوڑے فاصلہ پر ایستادہ
تھے فوراً قریب آنکر اپنے ابہام (انگوٹھا) وانگشت شہادت کو اِن صاحب
کی دونون آنکھون پر رکھکر حضور نے ارشاد کیا کہ کیا بابا یہی جبل عرفات ہے
جہان این حج کو گئے تھے اِس کلام معجز نظام کے سُنتے ہی یہ صاحب بند آنکھون
کی حالت مین دیکھ رہے ہین کہ وہ جبل عرفات پر کھڑے ہین اور وہی وقت
وہی رونق و وہی مجمعہ ہے یہ دیکھکر اونھون نے کہا کہ بیشک یہی جبل عرفات ہے
یہ تو آپ نے دکھلا دیا مگر مقام رب العالمین تو دکھلائیے تب آپ نے اپنا ہاتھ
اُن کی آنکھون کے اوپر سے ہٹالیا اور فرمایا کہ بابا اتنی دور کون جاوے۔

چودھوین کرامت ایک میرے معزز و معتبر عنایت فرما جناب مرتضیٰ صاحب ساکن

ناگپور نواب پورہ مجہہ سے بیان کرتے تھے کہ ایک روز حضور پلاؤ تناول فرما
رہے تہے اور کسی قدر سیر ہوکر کہایا تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ
اچھی چیز بزرگان دین اکثر نہین کہاتے ہین اور کہاتے ہین تو زیادہ نہین کہاتی
بہت کم کہایا کرتے ہین اسوقت خلاف عادت یہ امر کیون وقوع مین آرہا
ہے بس اتنا خیال میرے دل مین گذرنا تھا کہ آپ نے ایک دم کہانے
سے ہاتھ کو روک لیا اور وہان پتھر کی گٹیان لیکر آپ نے چبانا شروع کیا
اور اس قدر کہائی کہ جیسا کوئی مٹھائی کا پیڑا نرم ہوتا ہے اس قدر گٹیان مُنہ
مین نظر آتی تہین اور حضور نے ایک دم مین چند گٹیان کہالین یہ حادثہ دیکھکر
مجھکو رقت ہوئی اور مین نے اپنے خیال سے توبہ کی اور معافی چاہی تب حضور
اُس فعل سے باز آئے الحاصل اولیا اللہ کی شان سے کوئی بات بعید نہین
ہے غیر ممکن ممکن ہوجاتا ہے حالانکہ پتھر کے اندر قدرتی مادہ اسقدر کرختگی وسختی
کا ہے کہ انسان اُس کے ایک ذرہ کو بہی مطلق چبا نہین سکتا ہے مگر آپنے
آسانی سے چبالیا۔

پندرہوین کرامت ایک روز ایک شخص کو آپ نے دیکھا اور فرمایا کہ کیا کہڑا
ہے تیری عورت فوت ہوگئی وہ شخص مکان لوٹا دیکھا کہ مکان پر تار پہونچا
جسمین منکوحہ کی رحلت کی خبر درج تہی۔

سولہوین کرامت ایک شخص مجہہ سے بیان کرتے تہے کہ ایک وقت حضور

سے پانی کی بارش کے لئے طلب دعا کی گئی۔ حضور نے بڑی دیر کے بعد ایک اینٹ کا ٹکڑا دانت مین دابکر آسمان کی طرف نظر کی کہ تھوڑے عرصہ مین ابر آسمان پر محیط ہوگیا اور خوب پانی برسا۔

سترہوین کرامت ایک دوسرے شخص میرے دوستون مین سے بنام ناراین راؤ صاحب گرگر کہ بہت بڑے متمول وراست گو ہین وہ مجھہ سے کہتے تھے کہ مین تنہائی مین ایک روز بابا صاحب کے پلا دیکھا کہ آپ تنہا بیٹھے ہوئے ہین اور ایک زبردست ناگ سانپ آپکے گلے مین لپٹا ہوا ہے مین بوجہ کثرت خوف وہان سے بھاگا اور ڈاکٹر صاحب عبدالمجید خانصاحب مرحوم کو خبر دی۔ وہ اور مین ملکر آئے اور دیکھا تو وہی سانپ گلے مین موجود ہے۔ ہم لوگ دہشت سے قریب نہ جاسکے جب بابا صاحب نے دیکھا کہ خوف سے قریب نہین آسکتے ہین تب آپنے اُس سانپ کو گلے سے نکال دیا اور فرمایا کہ کیون ڈرتے ہو چلے آؤ تب مین اور ڈاکٹر صاحب حضور کے قریب گئے اُسوقت اُس سانپ کی دہشت سے میرا جسم مثل بید لرزان تھا۔

اٹھارہوین کرامت یہ کرامت بھی پاگل خانہ ہی مین گذری ہے۔ ایک دوست بیان کرتے ہین کہ ایک عورت پر جنکا دخل تھا اور اُس عورت کے خاوند وخویش اقارب نے بہت سے معالجے کئے مگر افاقہ کی کوئی صورت نہ تھی۔ بدرجۂ لاچاری حضور کیخدمت فیضدرجت مین اُسکو لائے آپ نے اُس عورت کے مُنہ پر

تہوک دیا اور فرمایا کہ اس قدر فقیرون سے گستاخی کیون کرتا ہے یہ فقیرون کا دربار ہے اِس کلام کے سُنتے ہی وہ عورت بیہوش ہوکر گرگئی تہوڑے عرصہ مین ہوش مین آئی۔ اُسوقت سے ہمیشہ کے لئے جن نکل گیا۔

انیسوین کرامت

میرے روبرو بہی آپ نے ایک شخص کے آسیب کو جو مدتون سے اُس شخص پر جاگزین تہا ایک دم مین نکال دیا صرف آپنے اپنے دست مبارک سے ایک چار کی پیالی اُس کو پینے کیلئے دی اور فرمایا کہ کیون شرارت کرتا ہے اور ستاتا ہے۔ یہ کہکر ایک ملازم کو آپ نے حکم دیا کہ اسکا کان پکڑ لو اور نکال دو بس کان پکڑتے ہی جن نکل گیا۔

حضور والا جب واکی تشریف لائے تب سے وہان بہی بہت سے واقعاتِ کرامات ظہور مین آئے جو مشہور عالم ہو رہے ہین۔

بیسوین کرامت

ایک بی بی جو بہت بڑے صاحبِ حیثیت شخص کی منکوحہ تہی۔ مجہ سے بیان کرتی تہین کہ مین اجمیر شریف گئی وہان سے مجہکو بذریعہ خواب حکم ہوا کہ تاج الدین صاحب کی طرف چلی جا۔ اُن کے پاس تیرا حصہ ہے وہین سے ملیگا تب مین وہان سے حضور کیخدمت شریف مین آئی جسوقت مین بابا صاحب کے دیدار کیلئے واکی پہونچی اُسوقت حضور خانقاہ مین حاضر نہ تہے جنگل کی طرف تشریف لے گئے تہے مین پتہ دریافت کرتی ہوئی ڈیرہ سے چلی گئی کیونکہ دیدار کے لئے مجہکو نہایت اضطرابی و بیتابی

حاصل تہی لہذا مین گرمیٔ شوق مین چلی جارہی تہی کہ یک بیک حضور تنہا بڑی تیزی کے ساتھ میری طرف آتے ہوئے نظر آئے حالانکہ اُسکے قبل مین نے حضور کو نہ دیکہا تہا مگر از روئے قیاس معلوم ہوا کہ یہی صاحب ہون گے اُس وقت حضور انتہا درجہ کی حالتِ جلال مین تہے۔ جیسا مین نے آپ کو دور سے آتے ہوئے دیکہا اُسوقت آفتاب سیاہ نظر آیا اور روشنی دن مثل شام کے نظر آتی تہی۔ چرند۔ پرند۔ حیوانات۔ نباتات وغیرہ ساکت نظر آتے تہے ہوا بند تہی اور آپ جلال مین میری طرف بڑی بڑی سلین پتہر کی پہینک رہے تہے تب تو مین گہبرائی اور ڈر کر چلاکر بہاگی تب حضور دوڑ کر میرے پاس آئے اور مجہکو اپنے سینہ فیض گنجینہ سے لگاکر حضور نے فرمایا کہ امّان تو کیون ڈرتی ہی تجہکو نہین مارتا ہون تب مینے دیکہا کہ آفتاب و کل چیزین اپنی اصلی حالت پر آگئین مین ایک بہت بڑے مرض مہلک مین مبتلا تہی جس سے اُسی دن نجات حاصل ہوئی تب سے مین حضور کے یہان آیا جایا کرتی ہون اور معتقد ہوئی ہون۔

اکیسوین کرامت اسیقدر ایک شخص جو سرکاری ملازم تہا برخاست ہوگیا اور اپیلین کین مگر سودمندی نظر نہ آئی تب وہ شخص اجمیر شریف گیا اور وہان چند ایام قیام کیا بعد انقضائے مدت خواب مین حضور لامع النور خواجہ خواجگان خواجہ ہند الولی عطاء رسولؐ کی زیارت باسعادت حاصل ہوئی دیکہا کہ حضور عالی جاہ معہ چند بزرگان کے کہین تشریف لیجاتے ہین اِس شخص کو طلب فرماکر حضور نے حکم دیا کہ چلا جا تو

اپنی ملازمت پر بحال کیا گیا۔ یہ شخص صبح وہان سے روانہ ہو کر وطن کی طرف لوٹا دیکھا کہ مکان پر ایک حکم آیا ہوا تھا جسمین ملازمت پر بحالی کا مضمون درج تھا۔ بعد چند دنون کے ایک روز یہ شخص باباجان حضور تاج الدینصاحب کے دیدار کیلئے گیا جاتے ہی حضور نے فرمایا کہ میان کیون آئے ہو۔ ہمکو پہچانتے ہو ہم بہی تو وہان حاضر تھے جسوقت تمکو بڑے صاحب نے بحالی کا حکم دیا تھا۔

بائیسوین کرامت

ایک شخص کو جو کسی مالدار حجام کے قتل کا مرتکب قرار دیا گیا تھا پھانسی کی سزا ہوئی بعد اُسکے مان باپ بہائی وغیرہ حضور کیخدمت مین واکی شریف آئے اور عرض کی۔ کچھہ عرصہ تک حضور خفا رہے بعد آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل آئے کہ چھوٹ جاویگا پس بعد مین وہ ملزم عدالت عالیہ سے رہا کیا گیا۔ اِس بیان کو واکی کے اشخاص تصدیق دیتے ہین۔

تیئسوین کرامت

ایک اور معتبر دوست بنام صفدر صاحب میلاد خوان بیان کرتے ہین کہ کسی شخص پر بہت بڑی ڈگری ہو گئی تہی اُسکی اپیل عدالت بالا مین کیگئی اور اُس شخص نے اپنے کسی بزرگ کو جو ہندوستان شمالی کے علاقہ الہ آباد مین تشریف رکھتے تھے خط لکھا اور ملتجی دعا رخیر کا ہوا تا کہ اپیل مین کامیابی حاصل ہو۔ وہان سے جواب آیا کہ ملک ہندوستان کی دینی و دنیوی حکومت کی عنان جناب تاج الدینصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد ہے اور اُنکے زیر عملداری ہے تم اُس دربار مین جا کر عرض کرو اور مدد مانگو وہین سے جو ملنا ہے ملے گا۔ اِس

مضمون کا جواب آیا اور ہنوز ناگپور مین موجود ہے۔

چوبیسوین کرامت

ظہور علی شاہ ایک پنجاب کے درویش ہین وہ کہتے ہین کہ مین ایک روز بمقام دہلی پرانی دہلی کی طرف ایک بزرگ کے روضہ کی زیارت کے لئے جارہا تہا کہ راستہ مین مین ایک درخت کے تلے بیٹہکر حقہ پی رہا تہا دیکہا کہ ایک صاحب تشریف لارہے ہین مجہکو دیکہکر کہڑے ہوگئے۔ مین نے جاناکہ کوئی ہوگا بعد تہوڑے دیر کے میرے دل نے کہاکہ یہ بڑی شان کے بزرگ ہین توان سے مِل مین قریب گیاتو آپ نے فرمایاکہ باباکہان جاتا ہے ہمارے ہمراہ چل مین نے عرض کی کہ حضرت آپ کہان رہتے ہین آپ نے کہان ناگپور کے پاس واکی ہے وہان رہتا ہون تو ہمارے ہمراہ چل مین نے جوابدیاکہ اچہا حضرت چلئے بعد وہان سے حضور کے ہمراہ مین چلا تہوڑی دُور جاکر آپ نے کہاکہ توچل مین پاخانہ سے آتا ہون بس یہ فرماکر ایک نشیب مین آپ اُترے مین آپ کا انتظار کرتا ہوا وہین کہڑا رہا بہت عرصہ گذرا جاکر نشیب مین دیکہا تو حضور نہ تہے بس مین اُسیدم وہان سے چلا اور پاپیادہ ایک دم ناگپور جانیکا قصد کرلیا۔ بعد چند دنون کے ناگپور آنکر داخل ہوا وہان سے واکی آیا یہان جب آیا تب حضور کو اسی لباس مین پایا جولباس دہلی مین جسم مبارک پر دیکہا تہا۔ تب اُس زمانہ سے جسکو عرصہ تخمیناً تین سال کا ہوا ہوگا یہ صاحب واکی شریف مین ہی متوطن ہین۔

پچیسوین کرامت منشی محمد حسین مرحوم جو تحصیلدار کے لقب سے ملقب تہے اور واکی ہی مین رحلت کی اونہون نے ایک روز حضور سے عرض کی کہ مین نے اپنے وطن یعنے حیدرآباد کو کئی خط روانہ کئے مگر کوئی جواب ہنوز نہین آیا اس لئے طبیعت بہت منتشر ومتفکر ہے حضور نے فرمایا کہ تمہارے خطوط کہان ہین اور پشت مبارک کے پیچھے ہاتہہ ڈالکر تمام خطوط نکال کر سائل کے روبرو رکہدیئے اور فرمایا کہ خطوط تو یہین پڑے ہین۔ اسیطرح ایک روز تحصیلدار کو جنگل مین بحالتِ تنہائی ایک درخت کے نیچے چادر بچہانے کیلئے حضور نے حکمدیا تہوڑی دیر کے بعد فرمایا کہ چادر اوٹھالے شخص مذکور نے دیکھا کہ چادر کے نیچے روپیون کا فرش بچہا ہوا ہے تب حضور سے عرض کی کہ مین یہ لیلون آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہین دیکھنے کی چیز ہے لینے کی نہین ہے بعد حضور نے کہا کہ چادر ڈالدے اُنہون نے چادر پہر ڈالدی تہوڑے عرصہ کے بعد حضور نے ارشاد کیا کہ چادر اوٹہالے تب حسب الحکم چادر اوٹھالی گئی دیکھا گیا تو وہ فرش روپیون کا غایب ہوگیا۔

چھبیسوین کرامت عرصہ قریب دو سال کے منقضی ہوا کہ مین بعارضہ تپ محرقہ سخت بیمار ہوگیا تہا اور امید جانبری مطلق نہ تہی چند ڈاکٹر متفق ہوکر مشورہ کے ساتھہ نسخہ تجویز کرکے معالج تہے مگر افاقہ حاصل نہ تہا دن بدن مرض کو ترقی تہی بلکہ قریب دو ہفتے کے مین نے آنکھہ نہ کھولی اور نہ کچہہ کہایا نہ پیا یہ مکان

کے لوگ کہتے ہین کہ بمشکل تمام قدرے دودہ پلایا جاتا تہا وہ بہی منہ بند ہونے کی
وجہ سے پلا نہین سکتے تہے کیونکر کہ ڈاڑہ مشکل سے کہلتی تہی - مرض مقدم تپ محرقہ
کے علاوہ ہر قسم کے بہت سے امراض وارد تہے اور تکالیف وصدمات اسقدر گذری
کہ جس کا حد وحساب نہین اور نقاہت وضعف اسقدر تہا کہ اعضا حس وحرکت
سے بری ہوگئے تہے ایک روز اسقدر نازک حالت طاری ہوگئی تہی کہ حکما
نے جواب دیدیا اور کہدیا کہ پانچ لمحے کا یہ مریض مہمان ہے - شہر مین یہ شہرت بہی
ہوگئی کہ فلان شخص رحلت کرگیا - مُردون مین اور مجہ مین کوئی دقیقہ فرق باقی نہ تہا -
نبض وغیرہ کل علامات زیست ساقط ہوگئی تہین ایسی نازک حالت مین حضورؐ
پُرنور نے ایک شخص کو تہنائی مین بلوایا اور حکمدیا کہ تو اسیدم ناگپور جاکر قطب الدین
کے پاس حاضر باش رہ اور جبتک اسکو آرام نہو وہین رہنا - الحاصل وہ شخص
دوڑا ہوا چلا آیا اور میرے پاس موجود ہوگیا جس دم وہ آگیا مین نے اُسیوقت آنکہ
کہولی اور قوت بصارت وسماعت مجہ مین پیدا ہوگئی دوسرا دن عید الفطر کا تہا اُس
روز شب کو میرے کان مین دو آواز نہایت ہیبتناک جن کی مثال مین نہین دیسکتا
ہون آئی اور شفا حاصل ہوگئی - اور یہ معلوم ہوگیا کہ مین دوبارہ عالم مین پیدا کیا گیا -
ہر چیز آنکہہ مین نہایت مبارک ونئی نظر آتی تہی جس مین خون کا ایک قطرہ بہی
باقی نہ تہا مگر مجہ کو لوگون نے اوٹہا کر بہٹلا دیا اور افراطِ خوشی مین خویش واقارب
نے اپنا اپنا شیر خرما مجہ کو کہلانا شروع کیا اور قدرے قدرے مین نے

کہایا اُسوقت حاضرین نے کہدیا کہ یہ شخص صحت کیا پایا گویا ایک مردہ کسی نے جلایا۔ خداوند عالم کی قدرت ورحمت کا لوگ معاینہ کرکے متعجب ہوکر کہتے تہے کہ بیشک اُس کی قدرت وشان عجیب وغریب ہے بعد شفا عرصہ پندرہ روز مین اسقدر فربہ ہوگیا تہا کہ لوگ دیکہکر خوشی سے ہنستے ہین۔

ستائیسوین کرامت

اسی قسم سے ابہی ایک واقعہ عجیب حیرت انگیز وقوع مین آیا کہ جس کے سننے سے ہر انسان کی روح مرحبا کہہ کر حضور کے ثنا خوانی کی ذاکر ہوتی ہے آپ نے اس معاملے مین اپنی کرامت اس پردہ کے ساتھ ظاہر فرمائی کہ نُکات ولایت یک بیک کسی پر منکشف نہ ہون وہ معاملہ یہ ہے کہ میرا فرزند بنام عزیزالدین عمر گیارہ سال کا ایک روز حضور کے ہمراہ رکاب فیض انتساب دجلہ کنہان پر گیا ہوا تہا اور حضور سے علیحدہ ہوکر ایک اوباش لڑکے کے ہمراہ دجلہ کی طغیانی کی تماشہ بینی کرنے کی غرض سے متصل کنارہ چلا گیا دجلۂ کنہان اُس وقت پوری طغیانی پر تہی۔ نہ معلوم کس دہوکے سے اوس کا پیر پہسل گیا اور غرق ہوکر دس یا پندرہ ہاتہہ کے فاصلہ پر نکلگیا۔ تب دوسرا غوطہ کہایا اور بابا صاحب کا نام مبارک لیکر عرض کیا کہ مین ڈوبتا ہون بچایئے یہ آواز بجز حضور کے کسی نے بہی نہ سُنی کیونکہ تمام لوگ حضور کے پاس فاصلہ پر تہے اور وہ اوباش لڑکا بوجہ دہشت وہان سے فرار ہوگیا حضور عالی اُس وقت کہانا تناول فرمارہے تہے۔ جس دم لڑکے نے آواز

دیا آپ نے کہانا پھینک دیا اور ایک دم اوسی کی طرف بہت تیزی سے
روانہ ہوگئے تب تک لڑکا بہتا ہوا قریب ڈیڑھ سو ہاتھہ کے فاصلہ پر چلا
گیا آپ کنارے پر جاکر اپنے دست مبارک کو اوپر اٹھا کر سر پر لٹکتا ہوا آپ
نے رکھا اور لوگون سے ارشاد فرمایا کہ یارو مدد کرو بچہ ڈوبتا ہے مگر لوگونکی
ہمت یاری نہین دے سکتی تہی کیونکر طغیانی زور کی اور بچہ فاصلۂ دور و
دراز پر نکل گیا اوس کا ہاتھ آنا محال نظر آرہا تہا اس لئے کوئی مدد نہ دیسکا
بمشکل حضور کی خفگی پر تین یا چار شخص روانہ ہوئے تہوڑے سے فاصلے پر
جاکر پسپا ہوئے اور اونہون نے مایوسی ظاہر کی بچہ اور زیادہ فاصلے پر
چلا گیا تہا تب حضور فیض گنجور نے ایک درویش صاحب کی طرف نظر ڈالی
اور فرمایا کہ میان کہڑے کیا ہو بچہ کو نکالو انہون نے جواب دیا کہ حضور میری
کیا تاب ہے کہ نکالون البتہ آپ مدد دین تو جاوٴن آپ نے فرمایا جاوٴ
میری پوری مدد ہے تب وہ صاحب روانہ ہوگئے بچہ اُس وقت
قریب دو سو گز کے فاصلے پر تہا جس وقت یہ درویش اُس کی طرف روانہ
ہوئے بچے کو گویا کوئی اودہر سے اِدہر لا رہا ہے درمیان مین ہر دو کی
ملاقات ہوئی اور بچہ درویش کی پشت پر سوار ہوگیا اور بخیریت دونون واپس
کنارے پر آگئے۔ حضور نے اپنا دست مبارک بچہ کنارے پر آنے کے
وقت تک اوپر ہی رکھا تہا جب سے آپ نے ہاتھہ اوپر رکھا تہا تب سے

بچہ پانی کے اوپرہی پیرتا تہا اور غرق نہ ہوتا تہا حالانکہ بچہ پیراکی کے فن سے مطلق واقف نہ تہا۔ غرضیکہ یہ کرامت حضور عالی کی اُسی منزلت کی ہے جیسا حضورِ مولانا حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کے قُم باذنی کا عالم کوتا قیام عالم تماشہ ہوا۔ اوس وقت حاضرین نے اِس کرامت کا معاینہ کرکے بے خود ہوگئے اور مثال تصویر کے ساکت تہے اور گویا ہوئے کہ خدائی کے فعل کا ظہورہ حضور نے دکہلایا۔ یہ ہر دو معاملات قسم کرامات مُردون کو زندہ کرنا اس باب سے ہین۔

اٹھائیسوین کرامت — مین مصنف ایک روز حضور کے روبرو بمقام دجلۂ کہنان ریت مین حاضر تہا اُس وقت حضور عالی نے مجہہ کو چند نعتیہ قصاید پڑھکر سُنائے اور بعد حضور نے ارشاد فرمایا کہ بابا "ہر نفسے کہ فرمیرود مُمّد حیات است و چون برمے آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود ست" اِسکے کیا معنی ہین مین خاموش ہورہا بعد تہوڑے عرصہ کے آپنے پھر ارشاد کیا کہ اِس کے کیا معنی ہین۔ تب مین نے خیال کیا کہ اب خاموشی اختیار کرنا حکم عدولی کا مرتکب ہونا ہے لہذا بصدِ آداب وتعظیم مینے عرض کی کہ حضور میری کیا تاب ہے کہ مین اِس کا ترجمہ یا شرح آپ کے روبرو کرسکون اُس کے معنی ومطالب سے حضور پورے آگاہ ہین یہ کہکر خاموش ہورہا بعد حضور نے میرے روبرو حاجتِ بول وبراز رفع کی اور

مین مؤدب کہڑا رہا حضور حاجت سے فارغ ہوکر براز کے بازو مین کھڑے رہے تب اتفاق سے میری نظر براز یعنے پاخانہ پر پڑگئی بعد حضور کیجانب دیکھا اور پہر براز کو دیکھنا چاہا پس ایک یا دو لمحہ مین پاخانہ میری نظر سے غائب ہوگیا پہر ہر چند تلاش کی مگر نہ دکھائی دیا۔

اُنتیسوین کرامت میرے دوست سردار پٹیل مجہ سے بیان کرتے تھے کہ گلبرگہ شریف کے سجادہ نشین وٰاکی شریف مین آئے ہوئے تھے اُن کی زبانی اُن کو معلوم ہوا کہ سجادہ نشین صاحب موصوف اجمیر شریف مین برای زیارت تشریف لیگئے تھے وہان ایک شب اونہون نے حضور بابا تاج الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے پاس آؤ انہون نے عرض کیا کہ آپ کون ہین اور کہان تشریف رکھتے ہین حضور نے ارشاد کیا کہ ہمارا نام تاج الدین ہے اور ہم ناگپور کے قریب ہتے ہین اتنا فرماکر تشریف لے گئے بعد بیداری خواب سجادہ نشین صاحب کو اشتیاق دیدار پیدا ہوا اور وہان سے رخصت لیکر ناگپور کی سمت روانہ ہوگئے جب ناگپور آئے دریافت کیا لوگون نے بتلایا کہ بابا صاحب وٰاکی شریف مین ہین بعدہ صاحب وٰاکی آئے حضور عالی سے شرف نیاز حاصل ہوتے ہی آپ نے فرمایا کہ تو آگیا اچہا ہوا سجادہ نشین صاحب نے جس لباس مین بحالت خواب بمقام اجمیر شریف دیکھا تہا وہی لباس حضور

کے جسم مبارک پر پایا بعد حضور نے چند روز اُن کو روکا - اور اُن کی مراد دلی برلائے۔

تیسوین کرامت

مین ایک ماہ کے قبل واکی شریف گیا ہوا تھا تب وہان پر ایک اہل مدراس سے ملاقات حاصل ہوئی اُن کا نام محمد صادق حسین تھا۔ وہ صاحب مدراس مین کسی محکمہ مین ماہوار ڈیڑھ سو روپیے کے ملازم تھے اور حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب قادری بخاری عرف پیر صاحب مدراسی کے مرید تھے۔ ایک روز شب کو منشی صاحب موصوف کو مدینہ طیبہ و منورہ کی زیارت حاصل ہوئی اور مزاج جنون و عشق پیدا ہو گیا بعد صبح کو آپ نے ملازمت سے رخصت حاصل کی اور اپنے رہنما بزرگوار کی خدمت مین جاکر تمام حالات ظاہر کئے۔ مرشد بزرگوار سے اجازت لیکر کلکتہ برائے تفریح طبع گئے وہان جناب نواب صاحب جو حضور واجد علی شاہ صاحب سابق شاہ لکھنؤ کے خاندان سے تھے اُن کے در دولت پر رونق افروز رہے بعد انقضاے چند ایام آپ کا مراجعت کا قصد ہوا کہ مدراس یعنے وطن کو لوٹ جائین۔ بس آپ یک بیک بعارضۂ بخار مبتلا ہو گئے اور افاقہ کی صورت معدوم ہو گئی حتی کہ نواب صاحب موصوف نے بہت ڈاکٹر و حکما بلوائے و معالجے کئے اُمید شفا نہ رہی حکماؤن نے کہدیا کہ کوئی عرصہ مین روح نکل جاوے گی۔ منشی صادق حسین صاحب فرماتے ہین کہ مین بیخود تھا۔ خواب مین حضور پر نور

کو دیکھا حالانکہ قبل اس کے مین نے آپ کو کبھی نہین دیکھا تھا نہ نام مبارک
و اوصاف سُنے تھے۔ خواب مین ایسا دیکھا کہ حضور مجھکو دیکھ رہے ہین اور
ایک آنکھ سے نور کے شعلے نکل رہے ہین اُسوقت میرے قلب سے ذکر
اللہ الصمد از خود جاری ہوگیا اور مین بچشم تر خواب سے بصحت بیدار ہوا اور صبح
ناگپور کا ریل ٹکٹ نوابصاحب ممدوح کے ذریعے سے طلب کیا۔ حضور نے
اپنا پتہ خواب مین دیدیا تھا۔ وہان سے ناگپور آکر واکی پہونچا حضور کو اوسی
شباہت ولباس مین پایا جیسا کہ خواب مین دیکھا تھا۔ تب سے منشی صاحب
حضور کی خدمت مین برائے فیض باطن فروکش ہین۔ کیونکہ اون کے مرشد
بزرگوار کی بہی ہدایت اسی قسم سے تحصیل فیض دینی کے متعلق ہوچکی ہے۔

اکتیسوین کرامت عرصہ تخمیناً ایک سال سے ایک طوایف بنام گرجی قوم ہندو
واکی شریف مین حضور کے استانہ مبارک پر حاضر ہے اور اوسکا یہی روز کام
ہے کہ حضوری مین رہ کر مجرا دینا اور گاکر حاضرین کو خوش کرنا۔ ایک روز جس کو
عرصہ قریب دو ماہ یا اس سے زاید ہوا ہوگا کہ یہ یک بیک بیمار ہوگئی اور تین
یا چار روز مین بُخار کو ایسی ترقی ہوئی کہ تمام جسم سرد ہونا شروع ہوگیا حاضرین
مین سے بابو رنگ راؤ نے اُسکو قومیت کے رواج کے طریق سے پلنگ
کے اوپر سے نیچے لٹادیا اور بیمار کا سر اپنے پہلو مین رکھا۔ بس تھوڑے عرصہ
مین مریض کی روح نکل گئی تب رنگ راؤ بابو نے مردہ چھوڑ کر حضور کیخدمت

مین آن کر عرض کی کہ حضور گرجی انتقال کر گئی۔ حضور نے فرمایا کہ توجھوٹا ہے
وہ تو زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین اوٹھکر بیٹھے گی تو کیا بک رہا ہے ہم
کو کون بہرگانا سناوے گا۔ وہ سوئی ہوئی ہے اُس کو مت ستانا۔ ای
ناظرین یہ معاملہ بہت غور طلب ہے اور مین نے وآکی مین جس سے
دریافت کیا تمام نے اسی طرح فرمایا چنانچہ جناب مامون عبد الرحمٰن
صاحب موصوف بہی اسی طرح فرماتے تھے کہ بعد حضور کے فرمانے کے
جو حضور نے دس بجے شب کے ارشاد کیا تھا برابر تین بجے شب کو گرجی
اُٹھ بیٹھی اور لوگ دوڑے اور حضور کو خبر دی گئی کہ گرجی حسب فرمودۂ حضور
پُرنور اُٹھ کر بیٹھی ہے لوگ باگ جا جا کر دیکھتے تھے اور بیٹھی ہوئی پاتے
تھے۔ ابہی وہ عورت زندہ موجود ہے اور جس کو شک ہو وہ اسکی صداقت
وآکی کے موجودہ لوگون سے کرلے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس مین مبالغہ تو
کیا بلکہ سر مو فرق نہ پاوین گے۔ اللہ رب العالمین و رسول کریم کے
جو پیارے ہوتے ہین اُن کی شان سے کوئی کام بعید نہین ہے۔

بتیسوین کرامت عرصہ تین یا زیادہ سال کا منقضی ہوتا ہے کہ ایک روز پانی
برس رہا تھا اور حضور وآکی مین پہر رہے تھے ہمراہ بہت مجمع تھا اتفاق سے
ایک مُردہ کُتا جو تین روز سے برسر راہ پڑا ہوا تھا آپ کو نظر آگیا آپ اُس
کے پاس تشریف لے گئے اور اوس پر سے آپ نے دستِ شفا پھیرا اور

فرمایا کہ کیا پڑا ہوا ہے بہاگ جا بس کلام معجز نظام کے نکلتے ہی کتا زندہ ہو کر بہاگنا شروع کیا۔ ابہی وہ کُتا موجود ہے۔

تینتیسوین کرامت | ایک لڑکا بنام سعاوت جو ابہی حضور کی خدمت مین موجود ہے حضور کی دعا سے زندہ ہو گیا۔ اس کی مفصل کیفیت مجہکو معلوم نہین ہے مگر تمام لوگ اس کی بہی صداقت دیتے ہین۔

چونتیسوین کرامت | ایک روز آپ ایک خشک نالہ مین تشریف رکہتے تہے جناب ماموں عبد الرحمٰن صاحب کی اہلیہ یعنی حضور کی مومانی صاحبہ بنام دولت بیگم صاحبہ چائے پلانے کیلئے حضور کے پاس گئین حضور نے فرمایا مین چاہ نہین پیتا ہون ایک مردہ کوہی اُس مقام کے قریب مین پڑی ہوئی تہی آپ نے اُس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اُس کو پلاؤ۔ اور چاہ کا پیالہ لیکر اُس کے پاس گئے اور اوس پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ چاہ پی لے کیون سوتی ہے بس وہ کوہی شان ایزدی سے زندہ ہو گئی اور چاہ کی پیالی مین سے چاہ پینا شروع کردی۔ یہ واقعہ دولت بیگم صاحبہ کا بچشم خود دیکھا ہوا ہے اور مجہہ سے بیان کرتی تہین۔

پینتیسوین کرامت | ایک روز حضور ایام سرما مین قُلہ کنہان پر بوقت شب تشریف لیگئے مین مصنف اور چند اشخاص ہمراہ گئے تہے حضور نہایت حالت جلال مین ریاضت کر رہے تہے اور سردی اسقدر کثرت کے

ساتھ تھی کہ جسکا بیان نہین۔ حضور پیرہن کو بار بار جسم سے اُتار لیا کرتے
تھے بوقت ایک بجے شب کے جسوقت مین غنودگی مین تھا آپ نے فرمایا
کہ دیکھو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یہ جملہ مین غنودگی مین رہنے کی وجہ
سے مین نے تو نہین سُنا مگر میرے ہمراہ ایک شخص بنام علی بھائی تھے
اُنہون نے سُنا اور مجھہ سے فجر ذکر کیا کہ شب کو حضور نے ایسا فرمایا تھا
مین نے کہا کہ کیا تم نے تب چاند کو دیکھا۔ کہا کہ نہین وجہ یہ ہے کہ حضور
کا کلام اسرار مین ہے کچھہ چاند دو ٹکڑے نہوگا علاوہ یہ تو معجزہ شہنشاہ
انبیأ و اولیا سرورِ کائنات ہی کی ذات ستودہ صفات سے ظہور مین
آیا تھا اِس لئے مین نے چاند کی طرف نہ دیکھا حالانکہ اوس شب کو
بدر تھا۔ خیر فجر یہ گفتگو ہم دونون مین ہو رہی تھی کہ ایک شخص بنام
چھوٹو بھائی جو ہمارے دوست و ہمراہی تھے وہ کہتے تھے کہ تم تو شب
کو حضور کے ہمراہ گئے ہوئے تھے اور مین اپنے فرودگاہ پر لیٹا ہوا تھا
اور حضور و اماں صاحبہ کے بزرگی کی نسبت میرے دل مین خیالات
جاری تھے چاند میری نظر کے روبرو تھا اُس کو مین بحالت بیداری
دیکھہ رہا تھا کہ اتنے عرصہ مین برابر دو چاند آسمان پر نظر آئے وقت ایک
بجے شب کا تھا مین حلفاً بیان کرتا ہون کہ مین بالکل بیداری مین
تھا اس مین سرِ مو لغو نہین ہے۔ پھر تھوڑے عرصہ مین ایک چاند

ہوگیا پہر دو ہوئے پہر ایک ہوگیا۔ یہ معاملہ ابھی حال کا ہے جس کو تخمیناً قریب چار ماہ کے عرصہ منقضی ہوا ہوگا۔

مندرجہ بالا واقعات کرشمجات حضور شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات کے پایۂ مطابقت مین ہین۔ اِن کی صحت تصدیق اگر کسی صاحب کو کرنا ہو تو جناب ماموں عبدالرحمن صاحب و دیگر معتبر اشخاص سے کرلین یقین کامل ہے کہ تشفی حاصل ہوگی علاوہ یہ بھی التماس ہے کہ کوئی صاحب ایسا گمان نہ کرین کہ ہمیشہ اولیاء اللہ ایسے واقعات برملا کیا کرتے ہین نہین ہرگز نہین۔ اولیاءاللہ اگر کرتے ہین تو بہت پردہ کے ساتھ کرتے ہین وے ہرگز اس بات کو ظاہر و قبول نہین کرین گے کہ ہم مردہ کو زندہ کرتے ہین کیونکہ یہ امر ہمیشہ اون سے ظہور مین نہین آوے گا وجہ اِسکی یہ ہے کہ قدرتِ خداوندی کے راز کا اِس مین افشا ہوتا ہے اور انتظام قدرت مین فرق آتا ہے۔ کبھی اتفاق سے بوجہ ضرورت اشد یہ فعل اون سے وقوع مین آجاتا ہے۔ اور ایسا ہونا اونکی ذوات سے بعید نہین ہے وجہ آنکہ وے مقبول بارگاہِ الٰہی ہوتے ہین اور خداوند عالم اونکی التجا کو ہرگز بیجا نہین کرتا ہے۔ اب گرجی متذکرۂ بالا کی نسبت ہی دیکھئے کہ باباصاحب نے فرمایا کہ وہ تو سوئی ہے۔ تاکہ مخلوق یہ جانے کہ بوجہ کثرتِ مرض بیہوش تھی اور اب ہوش مین آگئی۔

حضور عالی کے چند حالات کشف و کرامات حتی الوسع تحریر کئے مگر کشف و
کرامات جنابہ ساجدہ امّان جان مریم بی صاحبہؒ بھی بیان کرنا امر لازمی ہے
اسلئے وے بھی مشتاق ناظرین کے ملاحظہ مین گذار کر اختتام کتاب کیطرف
مخاطب کرتا ہون۔

پہلی کرامت ایک روز مین وآکی شریف مین موجود تھا۔ میرے روبرو ایک ہاگر
کی بی بی نے جو کچھیون کی قوم سے اور فرقۂ سنت والجماعت سے ہوتے ہین
بیان کیا کہ میرا لڑکا بہ سلسلۂ دوکانداری بلاسپور مین تھا اور جگر کی بیماری سے
سخت بیمار تھا مجھکو ناگپور مین تار آیا کہ اگر دیدار کی خواہش ہو تو چلی آؤ امید
زیست مطلق نہین ہے بہت سے ڈاکٹر و معالج لوگونکا علاج کیا گیا مگر بیماری
دن بدن ترقی پر تھی مین جب وہان پہونچی تو میرا لڑکا نہایت خوفناک حالت
مین تھا اسوقت مینے حضور و امّان صاحبہ کی یاد کی اور اُن سے دعاء شفا
چاہی بوقتِ شب خواب مین مین نے دیکھا کہ جنابہ امّان صاحبہ بیمار کے پاس
تشریف فرما ہوئین۔ دو تین ڈاکٹر و حکما علاج کیلئے بیمار کے پاس بیٹھے
ہوئے تھے تب امّان صاحبہ نے فرمایا کہ تم ڈاکٹرون کا یہان کام نہین ہے
تمسے کچھہ فائدہ نہوگا تم سب چلے جاؤ۔ یہ فرماکر بیمار کے جگر پر سے آپنے ہاتھ
پھیرا اور فرمایا کہ اچھا ہو جاوے گا۔ کوئی فکر نہین ہے اور تشریف لے گئین۔
بعد میری آنکھہ کھل گئی لڑکا بیہوشی کیحالت مین تھا۔ جب صبح ہوئی لڑکے

کو مین نے ہوش مین پایا۔ اُس سے اسکی طبیعت کا احوال دریافت کیا تب اُسنے کہا کہ اب دردِ جگر کو آرام معلوم ہوتا ہے۔ بس اُسی دم سے اُسکو شفاءِ کُلّی حاصل ہوئی اب لڑکا تندرست ہے تب سے مین اور میرا لڑکا امان صاحبہ کی نہایت معتقد ہین بعد اس حادثہ کے میرا لڑکا حضور کے واتمان صاحبہ کی قدمبوسی کیلئے آیا تب آمانصاحبہ نے از خود میرے فرزند کو ایک رومال دیا اور اُسکی بیماری کا حال بیان کیا۔

دوسری کرامت ایک روز میرے دوستو نمین سے ایک دوست کی ایک چیز غائب ہوگئی تھی جسکی وجہ سے وہ اور مین ہر دو متلاشی و پراگندہ تھے جنابہ امان صاحبہ نے فرمایا کہ یہین ہے ملجاوے گی تھوڑے عرصہ مین جس جگہہ کئی بار دیکھا گیا تھا اور نہ ملی تھی وہین وہ چیز ملگئی۔

تیسری کرامت میرے قرابت دارون مین سے ایک شخص کی شادی ہوئی تب امان صاحبہ نے اُسکے بزرگون کو دولہن کے واپس لانیکی نسبت حکمدیا اُن لوگون نے دُلہن کے لانے مین لاپروائی کی اور نہ لائے۔ بس امان صاحبہ کی زبان مبارک سے بیساختہ اتنا ہی کلام نکل آیا کہ آگ لگے نہین لائے تو نہین لائے بس شب کو دُلہن کے بسترہ کو از خود آگ لگ گئی اور کچھہ بسترہ جلگیا۔

چوتھی کرامت ایک میرے دوست نے مجھہ سے بیان کیا کہ ایک شخص

کے ہاتھہ مین ناسور کا عارضہ تھا اور بہت سے معالجے کئے مگر صورت شفا نظر نہ آئی بدرجہ اخیر حضور کے دربار مین حاضر ہوا۔ اُس شخص کے ہاتھ کے اوپر سے جنابہ امّان صاحبہ نے اپنا دستِ شفا پھیر ا بس اُسدن سے اُس شخص کا ہاتھ درست ہوگیا۔

اسی طرح بارہا دیکھا گیا کہ جو کچھہ آپ نے فرمایا ویسا ہی ظہور مین آیا اور جو کچھہ حضور نے کسی دُور کے مقام پر فرمایا وہ ہی کلام امّان صاحبہ کی زبان مبارک سے دیگر مقام پر سُنا گیا۔ گویا حضور و امّان صاحبہ کے درمیان تار برقی کے مانند سلسلہ قایم ہے۔

اے ناظرین و سامعین اب اس سے زیادہ حالات کشف و کرامات لکھنے سے مین معذور ہون اور یہ ہی کہکر خاتمہ کرتا ہون۔

اشعار مصنف

کہان مقدور ذکر خیر کرنے کا زبان کو	لہذا مختصر مینے کیا ہے اس بیان کو
یہی ہی التجا قطبی کی تجھسے ای میرے باری	کہ پہونچے یہ میرے نسخہ کا تحفہ کُل جہان کو

تمام محبون سے کمترین کی عرض ہے کہ اِس کتاب کو ضرور خریدین اور اپنے مکان مین رکھین یہ میری تصنیف کردہ ہے گویا حضور عالی کا بہت بڑا تبرک ہے جو موجب برکات وحسنات ہے۔ علاوہ یہ بہی گذارش ہے کہ کتاب کی حفاظت برابر رکھین بے احتیاطی کیساتھ نرکھین۔

اشعار مصنف برائے محافظت کتاب وعقیدت بکتاب مستطاب

عقیدہ تم رکھو یارو مبارک اِسکو تم جانو
رکھیگا اِسکو جو کوئی عقیدہ سے حرمت سے
عبادتکی قسم ہی ذکر کرنا اولیاؤن کا
اگر حقسے ملا چاہی تو ملجا اولیاؤن سے
ہی صحبت اولیاؤنکی بلاشک صحبت اللہ

برکت کی کتاب ہونسے ہی یہ نسخہ صحیح مانو
ملیگا دوجہانین اجر اُسکو حق کی رحمت سے
ٹلا کرتا ہے اُنکے نام سی صدمہ بلاؤنکا
بلاشک تو بہی ہوگا ایک حق کی آبروؤنسے
ہوا کرتی ہی نازل اُنپہ ہر دم رحمت اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قصاید درشان عالی جناب ولایت مآب عاشق رسول اللہ و عارف باللہ حضور لامع النور شیخ المشایخ سلطان العارفین حضرت شاہ تاج الدینؒ صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز تصنیف کردہ مصنف المتخلص بہ قطبی ؛

قصیدہ (۱)

بزبانِ فارسی

خوشا نورِ ولایت داری اے سلطان تاج الدینؒ
زہے وصف و فضیلت داری اے سلطان تاج الدینؒ

بطرز دلربائی شیوۂ بس خواجگی داری ؛
سلوک و جذب را تو حاوی اے سلطان تاج الدینؒ

ہمہ اوصاف پاکیزہ کہ مردانِ خدا دارند
بذات پاک تو بس جاری اے سلطان تاج الدینؒ

ریاضت محویت ہر دم بدستت اے ترا حاصل
کہ از جملہ ہوا تو خالی اے سلطان تاج الدینؒ

زبانم در دہان تنگست کہ چون اوصاف می سازم
بجملہ دخلہا تو والی اے سلطان تاج الدینؒ

سلوک و فقر و استغراق و عرفان باخدا بودن
ندیدم مثل تو بس ثانی اے سلطان تاج الدینؒ

تو کشتی نفس و شیطان را بذاتت یا چنین قدرے
کہ گویا حاکم او باشی اے سلطان تاج الدینؒ

مرا زہرہ کجا کہ مے شناسم ناز و اندازت
بھر حرکت کہ تو می سازی اے سلطان تاج الدینؒ

چراغ قلب تو قندیل روشن ذوالجلالی ہست
کہ لمعش از کواکب عالی اے سلطان تاج الدینؒ

بہاءِ لعل در قیمت نپاید زیر نفس تو
بہ لعل یمن خودداری اے سلطان تاج الدینؒ

ہما بر این جہان کس را ہمین سازد شہ دنیا
تو شاہی در دو عالم سازی اے سلطان تاج الدینؒ

بتو شاغل خدا و مصطفےٰ البغدادیؓ اجمیریؓ
تو ہر ساعت بہ آنہا باشی اے سلطان تاج الدینؒ

خوشا نور قدم پنہان بذاتت اے مبارک فال

توئی باذاتِ سبحان باقی اے سلطان تاج الدینؒ
توئی حاجت روا مشکلکشاء ما غریبان ہست
کہ ہستی در امر تو قاضی اے سلطان تاج الدینؒ
من مسکین غریب و بے نوا در صید تو آمد
کہ با قطبی تو ہردم باشی اے سلطان تاج الدینؒ

قصیدہ (۲)

بزبانِ فارسی

دُرِ دریائے لاہوتی ولی اللہ تاج الدینؒ
لعل درکان ملکوتی ولی اللہ تاج الدینؒ
تو کردی طے مکان ناسوت و جبروت اے حبیب اللہ
چنین بالائے عرحاتی ولی اللہ تاج الدینؒ
فنا فی الذات ہم فی الشیخ ہم تو فی الرسول اللہ
فنا فی اللہ مقاماتی ولی اللہ تاج الدینؒ
تو کردی نفس و شیطان را مقید در کمند خود
تو دافع کلُ بلیاتی ولی اللہ تاج الدینؒ
توئی عاشق رسول اللہ توئی صادق ولی اللہ

توئی ایزدعنایاتی ولی اللہ تاج الدینؒ

خداکردہ تراپیدابرائے امن مخلوقات
توئی قاضی حاجاتی ولی اللہ تاج الدینؒ

عبادت محویت بیند ملایک دم بخود مانند
توئی والاکراماتی ولی اللہ تاج الدینؒ

ثباتی سحرجن افسون پری ہرگز نمی باشد
توئی مخدوم جناتی ولی اللہ تاج الدینؒ

نباشدہیچ پوشیدہ بتواز رازہائے ما
کہ توکشاف حالاتی ولی اللہ تاج الدینؒ

اگر در دوجہان آید مصیبت پیش ماصاحب
توئی دافع مہماتی ولی اللہ تاج الدینؒ

عجائب خرقۂ عادات تو باخلق شیرین ہست
چہ خوش مجمع کمالاتی ولی اللہ تاج الدینؒ

توئی ماویٰ وملجائی جہان ہستی اے والاشان
توجملہ راحصولاتی ولی اللہ تاج الدینؒ

بدرگاہ خدائے پاک تحفہ شکر می آرم
کہ قطبی رافتوحاتی ولی اللہ تاج الدینؒ

اشعار مدحت (۳)

بزبانِ فارسی

زہے بخت وزہے طالع شمایان حاضرین واللہ
کہ مے بینند دیدار نمایان حاضرین واللہ

میسر کئے شود سایہ ہمارا این مبارک فال
خوشا ساعت ہم حاصل شد بمایان حاضرین واللہ

بجا آریم شکر حق تعالیٰ را بہر ساعت
کہ ظلِ خویش افگندہ بجانان حاضرین واللہ

شمایان را مناسب لازم وزیبا ست اے یاران
کہ مے بینند این دیدار تابان حاضرین واللہ

شوید آگاہ از آداب مقبولِ خدا در دل
کہ گستاخیش باعث غضب یزدان حاضرین واللہ

اگرچہ تیر پر کرشش فتد بر سر و چشم کس
شود او شاہ دہر و دو جہانان حاضرین واللہ

کنید اظہار معروضات نزدش با ادب تعظیم
این **قطبی** ہست ادب جویان وخواہان حاضرین واللہ

قصیدہ (۴)

ترجمہ قصیدہ فارسی (۱) بزبان اوردو

ہے تم مین نور وحدت جاری اے سلطان تاج الدینؒ
تمہین وصف و بزرگی عالی اے سلطان تاج الدینؒ

تمھاری دلربائی طرز مین شیوہ ہے آقائی
سلوک و جذب کے تم بانی اے سلطان تاج الدینؒ

جمیع اوصاف پاکیزہ کہ مردانِ خدا کو ہین
تمہاری ذات مین ہین جاری اے سلطان تاج الدینؒ

ریاضت محویت حاصل ہے تمکو دمبدم رب سے
ہو خواہش نفس سے تم خالی اے سلطان تاج الدینؒ

زبان ہے تنگ میری کہ صفت کیونکر تمہاری ہو
تمامی دخل مین تم والی اے سلطان تاج الدینؒ

سلوک و فقر و استغراق پہچان خدا کرنا
نہ پایا مین تمھارا ثانی اے سلطان تاج الدینؒ

ہے مارا تم نے اپنی ذات مین شیطان و امارہ
گویا اُن پہ تم ہو حاوی اے سلطان تاج الدینؒ

مجھے کب ہے پتا للّٰہ کہ تمہارے ناز کو حبا لون
جو صادر تم سے ہو گروا ری اے سلطان تاج الدینؒ
شمع دل کی تمہارے ہے گی فانوسِ خدائے پاک
ہے وہ لو اخترون سے عالی اے سلطان تاج الدینؒ
تمہارے دم کے قیمت مین لعل کی کیا حقیقت ہے
یمن کے لعل سے بھی بھاری اے سلطان تاج الدینؒ
ہما کے سایہ سے ملتی ہے شاہی فقط دنیا مین
تمھین دارین مین ہے شاہی اے سلطان تاج الدینؒ
تمہاری طرف خدا و مصطفیٰ بغداد اجمیریؒ
تمھین حاصل ہے اُن سے یاری اے سلطان تاج الدینؒ
کیا اچھا نور پوشیدہ ہے تم مین اے مبارک فال
خدا کے ساتھ ہو تم باقی اے سلطان تاج الدینؒ
ہو تم حاجت روا مشکلکشا ہم سب غریبون کے
کہ ہر حاجت کے ہو تم قاضی اے سلطان تاج الدینؒ
مین یک عاجز تر مسکین تمہارے دام مین آیا
بنو **قطبی** کے بس تم حامی اے سلطان تاج الدینؒ

اشعار مدحت (۵)

بزبان اوردو

زہے کیا شان و شوکت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ
عجب یہ پاک صولت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

خدا نے کیا دیا ہے آپکو رتبہ یہ شاہی کا
ہے شاہی کیا یہ عظمت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

کوئی گر ورد کرے آپکے نام مبارک کا
ملے اُسکو زیارت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

دیا ہے رتبہ رب نے آپکو شاہی دو عالم کا
خدائی ہے گی دولت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

یہ تاج دو جہانی کب ملا کرتا ہے ہر ایک کو
ملی ہے حق سے قربت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

ہے گرویدہ یک عالم آپکے احسان ہین اسوقت
ہے دنیا پر عنایت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

مشقت اور ریاضت کیا ہے جاری آپکی ہردم
ہوئی ہے چیز محنت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

عموماً خلق اللہ و خصوصاً امت احمدؐ

ہے کیا سب پر شفقت آپکی ای شاہ تاج الدینؒ

زہے مقسوم قطبی کے کہ وہ ہے آپکی ظل مین

ملی ہے اُسکو نعمت آپکی اے شاہ تاج الدینؒ

اشعار مدحت (۶)

بزبان اوردو

تمہارے اسم عالی کی کب ہم سی صفت ہوتی ہے
زبان قاصر ہماری ہے و دہشت دلپہ طاری ہے

نہین اصلا ہم اس قابل کہ لیوین نام نامی کو
مناسب ہے کہ پہلے ڈہونڈلین اسکے معنی کو

ہے بیشک آپ تاج دین نہین ہے اسمین شک واللہ
جو کوئی تمکو پہچانے وہی ہے عارف باللہ

تمہارے فیض کا چشمہ وہ وسعت ایسی رکہتا ہے
جہان دارین کے مطلب کا دریا ایک بہتا ہے

ہزارون دردمندون کے مصائب دور کرتے ہو
تمامی مرد و زن کی داد کو تم خوب سنتے ہو

خدا نے آپکو پیدا کیا ہے اسلئے لاریب
کرین مخلوق کو عصیان سی پاک و صاف اور بی عیب

سلامت با کرامت آپکو رکہے خدا دن رات
ہو ہر دن عید کا ہو رات ہو مانند برات

اے مولی راتدن دیدار ہمکو آپکا پاوے
کہ تا دونون جہان کا غم الم ہم سے نکل جاوے

مین یک عاجز ہون خادم آپکا ہو میرے تم مخدوم
نہ رکہو اپنے قطبی کو تم اپنے فیض سی محروم

اشعار مدحت (۷)

بزبانِ اردو

میرے غمخوار و الاشان وُلی سرکار تاج الدینؒ
میرے دلدار و جان ایمان وُلی سرکار تاج الدینؒ

تمہارے در پہ ہم آئے ہین لینے اپنے مقصد کو
نہ ہانکے ہمکو اے درمان ولی سرکار تاج الدینؒ

ہزارون بلکہ لاکھون دردمندونکی مرادون پر
ہو تم حاوی و پر ارکان ولی سرکار تاج الدینؒ

تمہارے در سوا مولی کہان پر ہے گذارا اب
ہین عاجز آپکے شاہان ولی سرکار تاج الدینؒ

تمہاری نام کی شہرت نے گھیرا ایک عالم کو
کہ گویا ہے ابر نیسان ولی سرکار تاج الدینؒ

ہو یکتائے زمانہ تم ولیونمین خدا کے اب
عجائب ہے تمہاری شان ولی سرکار تاج الدینؒ

ہی مولد کامٹی اور مستقر واکی تمہارا خوب
فخر اور ناز انہین شایان وُلی سرکار تاج الدینؒ

دلا دو نعمت دنیا و دین کی ہمکو اے سرور
صدا مسرور ہون شادان وُلی سرکار تاج الدینؒ

بزرگی سرزمین مدراس ہے اور ساکنون کو بھی
کہ وان سے ہی مہ تابان وُلی سرکار تاج الدینؒ

تمہاری بادشاہت کا نشان ہے دین وُ دنیا مین
خدائی کے ہو تم دربان ولی سرکار تاج الدینؒ

یہ قطبی عاجز و کمتر گناہون سے ملوث ہے
تمہارے فیض کا جویان ولی سرکار تاج الدینؒ

اشعار مدحت (۸)

بزبانِ اوردو

سخاوت مین ہین لاثانی سخی سردار تاج الدینؒ
خوشا پیاسون کے ہین بانی سخی سردار تاج الدینؒ

کئی ہو حشمت و دولت کو دا اپنے ہی جرأت پر — ہٹائی سب پریشانی سخی سردار تاج الدینؒ

کہو کس واسطے یہ کل ریاضت انکی ہوتی ہے — برائے فیض روحانی سخی سردار تاج الدینؒ

دیا ہے حق تمکو یک خزانہ بے حد و پایان — تمہاری وان نگہبانی سخی سردار تاج الدینؒ

روا حاجات سبکی کرتے ہو اللہ کے پیارے — یہ شیوہ تم مین لاثانی سخی سردار تاج الدینؒ

عنایت کیا تمہاری سب پہ یکسان پر اور بد و نیک را — تمہاری ذات رحمانی سخی سردار تاج الدینؒ

سخاوت مین ہی حاتم آپ سے پیچھے ای والا جاہ — تمہاری صفت شاہانی سخی سردار تاج الدینؒ

خدا رکھے عروجی پر تمہارا کوکب اقبال — رہو تم جان جانانی سخی سردار تاج الدینؒ

کرے **قطبی** کہانتک آپکی تعریف ای آقا — قبول ہو یہ ثنا خوانی سخی سردار تاج الدینؒ

اشعار مدحت (۹)

بزبان اردو بطرز جوگیا

۱

تاج الدین مطلع فیض سبحان — ابر رحمت خداوند منان

تاج الدینؒ منبع جود و احسان — بخشش و کرم کے ہین وہ برہان

۲

آفتاب جہان کرامت — ماہتاب جہان قدامت

معدنِ جاہ و حشمت و دولت — تاج الدین مظہر نور یزدان

واہ کیا ہے تمہاری یہ عظمت ہم نے پایا ہے کیا خوب دولت	۳	دبدبہ بادشاہی و شوکت تاج الدین مخزن فضل رحمان
چشمۂ فیض دارین تمہارا ہین خبرین تمہین آشکارا	۴	ہے خلق خدا کا سہارا تاج الدین لوح علم علیمان
گو کہ جذبہ سے مجذوب تم ہو حق تعالیٰ کے مطلوب تم ہو	۵	سالکی سے بھی منسوب تم ہو تاج الدینؒ مجمع بوے عفران
آپکی خاک پا کوئی پاوے گر ہے اندھا بصارت کو پاوے	۶	سرمۂ چشم اُسکو بناوے تاج الدینؒ بے شبہ ظلِ حنان
وہ ہم دادراک مجبور اب ہین قطبی اہل اللہ منظور رب ہین	۷	صفت مولی مین معذور سب ہین تاج الدینؒ مخزنِ فضلِ رحمان

قصیدہ (۱۰)

بزبان اوردو

منبع انوار سبحان شاہ تاج الدینؒ ہین۔
مطلعِ اسرار عرفان شاہ تاج الدینؒ ہین

اُنکے اوصافِ حمیدہ کی ہے حد بیرون قیاس
بے مثل سردارِ دوران شاہ تاج الدینؒ ہین

حق نے اونکو کر دیا ہے اولیاؤن مین غنی
مونسِ مسکین غریبان شاہ تاج الدینؒ ہین

اللہ اللہ کیا خدا نے مرتبہ اُن کو دیا
گویا افسر جن و انسان شاہ تاج الدین ہین

ہے خدا کے بخشش و رحمت عدل کے وہ نشان
موجب افضالِ رحمان شاہ تاج الدینؒ ہین

بس خدا نے اُن کو مخلوقات کا یاور کیا
اب خدائی مین حکمران شاہ تاج الدینؒ ہین

کشف اُن کا اور ولایت اور کرامت بیشمار
ماہ بلکہ شمسِ تابان شاہ تاج الدینؒ ہین

فیض اُن کا دو جہان مین بر اثر ہے ایکسان
مجمعِ فیضانِ غفران شاہ تاج الدینؒ ہین

ہو رہا ہے ذکر اُن کا بر زمین و آسمان

فخر و شرف ذات انسان شاہ تاج الدینؒ ہین
کل نباتات و جمادات اور حیوانات پر
بادشاہ ظلِ سبحان شاہ تاج الدینؒ ہین
نظر اُنکی ہیگی درمان مرض مہلک کے لیے
لا دوا مرضون کے لقمان شاہ تاج الدینؒ ہین
ہوگیا حیران سکندر وادئ ظلمات مین
اس جہان مین آب حیوان شاہ تاج الدینؒ ہین
لازوالی سلطنت اُنکو ملی ہے بے شبہ
اولیا مین خوب سلطان شاہ تاج الدینؒ ہین
راز ما وطین سے واقف ہی وہ آقا نامدار
واقفِ اسرار قرآن شاہ تاج الدینؒ ہین
دمبدم حاصل ہے اُنکو وصل معشوق خدا
واصلانِ حق مین شادان شاہ تاج الدینؒ ہین
ابر کے مانند کرم اُن کا ہے پھیلا خلق پر
گوہر مقصد کے نیسان شاہ تاج الدینؒ ہین
اُنکے ممنون ہین ہنود و کرستان و مسلمان۔
مخزنِ کل جود و احسان شاہ تاج الدین ہین

سامنے اُن کے پری جن ہین مثال بھیڑیان
گویا اُنکے شیر غران شاہ تاج الدینؒ ہین

باغ عالم کو کیا پیدا خدا نے فضل سے
اُس گلستان پر نگہبان شاہ تاج الدینؒ ہین

نیک و بد کے صالح طالح کے والی ہین وہی
سب کے حامی اور قدردان شاہ تاج الدینؒ ہین

قطبی اُن کا وصف تو کیا کر سکے گا تا حشر
بے شبہ خالق کے برہان شاہ تاج الدینؒ ہین

قصیدہ (۱۱)

بزبان اوردو

صفت مین کیا کرون تسطیر تاج الدینؒ حضرت کی
خدا نے خوب کی تقدیر تاج الدینؒ حضرت کی

ازل ہی مین پلایا حق نے اُن کو جام وحدت کا
وہان ہی سے کھلی تبصیر تاج الدینؒ حضرت کی

زبان اُنکی زبان آسمانی ہے سمجھ لو تم
کہان مفہوم ہو تقریر تاج الدین حضرت کی

شمار اُن کا ہے خاصان خدا مین سے یقین رکھو

کہان کوئی جانے ہے توقیر تاج الدینؒ حضرت کی

عزیزو ہے بہت مشکل تمہین عرفان مین اُنکے اب
کرو ہرگز نہ تم تقصیر تاج الدین حضرت کی

بیان و ذکر اُن کا ظاہر و باطن مین تم رکھو
کہ بلکہ تم کرو تشہیر تاج الدینؒ حضرت کی

کرو پیدا دلون مین الفت اُنکی رات دن یارو
تصور مین رکھو تصویر تاج الدینؒ حضرت کی

تمہین دیگا ثواب اللہ بیشک دین و دنیا مین
کرو ہرگز نہ تم تحقیر تاج الدینؒ حضرت کی

خدا نے موذیون آسیب پر اُن کو دیا قبضہ
سر و نپہ اُنکے ہے شمشیر تاج الدینؒ حضرت کی

سمجھ لیگا وہی کس نام سے اُنکی صفت اصلی
کریگا گر کوئی تفسیر تاج الدینؒ حضرت کی

بشارت جو تمہین ہوگی ذریعہ خواب سے واللہ
وہان حق ہو و یگی تعبیر تاج الدینؒ حضرت کی

جو حضرت تمکو فرمادین وہی اظہار مین آوے
ہے اُن الفاظ مین تاثیر تاج الدینؒ حضرت کی

ہے پورا دسترس حاصل اُنہین قادر کے قدرت مین
خدائی ہے گویا جاگیر تاج الدینؒ حضرت کی

بسایا ہے دشت واکی بو سے عنبر ساز حضرت سے
کہ حاصل خاک کو تخمیر تاج الدینؒ حضرت کی

کیا حضرت نے لاکھون گھر کی بندشِ از بنیاد
بہت برکت کی ہے تعمیر تاج الدینؒ حضرت کی

خدا کے پاکبازون مین ہے باللہ ایک حضرت بھی
ملایک رشک ہے تطہیر تاج الدینؒ حضرت کی

امید ہے فضل باری سے تو **قطبی** ہوگا قطب الدین
ہو بس حاصل تجھے تنویر تاج الدینؒ حضرت کی

قصیدہ (۱۲)

بزبان اُوردو

مئے وحدت کا ہی پیمانہ تاج الدینؒ بابا کا
جو پیلے ہووے وہ مستانہ تاج الدینؒ بابا کا

اسے مئخوار و کُھلا ہے میکدہ بابا کا واکی مین
سخاوت سے ہے پُر مئیخانہ تاج الدینؒ بابا کا

مئے وحدت اگر پینا ہے پیکر مست بنجاؤ
اُٹھا لو راستہ پیرانہ تاج الدینؒ بابا کا

اے زاہد ناز تو ہرگز نہ کرنا اپنے تقوی پر
نہین کچھ تجھ سے کم رندانہ تاج الدینؒ بابا کا

نہین اُسکو ہے اندیشہ حساب حشر سے بالکل — دلا جو بنگیا دیوانہ تاج الدینؒ باباکا

ہے پستی مین سراسر رفعت محلات شاہونکی — نظر جب آگیا کاشانہ تاج الدینؒ باباکا

ایدل تو بھولجاوے وقعت باغات شاہی کو — اگر تو دیکھ لے ویرانہ تاج الدینؒ باباکا

نکیرون سے نہین ہی خوف اُسکو قبر مین مطلق — جو ہے مستانہ یہ خمخانہ تاج الدین باباکا

شمع عرفان کی جلتی ہی اے عارف دشت واڑی مین — اگر جلنا ہے بن پروانہ تاج الدینؒ باباکا

زبان تو ورد کرنا چھوڑدے سب قصہ خوانی کا — پڑھا کر رات دن افسانہ تاج الدینؒ باباکا

چلو اے طالبان حق کرو حق کی طلب حاصل — بلاتا ہے تمہین طلبانہ تاج الدینؒ باباکا

نیازین پیش کردو بارگاہ بے نیازی مین — ادا کچھہ تو کرو نذرانہ تاج الدینؒ باباکا

ملا کرتے ہین قطبی جام وحدت تجھکو باباکے — ادا کر بارہا شکرانہ تاج الدینؒ باباکا

اشعار استدعا (۱۳)

بزبان اُوردو

بگڑی میری بنادو یا تاج الدینؒ حضرت — راہ یقین دکھادو یا تاج الدینؒ حضرت

شیطان نے دلکو میرے پُر فتنہ کردیا ہے — اُس سے مجھے بچادو یا تاج الدینؒ حضرت

دنیا کی لذتون نے مجھکو کیا ہے گمراہ — یہ گمرہی چھڑادو یا تاج الدینؒ حضرت

گردونکی گردشون سے خوار و ذلیل ہوئین — اُن سے بری کرادو یا تاج الدینؒ حضرت

کس کس طرح کی آفت کی مین کرون شکایت — مجھسے اُنہین ہٹادو یا تاج الدینؒ حضرت

عشق نبی کا سودا دل مین ہو میرے پیدا	عاشق نبی بنا دو یا تاج الدینؒ حضرت
اللہ نبی نے تمکو اپنا کیا ہے پیارا	حق سے مجھے ملا دو یا تاج الدینؒ حضرت
دیدار حق کا ہون مین مشتاق اور شیدا	حُسن خداد کھا دو یا تاج الدینؒ حضرت

قطبی کی التجا کو للّٰہ مان لوجی
اُسکی طلب ولا دو یا تاج الدینؒ حضرت

اشعار مدحت (۱۴)

بزبان اوردو

اے تاج الدینؒ بابا تم ولی اللہ ہمارے ہو
ولایت کے ستارون مین تم یک روشن ستارے ہو

ہمارے جان و دل مین آپکی الفت سمائی ہے
ہین سب آپکے اور آپ بھی واللہ ہمارے ہو

بصد ایمان و جان قربان ہین ہم سب آپ پر ہوئی
خدا کے تم ہو مقبول اور نبی کے بھی پیارے ہو

خدا و مصطفٰے کی مہربانی آپ پر پوری
قیامت مین گنہگارون کو جنت کے سہارے ہو

دعا کا دست پھیلایا ہے تم نے کل خدائی پر

باین باعث خدا و مصطفےٰ کے تم پیارے ہو

ہماری رستگاری حشر مین ہوگی تمھارے ہاتھ

سنوارو حشر مین سبکو کہ جیسا اب سنوارے ہو

خدا سے التجا کر کے ہماری کشتی کردو پار

ہمارے کشتیون کے دوجہان مین تم کناری ہو

دعا اللہ سے کردو ہمارے واسطے حضرت

کہ جیسے آجتک آقا ہزارون کو سُدہارے ہو

تمھارے نام نامی کا دلون مین ذکر ہو ہردم

کبھی تو یاد قطبی کی کرو کیونکر بسارے ہو

اشعار استدعا (۱۵)

اے تاج الدینؒ بابا ہے تمھارا دور شاہانی

کرون کبتک میرے آقا تمھارے در کی دربانی

بہت مایوس مین روتا پڑا ہون اپنی حالت مین

میری اُمید تشنہ کو پلادو فضل کا پانی

مجھے حیران و سرگردان پہراتی ہے میری قسمت

اُٹھاؤ نظر رحمت مجھپہ اپنی اے میرے جانی

بہت جلدی رفع کرتے ہو تم سب خلق کی حاجت

پھرون ہین دربدر کبتک اسی حالت ہین سیلانی

نہین ہے صبر کا یارا ب مجھے بالکل میرے مولیٰ

صبر دو یا کرو اب دُور میری سب پریشانی

تمہارے آستان سے کل امیدین سب کی برلائی

غریبون کی غریبانی رئیسون کی رئیسانی +

یہ قطبی ملتجی ہے آپ سے اے قبلہ وکعبہ

تمہارے فیض روحانی سے میرا دل ہو نورانی

اشعار مدحت (۱۶)

بزبانِ اوردو

بابا تاج الدینؒ بے شک تاج دین مصطفےٰ
کر دیا اُن کو مقرب خاص حق رب العلیٰ

اولیا ہین بے مثل اور اصفیا ہین بے بدل
شان اُنکی بر ملا مقبول درگاہِ خدا

ذات اُنکی دو جہان ہین ہم پہ ہو سایہ فگن
فیض کے چشمہ سے اُنکے ہمکو ہو نعمت عطا

دے خدا توفیق ہمکو اُنکے مہر و عشق کی
اُن کا سایہ ابر کے مانند رہے ہم پر سدا

اے دلِ مشتاق بن تو عاشق اُنکی قدم کا
خاک اُن کے قدم کی تو آنکھ ہین سرمہ بنا

رکھ ہمیشہ ارزو دیدار کے بابا کی تو
تا کہ وہ ذات مقدس ہووے تیری رہنما

ورد کر تو نام کا انکے ہمیشہ دل مین خوب
انکی قربت اور محبت ہو ہمین یا رب نصیب
ڈالدو مجھپر نظر تم از براے مصطفےٰ

چند عرصہ مین تو اُن کا خاص ہوگا آشنا
اور ہو شیطان ہم سے نفس امارہ جدا
تاکہ **قطبی** بھی کہاوے ایک صوفی باصفا

اشعار استدعا (۱۷)

بزبان اوردو

بھرا کر بادۂ الفت کا دم مین میرا پیمانہ
بنا دو مجھکو تاج الدین حضرت اپنا دیوانہ
اُٹھا دو خواب غفلت سے مجھے تم اے میرے آقا
پلا دو جام وحدت کا بنا کر اپنا مستانہ
بسو تم میری رگ رگ مین بھرو دم میرے دم مین
خودی سے مجھکو بے خود کر دلا دو اپنا یارانہ
مقرب ہو خدا کے تم مقدس خلق مین ہو تم
رسول اللہ سے تمکو ملا وحدت کا پیمانہ
خدا کے واسطے مجھپر کرو نظر کرم آقا ؛
پہنا دو فقر کا جامہ مجھے کر کے اسیرانہ
بہت مدت سے اے آقا پڑا ہون آپ کے در پر

تمہارا آستانہ خوب ہے دربار شاہانہ
پلادو جام وحدت کا مزا دو اپنی الفت کا
اے تاج الدینؒ بابا تم رکھو **قطبی** سے یارانہ

اشعار مدحت (۱۸)

بزبان اوردو

مین ہون مستانہ مستان تاج الدینؒ حضرت کا
مین ہون رندانہ رندان تاج الدینؒ حضرت کا

الٰہی مجھے پہونچے بدست شاہ تاج الدینؒ
کرادے مجھپہ احسان تاج الدینؒ حضرت کا

بھرے سر مین میرے سودا خیال عشق تاج الدینؒ
اُڑھادے مجھپہ تو دامان تاج الدینؒ حضرت کا

ہوا و فقر گر لینا ہے تاج الدینؒ حضرت سے
تو جا کر دیکھ بس میدان تاج الدین حضرت کا

ہوا ہے لطف حاصل جسکو تاج الدینؒ بابا سے
بند ہے اُسکو بس زندان تاج الدین حضرت کا

جہان مین شور و غوغا عشق تاج الدینؒ حضرت سے
ذکر جاری ہے ہر آن تاج الدینؒ حضرت کا

محبت جسکو حاصل ہووے تاج الدینؒ بابا سے
رہیگا اُسپہ بس میلان تاج الدینؒ حضرت کا

خدا کے مصطفیٰ کے ہین پیارے بابا تاج الدینؒ
ثنا خوان ہے ہر یک انسان تاج الدینؒ حضرت کا

طلب کر دین و دنیا قطبی تاج الدینؒ بابا سے
کرادے خود کو قربان تاج الدینؒ حضرت کا

اشعار مدحت (۱۹)

بزبانِ اوردو

الٰہی ہو اُسے دیدار تاج الدینؒ حضرت کا
خدا کے واسطے تم اے رقیبو چھوڑدو ہمکو
سنینگے جان دل سے جاکی قربت مین ہم حضرت کے
دیا کرتے ہین حضرت رات دن انجام قدرت کو
بٹا کرتا ہے فیض دین و دنیا کا خزانہ سے
ہزارون قسم کے مخلوق کی حاصل مرادین ہون

ئے الفت سے جو سرشار تاج الدینؒ حضرت کا
کہ دیکھین ہم قدم رفتار تاج الدینؒ حضرت کا
عجائب قول اور گفتار تاج الدینؒ حضرت کا
ہے کیا ہی خوش وضع کردار تاج الدینؒ حضرت کا
بھرا برکت سے ہی دربار تاج الدینؒ حضرت کا
بڑے شوکت کا کاروبار تاج الدینؒ حضرت کا

خدا نے التجا قطبی تیری اب کرلیا منظور
ہوا جب تو حکم بردار تاج الدینؒ حضرت کا

اشعار (۲۰)

بزبان اوردو

تصنیف کردہ بہ پیرایہ مبارکبادی بَروقت عقد خوانی برادرم عزیز میان قدیر الدین طولعمرہٗ برائے خواندن مشتری جان ناگپوری

مبارک اہل محفل ہو زیارت شمس تاج الدینؒ

ہو شادی بہی مبارک جسمین شرکت شمس تاج الدینؒ

قدم رنجہ کیا حضرت نے یارو اس گھڑی اس جا

ہوئی کیا پُر فضا شادی بہ برکت شمس تاج الدینؒ

کرو قربان جان و دل قدم پر آج حضرت کے

کہ تا حاصل جہان مین ہو عنایت شمس تاج الدینؒ

الٰہی کیا عجایب ماجرا ہے تیری قدرت کا

اُتارا آئینہ قدرت مین صورت شمس تاج الدینؒ

قیامت تک سدا **قطبی** تو شاکر ہووے حضرتؓ کا

ہوئی نازل ہے تجھپہ خوب رحمت شمس تاج الدینؒ

اشعار (۲۱)

بزبانِ اوردو

(۱) قاصدا بول آیا کدہر سے یہان — ہمکو دے دیس کا اپنے پورا نشان

(۲) دشت واکی کا رستہ کدہر ہے بتا تو — کیا تو احوال وان کا ہے لایا یہان

(۳) مجھسے کہنا ہے کہدے کہ مین بہی سنون کچھبہ — تاج الدین شہ کے نگری کا سارا بیان

(۴) بابا امّاں وہان کسطرح رہتے ہین گے — بول جلدی کہ حاصل ہو دل کو امان

(۵) اے پیاری صبا تو بہی آئی کدہر سے — کیا تو آئی ہے واکی سے اب ہی یہان

(۶) تجھ مین خوشبو ہے واکی کے اطراف کی سی — بول کیسے ہین وے دونون جانِ جہان

(۷) مجھکو جانا ہے واکی کے دربار مین اب	چل تو ہمراہ وان لیکے اے میری جان
(۸) بابا امان سے میری کرادے زیارت	حق سے حاصل اجر ہو بڑہی تیری شان
(۹) زور و اپنا مین قطبی کرون کیا بیان اب	دیکھے واکی بن اندہا ہے سارا جہان

دادرا معہ اشعار (۲۲)

بزبان ہندی (دہاکا) و اوردو

(۱) بابا تم اسندیسوا مین کو سے پوچہون — دل مین لگ گئے اندیسوا مین کو سے پوچہون

جیسے تڑپے جل بن مچھلیا — ویسے تڑپے کلیجوا مین کو سے پوچہون

تڑپ تڑپ کے جگر سے یہ آہ و زاری ہے

الٰہی کس طرح مجھپر یہ بے قراری ہے

دیا کہان سے یہ الفت ہمارے دلمین تو

زبانپہ جسکی وجہ روز و شب یہ جاری ہے

(۲) بابا تمکو کہانبر مین جا کے ڈہونڈون — دیکھون کس کس نگریا کہون جا کے ڈہونڈون

موہ کو تمراہی درشن چہیئے — تمکو کس مین دیسوا مین جا کے ڈہونڈون

عجب طرحکا یہ جوگ ہم نے اب اٹھایا ہے

خودی سے ہو کے بری خود کو جب بہلایا ہے

نظر مین نقشہ واکی جما ہے دلمین خیال

بشغل ذکر زبان پر یہی بٹھایا ہے

(۳) باباتاج الدین تمکو مین کیسے دیکھو　　من ہرے جین تمکو مین کیسے دیکھون
من کو سمجھاؤن کب تک مین بابا　　ابتو نکہت پران ہے مین کیسے دیکھون

ہوا ہے جب سے خیال رخ حضور یہان
ضرور ہے کہ خیال غریب ہووے وہان
کشش ہے دونون طرف اب مثال مقناطیس
کرو مہر کی نظر ابتو مجھپہ والا شان

(۴) مورے بابا مین تمکو کس جا پہ پاون　　پہرتا کبتک مین جگ مین بولو رہون
دہیر من مون مورے لیسے کب　　دیدے درشن کہ جگ مون کچہ دن بچون

یہ ایسی وادی ہے اسمین نہین ہی نامہ بر
کہ لے کے جاوے ذرا ہی لمبورِ وا کی خبر
نہ وان سے آمد قاصد ہے ساتھ رقعہ کے
پھنسا ہون اسجگہ یارب مین یک حقیر بشر

(۵) رووت رووت مین پہرتا کبتک رہون　　بن مین کوئی نہین مورا کیسے بچون
پیا ہم سے کیون ہیت توڑی　　آجا اتہوا لیجا یان مین کیا کرون

ندا یہ ہاتف غیبی کی سن لے اے عاشق
صبا یہ کہ رہی ہمکو کہ ہے تو ہی صادق
قریب ہے کہ تو قطبی رہے گا قریب مین
نہین گوارا جدائی ہے قول ہے واثق

اشعار (۲۳)

بزبان ہندی (بھاکا)

(۱) تورا نگر بسوواکی ولی تاج الدینؒ باباجی

توہی دہنی ہے توہی منی ہے + توہی جگت کا چندر ہے۔ ولی تاج الدینؒ باباجی

(۲) دیس بدیس کی پرجا آوے
من کا منور تہہ پاوے
چرنون پہ تمرے گر گر جاوے
ولی تاج الدینؒ باباجی

(۳) تورے نام کا جپ ہوتن مون
تورے گن ہر گانون مون
ہر دم بولے ہر جی من مون
ولی تاج الدینؒ باباجی

(۴) توکوہ کیا پر بہو تارن ھارا
سب کا توہی ہے سہارا
ہمرے دکھ درد کھوون ہارا
ولی تاج الدینؒ باباجی

(۵) ہندو مسلمان پارسی کرستان
پریت تمہاری ایکسان
سب ہی تمرے من کے متران
ولی تاج الدینؒ باباجی

(۶) بن کو بسائے واکی کے تم
ہمکو وہان بلوائے تم
اپنی سوگندہی پھیلائیے تم
ولی تاج الدینؒ باباجی

(۷) دواخانہ باگل خانہ
تمرا ہو کارخانہ
مسجد کچہری پلٹن خانہ
ولی تاج الدینؒ باباجی

(۸) سبھے مالک تم ہو داتا
سب کے تم ہی ماتا پیتا

تمکو پربھو ہے چاہتا	ولی تاج الدین باباجی
(۹) دین دیالا قطبی کی مالا	تمرے سوا کون چاہنے والا
جگ کا توہی ہے اوجالا	ولی تاج الدینؒ باباجی

اشعار (۲۴)

بزبان ہندی (بھاکا) بطرز بھجن

ہمارے باباہین تاج الدینؒ	ہمارے داتاہین تاج الدینؒ
(۱) ہمراوسیلہ دولون جگت ہین	باباہین تاج الدینؒ
ہمارے باباہین تاج الدین	ہمارے داتاہین تاج الدینؒ
(۲) تاب ہے کسکی چھینے ہماری	ہم سے وہ لے گا چھین
ہمارے باباہین تاج الدینؒ	ہمارے داتاہین تاج الدینؒ
(۳) باباتمہارے چرنون کو پاوین	ہم توہین تم سے لین
ہمارے باباہین تاج الدینؒ	ہمارے داتاہین تاج الدینؒ
(۴) تمرے مکھہ چندر کا ہو درشن	ہم توہین تمرے دین
ہمارے باباہین تاج الدینؒ	ہمارے داتاہین تاج الدینؒ
(۵) تم ہو داتا دینا ناتھا	تمرے ہو سب آدھین
ہمارے باباہین تاج الدینؒ	ہمارے داتاہین تاج الدینؒ
(۶) نام تمہارا لیوت سب جن	گات ہے مرلی بین

ہمارے بابا ہین تاج الدینؒ — ہمارے داتا ہین تاج الدینؒ

(۷) سیوا میری تم گرہت کرلو — داس ہے قطب الدینؒ

ہمارے بابا ہین تاج الدینؒ — ہمارے داتا ہین تاج الدینؒ

قصیدہ (۲۵)
بزبان اردو بہ پیرایہ استدعا

ہمارے آقا و والی اے تاج الدینؒ باباجان — ہمارے خواجہ و حامی اے تاج الدینؒ باباجان

لگائے باغ دنیا مین بہت سے آپنے ہر جا — خدا کے گھر کے تم مالی اے تاج الدینؒ باباجان

ہی مجھکو حیف کہ ابتک نہ پہچانا تھا مین تمکو — ہو تم مقبول او رسامی اے تاج الدینؒ باباجان

خدائے پاک رسولِ پاک شہِ جیلان شہِ اجمیر — ملی ان سے تمہین شاہی اے تاج الدینؒ باباجان

ہو خواہان یک نگاہِ ناز پُر تاثیر کا شاہا — ملے جس سے مجھے شاہی اے تاج الدینؒ باباجان

معافی میری تقصیرون کی کر دیجئے میری مولیٰ — عفو کر دو گنہگاری اے تاج الدینؒ باباجان

گناہونکو مٹانا اور نجاست خلق کرنا دور — تمہاری یہ ہے کرداری اے تاج الدینؒ باباجان

میرا ایمان و تن تم پر فدا ہے جان و دل سے اب — مجھے دو دن بدن یاری اے تاج الدینؒ باباجان

ہے جسطرح حکم پرہیز کرنے مین اس عالم کے — ہے ویسی تمکو پرہیزی اے تاج الدینؒ باباجان

تمہاری شان درویشی ہی آقا بہت پوشیدہ — ہی درجہ آپکا بہاری اے تاج الدینؒ باباجان

کرون فریاد مین کس سے بجز تیری میرے آقا — نہین میرا کوئی والی اے تاج الدینؒ باباجان

بلاؤ بیچ مے خانہ پلا دو ایک پیمانہ — ہو مے خانہ مین تم ساقی اے تاج الدینؒ باباجان

پڑا ہون نفس اور شیطان کے پنجہ مین ہے ہو دم
پناہِ عاطفت مین لیں بچالین آپ مجھکو اب
پلادو مجھکو مئی ایسی رہون سرشار ابدی مین
مزا مجھکو ملے عشقِ الٰہی اور نبی کا خوب
پلادو ساغر عشقِ خدا و مصطفےٰ مجھکو
دعا مغفرت کردو میرے مان باپ کی صاحب
ہو حاصل میری آل اولاد کو دنیا مین سرسبزی
بلاؤ آفتون سے اور گردش چرخِ گردون سے
رہا ہون دینوی اغراض اور سب مشکلین آسان
مجھے کچھ علم دین اور علم درویشی کا حصہ دو
عنایت کردو صحت جسم اور توفیق عبادت کی
ہون مدہوش بامہر احد احمدؐ مین اے آقا
جلادو مجھکو آتش عشق مین اپنے بہ مثلِ خاک
تمہارے عشق کی سوزش روان ہو سانس مین سے میر
اگرچہ حق مجھے حاصل نہین ہے کوئی صورت کا
تمہاری ذات اقدس کا ہے تکیہ مجھکو ہر جائے
نہین گاہک میرے سودے کا اس بازار دنیا مین

چھڑا لو اب مجھے راعی اے تاج الدینؒ باباجان
ہو تم ایسے ہی ملجائی اے تاج الدینؒ باباجان
بدی سے مین ہون خالی اے تاج الدین باباجان
دلادو رتبۂ عالی اے تاج الدینؒ باباجان
رہون سرمست و شیدائی اے تاج الدینؒ باباجان
ہو جنت انکو ماوائی اے تاج الدینؒ باباجان
ہو عقبیٰ مین بھی شادابی اے تاج الدینؒ باباجان
بچین سب سے بہ آسانی اے تاج الدینؒ باباجان
مدد دو وقتِ لاچاری اے تاج الدینؒ باباجان
عطا کردو علم دانی اے تاج الدینؒ باباجان
دکا لو کسب جسمانی اے تاج الدینؒ باباجان
دلادو ایسی عرفانی اے تاج الدینؒ باباجان
جلادو روحِ نورانی اے تاج الدین باباجان
ہو مجھپہ غلبہ روحانی اے تاج الدینؒ باباجان
رکھو میری طرفداری اے تاج الدینؒ باباجان
اٹھا لو نازبرداری اے تاج الدینؒ باباجان
کرو میری خریداری اے تاج الدینؒ باباجان

اگر عقبیٰ دِلا کر اور کچھہ زاید شفقت ہو
مقاصد میرے دلکے آپ پہ ہین ظاہر و روشن
عطا کر واؤ پہلے دین مجھکو بعد مین دنیا
میرے دلمین جگر مین روح مین ظاہر مین باطن مین
میری ہے آرزو دلمین تمہارے پاس ہین ہر دم
یک عالم کے فخر ہو تم نہ چھوڑو مجھکو اے مخدوم

دو دنیا کی بھی سرداری اے تاج الدین باباجان
دو دنیا اور دینداری اے تاج الدین باباجان
دلا دو حق سے حقداری اے تاج الدین باباجان
تمہارا ذکر ہو جاری اے تاج الدین باباجان
رہون در کفشبرداری اے تاج الدین باباجان
رکھو **قطبی** سے دلداری اے تاج الدین باباجان

ہین واکی شریف گیا ہوا تھا اُن دنون وہان سید محمد سجاد شاہ صاحب ساکن بھوپال وارد تھے۔ مجھہ سے بروقت ملاقات آپنے کہا کہ حضور عالی کی خدمت فیض درجت مین ایک استدعا ایسا لکھیئے کہ تمام دین و دنیا کے مطالب کا معدن ہو اور مختصر ہو۔ لہذا فدوی نے اخیر مین اس استدعا کو درج کرکے عقاید کا اہتمام کیا۔ جناب سید محمد سجاد شاہ صاحب بھوپالی و جناب منشی محمد صادق حسین صاحب مدراسی کا کمترین نہایت ممنون ہوکر تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ ہردو صاحبون نے ممالک متحدہ لکھنؤ و آگرہ و مدراس کے بہت سے اصحاب کے پتون سے اطلاع دی تاکہ اُن کے خدمات مین اشتہارات ارسال کئے جاوین

اشعار صفت در شان پر امکان ساجدہ و ماجدہ حضرت امّاں جان مریم بی صاحبہ قدس سرہا

اشعار (۱) بزبان اوردو

ای امّاں جان مریم بی ہو بیشک تم ولی اللہ — تمہاری صفت ہو کیسی ہو بیشک تم ولی اللہ
خدا نے مرتبہ تمکو ہی بخشا اپنی رحمت سے — خدا نے تمپہ رحمت کی ہو بیشک تم ولی اللہ
وصیّ بابا تاج الدین ہو واللہ تم امّاں — خدا کے گھر کے تم پیاری ہو بیشک تم ولی اللہ
تمہاری فیض کا چشمہ ہے جاری روز و شب حضرت — تمہارا مرتبہ بھاری ہو بیشک تم ولی اللہ
ریاضت فقر مین تمنے کیا تھا بے مثل واللہ — ملی تمکو یہ سرداری ہو بیشک تم ولی اللہ
جناب حضرت بابا تاج الدین کی ہو تم لال — ملی حضرت سے مختاری ہو بیشک تم ولی اللہ
کیا ہی پیشتہا پشتو نکو تمنے اپنے روشن خوب — اُٹھایا بوجھ یہ بھاری ہو بیشک تم ولی اللہ
ہی مشکور آپکی فیض کرامت مین خلایق اب — غریبون کے تم ہی والی ہو بیشک تم ولی اللہ
شکر اللہ کا قطبی کہ تم کو یہ ملی دولت — اُسی کا فیض ہو جاری ہو بیشک تم ولی اللہ

اشعار (۲) بزبان اوردو

خدا کی برگزیدہ ہو ای امّاں جان مریم بی — ہمارے نور دیدہ ہو ای امّاں جان مریم بی
بسایا حق نے تمکو سایۂ رحمت مین اپنی خوب — ولایت مین رسیدہ ہو ای امّاں جان مریم بی
کرین ہم کسطرح سے آپ کی ہر دم ثنا خوانی — بلاشک یک حمیدہ ہو ای امّاں جان مریم بی
تمہارا قول حقّانی تمہارا فعل رحمانی — اے تم واللہ مجیدہ ہو ای امّاں جان مریم بی
جناب مصطفیٰ کے جو پیارے بابا تاج الدین — تم اُنکی ایک عزیزہ ہو ای امّاں جان مریم بی

خدانے عاطفت کے ظل مین رکھا آپکو شادان	فقر مین خوب چیدہ ہوا ای امان جان مریمؒ بی
پلادو حقسے قطبی کو پلا دو عشق کی مے کو	تم ہی اُسکی کریمہ ہوا ای امان جان مریمؒ بی

اشعار استدعا بخدمت امان جان صاحبہ موصوفہ قدس سرہا

اشعار (۳)

پلادو مجھکو پیمانہ اے امان جان مریمؒ بی	بنا دو مجھکو دیوانہ ای امان جان مریمؒ بی
خدا کا ذکر تم جاری کرا دو میری رگ رگ مین	کرا دو حقکا مستانہ ای امان جان مریمؒ بی
بنایا تمکو تاج الدین بابا نے شمع واللہ	بنا دو مجھکو پروانہ اے امان جان مریمؒ بی
چھڑا دو مجھکو قید غم سے دُنیا دین کی یکدم	ہون دربند اسیرانہ ای امان جان مریمؒ بی
شراب الفت حق سے کرو سرشار تم مجھکو	بنا دو مجھکو رندانہ اے امان جان مریمؒ بی
بہت دُنیا سے دل بیزار میرا ہوگیا ہے اب	پڑا ہون بیچ ویرانہ اے امان جان مریمؒ بی
کرو نظر کرم مجھپر خدا کے واسطے امان	تمہارا کام شاہانہ ای امان جان مریمؒ بی
بجز مدحت نہین ہی کوئی تحفہ پاس میری اب	قبولو میرا نذرانہ اے امان جان مریمؒ بی
یہ قطبی آپکا خادم رکھو اُسپہ نظر سالم	ادا کرتا ہے شکرانہ ای امان جان مریمؒ بی

الحمد واللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ علی النبیؐ سیدنا و مولانا محمدؐ خاتم المرسلین کہ نسخہ سوانح عمری معہ قصائد از زیور تصنیف و طبع مزین گردید۔